www.KitaboSunnat.com

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے مجوزہ نصاب کے مطابق پنجاب، سرگودھا
سندھ، کراچی، پشاور اور بلوچستان جامعات کے طلبا و طالبات کیلئے

# سوشل ورک

بی اے (پارٹ-II)

پروفیسر سلمان بشیر ناگی
صدر شعبہ سوشل ورک
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

نظر ثانی، پروفیسر ظفر اللہ چودھری شعبہ سوشل ورک گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

عبد المجید پبلیکیشنز گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# انتساب

والد صاحب کے نام

جنہوں نے

لگاتار محنت کے ذریعے اپنی زندگی کو

اولاد کے روشن مستقبل کیلئے وقف کئے رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جملہ حقوق محفوظ ہیں


| | |
|---|---|
| پبلشرز | **عبدالمجید** پبلی کیشنز گوجرانوالہ |
| | فون:055-3859690,0333-8118366 |
| طبع | اشاعت 2005-06 |
| کمپوزنگ | سجاد کمپوزنگ سنٹر دین پلازہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ |
| سرورق | سجاد محمود فون:0300-6453996 |
| تعداد | پانچ سو |
| قیمت | **100** روپے |


اس کتاب کا کوئی حصہ یا جملہ تحریری اجازت کے بغیر شائع کرنا قانوناً جرم ہے۔
خلاف ورزی کی صورت میں کاپی رائٹ آرڈیننس 1962ء کے تحت
قانونی کاروائی کی جائے گی۔

خواجہ محمد جمیل
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# مقدمہ

میں نے کتاب ہذا کے مسودہ کو تفصیل سے پڑھا ہے، جو خوبیاں مجھے اس میں نظر آئیں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

☆ پہلی دفعہ کوئی بھی سوشل ورک کی کتاب سو فیصد ترمیم شدہ نصاب کے عین مطابق ہے۔
☆ اس کتاب کی لکھائی انتہائی واضح ہے اور ترتیب انتہائی خوبصورت پیرائے میں ہے۔
☆ اس کتاب میں زیادہ سے زیادہ ہیڈنگز (Headings) کا استعمال طلبا و طالبات کے لئے سہولت کا باعث ہوگا۔
☆ اس کے علاوہ پریکٹیکل کے دوران پوچھے جانے والے سوالات کی اس کتاب میں شمولیت بھی امتحانی نقطہ نگاہ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب سوشل ورک کو بطور مضمون مزید کالجوں میں متعارف کرانے کا باعث بنے گی۔
میں اس کی کتاب کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

مسز ارم شاہد
(اسسٹنٹ پروفیسر)
صدر شعبہ سوشل ورک
لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

عزیز طلبا و طالبات!

السلام علیکم

اتفاق ہمارے ایمان کے منافی لفظ ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں کوئی کام محض اتفاق سے نہیں ہو رہا۔ ہر کام کے پس منظر میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کار فرما ہوتی ہے بظاہر ہمیں اس کا ادراک نہیں ہوتا لیکن یقیناً ایسا ہی ہے۔ نہ تو میں نے یہ کتاب اتفاق سے لکھی، نہ یہ آپ کے ہاتھوں میں اتفاق سے ہے۔ یقیناً اس میں بھی اللہ سبحان وتعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔

انگریزی زبان کا ایک لفظ ہے Justification جسے ہم اُردو میں توجیح کے نعم البدل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ اپنے اندر بہت وسیع معنی رکھتا ہے۔

آپ نے سوشل ورک کو بطور مضمون اختیار کیا ہے۔ آپ اس مضمون کو دل لگا کر پڑھیں اور اس کے بھرپور استعمال سے اسے اپنے لئے Justified بنائیں۔ اس کی مزید تعلیم حاصل کریں اور روزگار کا ذریعہ بھی بنائیں۔ وہ کیسے؟ خیر اس بات کا جواب اتنے سے وقت میں دینا آسان نہیں۔

دوسروں کی مدد کر کے ایک سوشل ورکر جو حقوق العباد ادا کر رہا ہوتا ہے اور اُسے جو دلی سکون اور اطمینان اس میں حاصل ہوتا ہے وہ انتہائی اہم ہے۔ یہ سکون اور اطمینان وہ چیز ہے جس کی تلاش میں آج کل ہر کوئی سرگرداں ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کو سلامت رکھے اور آپ کو ذہنی، جسمانی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے بچائے۔ آمین

والسلام

پروفیسر سلمان بشیر ناگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فہرست


باب نمبر 1 — 11

## جدید سوشل ورک کی ترکیب اور فلسفہ

سوشل ورک کی تعریف اور مفہوم

جدید سوشل ورک کے مقاصد

سوشل ورک کے بنیادی اصول

پیشہ ورانہ اور رضا کارانہ سوشل ورک

باب نمبر 2 — 39

## اسلام اور سوشل ورک

سوشل ورک کا اسلامی تصور اور جدید سوشل ورک

افراد کی عظمت اور بڑائی

اسلامی معاشرہ میں فرد کے حقوق وفرائض

اسلام میں سماجی تعلقات جیسے خاندان، ہمسائیگی اور مساجد

باب نمبر 3 — 81

## سوشل کیس ورک

بنیادی طریقہ کار، سوشل کیس ورک

سوشل کیس ورک کی تعریف اور تشریح

سوشل کیس ورک کے مقاصد اور اجزاء

جیسے فرد، مسئلہ، جگہ، پیشہ ورنمائندہ، طریقہ کار

سوشل کیس ورک کے اصول، مراحل، میدان عمل

سوشل کیس ورک میں پیشہ ورنمائندہ کا کردار


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 4 103

سوشل گروپ ورک

سماجی گروہ کی تعریف اور تشریح

سماجی گروہوں کی اقسام جیسے (بنیادی، ثانوی، رسمی، غیر رسمی)

سوشل گروپ ورک کی تعریف......سوشل گروپ ورک کے مقاصد

سوشل گروپ ورک کے اجزاء (گروہ، ادارہ، ورکر، عملیہ اور پیروی)

سوشل گروپ ورک کے اصول......سوشل گروپ ورک کا میدان عمل

سوشل گروپ ورک میں پیشہ ورانہ ورکر کا کردار

باب نمبر 5 130

اجتماعی ترقی

جماعت / آبادی کی تعریف اور تشریح

اجتماعی ترقی کی تعریف......اجتماعی ترقی کے مقاصد

اجتماعی ترقی کے مراحل (مطالعہ، منصوبہ بندی، عمل درآمد، پیروی)

اجتماعی ترقی کے اصول......پیشہ ورانہ ورکر کا کردار

باب نمبر 6 156

ثانوی طریقہ کار

سوشل ریسرچ یا سماجی تحقیق

سماجی تحقیق کے مراحل

مواد اکٹھا کرنے کے ذرائع / آلات

(سوالنامہ، انٹرویو شیڈول، انٹرویو گائیڈ، مشاہدہ)

سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی تحقیق کی اہمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 7 197

## سماجی فلاحی انصرام

سماجی فلاحی انصرام کی تعریف اور تشریح
سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی فلاحی انصرام کی اہمیت

باب نمبر 8 209

## سوشل ورک کا میدان عمل

سکول سوشل ورک......طبی سماجی بہبود
اجتماعی ترقی......بہبودی اطفال
بہبودی نوجوانان......بہبودی خواتین
جسمانی معذوروں کی بہبود جیسے اندھے، بہرے، گونگے اور لنگڑے
ذہنی معذوروں کی فلاح
سماجی معذوروں کی فلاح جیسے بیوہ، ظلم کا شکار خواتین وغیرہ
کمسن مجرموں اور بالغ مجرموں کی فلاح و بہبود

باب نمبر 9 265

## سماجی فلاحی ادارہ یا ایجنسی

سماجی فلاحی ادارہ کی تعریف اور تشریح
سماجی فلاحی اداروں کی اقسام جیسے
سرکاری، نیم سرکاری، رضا کارانہ یا این جی اووز
رضا کار سماجی فلاحی اداروں کا سماجی اور اقتصادی ترقی میں کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 1

# ماڈرن/جدید سوشل ورک کی ترکیب اور فلسفہ

1- سوشل ورک کی تعریف اور مفہوم

2- جدید سوشل ورک کے مقاصد

3- سوشل ورک کے بنیادی اصول

4- پیشہ ورانہ اور رضا کارانہ سوشل ورک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر1

# ماڈرن/جدید سوشل ورک کی ترکیب اور فلسفہ

## سوشل ورک کا ارتقا اور پس منظر

انسان کے ایک دوسرے کے کام آنے کا عمل بہت پرانا ہے۔ دیکھا جائے تو معاشرہ کی تشکیل بذات خود اسی جذبہ کی عملی صورت ہے۔ سوشل ورک پیشہ کی حیثیت سے بیسوی صدی میں متعارف ہوا۔ مگر انسان کا انسان کے کام آنے کا جذبہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ خود انسان۔ امیر لوگ غرباء کی مدد مختلف طریقوں سے کرتے تھے۔ بعض ضرورتمندوں کی کفالت وہ اپنے ذمے لے لیتے تھے بعض لوگ رنگ اور نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے یہ تمام کام کسی منظّم نظام یا باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت نہیں کیا جاتا تھا بلکہ اس امداد کے پس منظر میں بہت سے محرکات یا عوامل کارفرما ہوتے تھے۔ ضرورت مند افراد کی مدد کبھی خون کے ناطے سے، تو کہیں انسانیت کے ناطے سے کبھی ہم زبان ہونے کی وجہ سے، تو کبھی خوف خدا کی وجہ سے کی جاتی تھی۔ چونکہ دنیا کے تمام مذاہب میں ضرورت مند افراد کے کام آنے کے عمل کو اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اس کی تلقین بھی کی جاتی ہے لہٰذا تمام محرکات میں مذہب کو اولیت حاصل رہی ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جدید سوشل ورک کی جڑیں مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ غرض کہ مختلف محرکات کے تحت روایتی طریقے سے انسان انسان کے کام آتا رہتا تھا۔ بعض لوگ امداد یا خیرات لینے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس سے یہ لوگ احساس کمتری کا شکار بھی ہوتے۔ بہرطور یہ کام خوش اسلوبی سے جاری تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مگر جونہی یورپ کے صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں بڑے بڑے شہر آباد ہوئے۔اس کے ساتھ کئی مسائل پیدا بھی ہوئے اور اس انقلاب سے صنعتی مراکز وجود میں آئے۔شہروں میں بہت سے سماجی مسائل پیدا ہوئے۔اس کی بڑی وجہ افراد کا دیہی علاقوں سے انخلاء اور شہروں میں آمد تھی۔ جس سے مشترکہ خاندانی نظام اور دیہی زندگی متاثر ہونے لگی۔ بہت سی سماجی برائیاں اور مسائل پیدا ہوئے۔جن میں رہائش کے مسائل،ٹرانسپورٹ کے مسائل اور سماجی برائیاں اور بیماریاں، بے روزگاری، تعلیم کا مسئلہ، گداگری وغیرہ شامل تھے۔ غربت اور دیگر عوامل کی وجہ سے مختلف جرائم بھی پیدا ہونا شروع ہو گئے۔مثلاً جوا، شراب، بدکاری اور دیگر جرائم، اغوا کی وارداتیں وغیرہ۔

ایسے میں بہت سے افراد نے بھیک بھی مانگنا شروع کر دی۔

اس طرح معاشرہ میں کام کرنے والے عناصر بھی کم ہونے لگے۔جس کا اثر براہ راست معیشت پر بھی ہونے لگا۔

ایسے میں سوشل ورک کا روایتی طریقہ ناکام ہوگیا۔اور فرد اور معاشرہ بری طرح انتشار کا شکار ہوگیا۔اور یوں انفرادی اور اجتماعی فلاح بہبود کا تصور ختم ہوتا نظر آنے لگا۔ ایسے میں ضرورت محسوس کی گئی کہ ایسے ادارے قائم کیے جائیں جو کہ ان سماجی مسائل اور برائیوں کے خاتمے میں مددگار ثابت ہوں تاکہ افراد ذاتی اور سماجی تسکین و آزادی حاصل کر سکیں۔

اس کے ساتھ ایسے قوانین بھی بنائے جائیں جو ان اداروں اور ان میں کام کرنے والوں کو قانونی تحفظ بھی فراہم کریں اس کے لئے انگلستان میں ایک قانون نافذ کیا گیا جس کی رو سے غریب لوگ بھیک نہیں مانگ سکتے تھے اور یہ قانون 1601ء میں نافذ ہوا۔ غریبوں اور معذوروں کو مخصوص گھروں میں رکھا جاتا تھا اور ان کی استطاعت کے مطابق ان سے کام بھی لیا جاتا تھا۔تمام تر کوششوں کے باوجود سماجی خدمات کے کسی منظّم نظام کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔پھر وہ لوگ جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی ترقی کے خواہاں تھے انہوں نے سماجی خدمات کا ایک طریقہ کار وضع کیا جسے ہم آج ''سوشل ورک'' کا نام سے جانتے ہیں۔

''سوشل ورک بذات خود افراد کی مدد اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا ہے۔بلکہ اُن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



راہنمائی ایسا ماحول پیدا کرنے کے لیے کرتا ہے جو کہ افراد کی روزمرہ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اپنی مدد آپ Self Help کے تحت مسائل حل کرنے کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔‘‘

## سماجی بہبود کا فلسفہ

سماجی بہبود کے فلسفے کی بنیاد چند ایسے تصورات پر مشتمل ہے جن کا انحصار انسانی وقار کی حفاظت اور اس کی اصلاح وفلاح پر ہے ان تصورات کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

سماجی بہبود کے فلسفہ کی بنیاد جمہوری نقطہ نظر پر قائم ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر فرد کو حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنے مسائل خود اپنی مرضی کے مطابق حل کر سکے۔ ہر شخص اپنے مسائل کو بہتر سمجھتا ہے اس لئے کہ وہ خود بھی اپنے مسائل کا بہتر حل تلاش کرنے کا اہل ہوتا ہے۔ سماجی کارکن اپنے موکل پر کبھی اپنی رائے مسلط نہیں کرتا، حق خود ارادیت موکل کے احساس کمتری کے جذبے کو کم کر دیتی ہے اور موکل اپنے مسائل کے حل میں دلچسپی لینا شروع کر دیتا ہے۔ جس سے اُس میں ایسا شعور آ جاتا ہے جو موکل میں حوصلہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔اس کے علاوہ جب موکل کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مسئلے کا حل خود تلاش کرے تو اس میں ذمہ داری کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتا ہے اور مستعدی سے اُس پر عمل کرتا ہے۔

### سماجی بہبود کے فلسفہ کے مطابق

سماجی کارکن اپنے موکل کی شخصیت کا مجموعی طور سے مطالعہ کر کے اس کے مسائل کی وجوہات معلوم کرتا ہے چونکہ انسان کی زندگی کے مختلف پہلو ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ انسان کا جسم ایک گھڑی کی مانند ہے۔ اگر انسان کے جسم کے کسی عضو میں خرابی آ جاتی ہے تو اس کی پوری کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کے سماجی، معاشی یا اجتماعی مسائل کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جائے اور اس کے بعد اُس کے مسائل کے اسباب کا تعین کیا جائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سماجی بہبود کا فلسفہ فلاحی معیشت کا حامل ہے۔ سرمایہ دارنہ نظام یا آزاد معیشت میں مزدوروں کی زندگی بہت پسماندہ ہوتی ہے اس لئے سماجی کارکن رائے عامہ کو ہموار کر کے حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جو مزدوروں کی فلاح و بقاء کے لئے ضروری ہیں۔ اسی کوشش نے موجودہ فلاحی ریاستوں کے تصور کو جنم دیا۔ ایک فلاحی ریاست میں حکومت اپنے عوام کی فلاح کے لئے وہ تمام خدمات مہیا کرتی ہے جو اُن کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اسی لئے اب سماجی بہبود کا کام صرف رضا کاروں تک محدود نہیں ہے۔ اس فلسفے کے زیر اثر موجودہ دور میں جمہوری حکومتیں سماجی بہبود کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہیں۔ سماجی بہبود کے فلسفہ کی بنیاد اتحاد اور امداد باہمی پر قائم ہے۔ سماجی بہبود کے ہر شعبے میں ان دونوں چیزوں پر بہت زور دیا گیا ہے۔

## ماہرین کی آراء میں سوشل ورک کا فلسفہ

ماہرین نے سماجی بہبود کے فلسفہ پر جو آراء دی ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔

1- ہربرٹ بسنو (H.Bisno) کے نزدیک سماجی بہبود کا فلسفہ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

i- تمام انسانی مشکلات اور پریشانیاں ناپسندیدہ چیزیں ہیں اس لئے ان کا انسداد ضروری ہے۔

ii- انسانی کردار فرد کی جسمانی ساخت اور ماحول کے بین عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔

iii- انسان پیدائش کے وقت ایک غیر جانبدار حالت میں ہوتا ہے وہ فطرتاً سماجی یا اخلاقی مخلوق نہیں ہوتا۔

iv- انسانی محرکات پیچیدہ اور پوشیدہ ہوتے ہیں۔

v- خاندانی تعلقات ہر فرد کی نشوونما میں غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

vi- تجربات سیکھنے کے عمل (Learning Process) کا لازمی جزو ہیں۔

vii- سماجی بہبود میں سماجی منصوبہ بندی بہت اہمیت رکھتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



2- **مرے جی رائس** نے اپنی مشہور تصنیف ''جماعتی تنظیم، اصول اور عمل'' میں سماجی بہبود کے فلسفہ کو بڑی خوبیوں سے بیان کیا ہے۔ آپ نے سماجی بہبود کے فلسفہ کی بنیاد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ سماجی بہبود کے فلسفہ کی بنیاد اس نظریہ پر قائم ہے کہ'' افراد اور جماعت اپنی صلاحتیں بڑھا کر اپنے مسائل خود حل کر سکتے ہیں۔''

سماجی بہبود کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر شخص چاہے وہ امیر ہو غریب، بیمار ہو یا بیکار، عزت کا مستحق ہے اور وقار ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ اسی لئے ہر شخص کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہیے۔ کارکن کوشش کرتا ہے کہ موکل کے ذہن سے احساس کمتری نکل جائے۔ وہ اپنے موکلوں کی اَنا کو بلند کرتا ہے اور اُن کی ہمت افزائی کر کے اس میں زندگی کے لئے جوش وخروش پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عام طور سے ایک شخص چاہے وہ غریب، پریشان حال، جاہل ہی کیوں نہ ہو خود اپنے مسائل کو بہتر سمجھتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر شخص میں اتنی صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ وہ اپنے حالات کو بذات خود بہتر سمجھ سکے۔ سماجی کارکن اس فلسفہ کے تحت اپنے موکل کی صلاحتیوں کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کو ہر ممکن مدد دیتا ہے تاکہ وہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو سکے۔

سماجی کارکن کا رویہ غیر متعصّبانہ اور حقیقت پسندانہ ہوتا ہے۔ وہ صحیح حالات سے واقف ہونے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ افراد کے مسائل کا مناسب حل تلاش کر سکے اور ان کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ بنیادی طور پر سماجی کارکن اپنے موکل کا ایک دوست، راہنما اور معاون ہوتا ہے۔

## 3- ڈاکٹر فرنک کی رائے میں سوشل ورک کا فلسفہ

سوشل ورک کا فلسفہ اس فلاسفی پر کاربند ہے کہ لوگوں کو اپنی مدد آپ کے اُصول پر آمادہ کر کے ایک متوازن، خوشحال اور صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں لایا جائے۔ یہاں لوگ اپنے حقوق وفرائض سے بخوبی واقف ہوں جس کی بنیاد انسانی ہمدردی، اخوت ومحبت، ایثار وقربانی باہمی تعاون اور اشتراک عمل اور اخلاقی اقدار پر مبنی ہو۔ اس طرح معاشرے میں باشعور بااخلاق باکردار اور احسان کرنے والے انسان پیدا ہوں گے۔ انسانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ضروریات تعاون واشتراک کے بغیر پوری نہیں ہوسکتیں۔مل جل کر ایک دوسرے کی مدد کرنے سے زندگی بسر کرنے کی تمنائیں فطری تقاضہ ہیں۔یہی محرکات دراصل سوشل ورک کا سنگ بنیاد ہیں۔مادہ پرستی اور ہوس کے اس دور میں لوگوں کے تعلقات اور طرز عمل وفکر کاروباری انداز اختیار کرتے جارہے ہیں۔جس کی وجہ سے انسانی ہمدردی اخوت ومحبت باہمی تعاون اور ایثار وقربانی کے جذبات میں کمی واقع ہورہی ہے۔اس اخلاقی بحران میں معاشرتی مسائل میں زیادہ پیچیدگی پیدا ہورہی ہے۔ان مسائل کا باضابطہ حل سوشل ورک فلاسفی کا اہم ترین پہلو ہے۔سوشل ورک کا فلسفہ افراد میں سیاسی شعور اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق سے آگاہی فرض شناسی اور خوداعتمادی پیدا کرتا ہے۔

# سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر میں فرق

## سوشل ورک یا سماجی خدمات یا سماجی امور

## اور سماجی بہبود یا سوشل ویلفیئر یا سماجی فلاح

سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر کی اصطلاحوں میں ایک قسم کی کشمکش پائی جاتی ہے بعض لوگ سوشل ورک کی جگہ سوشل ویلفیئر اور سوشل ویلفیئر کی جگہ سوشل ورک کا استعمال کرتے ہیں اس کشمکش کو دور کرنا ضروری ہے ان دونوں کے فرق کو واضع کرنے کے لئے سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر کی الگ الگ تعریفیں کرتے ہیں۔

### سوشل ورک

سوشل ورک ایک پیشہ ورانہ خدمت کا نام ہے جس کی بنیاد انسانی تعلقات میں سائنسی علم اور مہارت پر ہے جو افراد کی انفرادی، گروہی اور اجتماعی صورت میں مدد کرتا ہے تاکہ وہ ذاتی اور سماجی تسکین اور آزادی حاصل کرسکیں۔

جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## سوشل ویلفیئر

سوشل ویلفیئر سے مراد سماجی خدمات اور اداروں پر مشتمل وہ منظّم نظام ہے جس کا مقصد افراد اور گروہوں کی مدد کرنا ہے تاکہ وہ ایک بہتر اور صحت مند زندگی گزار سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ذاتی اور گروہی تعلقات ایسے خوشگوار ہو جائیں جو ان کی صلاحیتیں بڑھانے اور اُن کے خاندان اور جماعت کی ترقی کے ضامن ثابت ہوں۔

We can say, Social Work is a process while Social Welfare is the aim or system.

دوسرے لفظوں میں سوشل ویلفیئر مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم سوشل ورک کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر میں فرق کی وضاحت کے بعد چند تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں۔

### 1- سوشل ورک

''سوشل ورک ایک پیشہ ورانہ خدمت ہے جو سائنسی علوم اور افراد کے تعلقات کے فن پر مبنی ہے۔''

### 2- سوشل ورک

سوشل ورک ایک ایسا فن ہے جو افراد، گروہوں اور جماعت کے وسائل کو بروئے کار لا کر اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل پیرا ہو کر اُن کی بنیادی ضروریات کو سائنسی طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

### 3- سوشل ورک

سوشل ورک ایک ایسی امدادی سرگرمی ہے جو افراد، خاندان، گروہوں اور جماعت کے مسائل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے تاکہ اُن کا معیار زندگی بلند کیا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 4- سوشل ورک

سوشل ورک سے مراد وہ سماجی خدمات ہیں جو افراد، گروہوں اور جماعت کی مدد کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت حال اور مستقبل میں پیش آنے والے مسائل کو حل کر سکیں۔

## 5- سوشل ورک

سماجی خدمات وہ منظّم اور تدابیر میں جن کا مقصد انسانی زندگی کو بچانا، بہتر بنانا اور ترقی کی منازل طے کروانا ہے۔

## 6- سماجی بہبود

اقوام متحدہ کے مطابق، سماجی بہبود کا مقصد صرف چند سماجی مسائل اور برائیوں کا خاتمہ ہی نہیں بلکہ وہ تمام حالات پیدا کرنا ہے جو انسان کی ذہنی، جسمانی اور سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے۔

## 6- سماجی بہبود

سماجی بہبود، سماجی خدمات پہنچانے کا ایک منظّم ذریعہ ہے۔ جو افراد کی شخصیتوں اُن کے مسائل اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کی انفرادی، گروہی اور اجتماعی سطح پر امداد کا بندوبست کرتا ہے تاکہ افراد، گروہ اور جماعتیں ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

# سماجی بہبود کا موجودہ تصور

سماجی بہبود ان چند تصورات (Concepts) میں سے ہے جس کا صحیح مفہوم بہت کم لوگ سمجھتے ہیں اور اس لئے کہ ابتداء سے اس اصطلاح کا غلط استعمال کیا جا تا رہا ہے۔ کچھ لوگ خیرات اور سماجی بہبود میں تفریق نہیں کرتے۔ اس نظریئے کے مطابق غریبوں کی مالی امداد کر دینا سماجی بہبود ہے۔ ان کے خیال میں ہر اصلاحی کارکن اور مخیّر شخص سماجی کارکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہلانے کا مستحق ہے یہ خیالات رکھنے والے سماجی کارکن کے لیے تعلیم و تربیت ضروری نہیں سمجھتے بلکہ تربیت یافتہ سماجی کارکنوں کو اچھی نگاہ سے بھی نہیں دیکھتے۔ کیونکہ وہ اپنی خدمات کے صلہ میں اُجرت وصول کرتے ہیں۔ جوان کے خیال میں ایک غیر اخلاقی چیز ہے۔ کچھ دوسرے حضرات کے مطابق ایک فلاحی ادارے میں کام کرنے والا ہر فرد سماجی کارکن کہلانے کا مستحق ہے۔ یہ تمام تصورات غلط فہمی اور لاعلمی پر مبنی ہیں۔ ایک فلاحی ادارے میں بہت سے افراد کام کرتے ہیں سماجی کارکن بھی ان میں سے ایک ہے اور ان سب کے فرائض ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

لیکن یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ سماجی بہبود خیرات نہیں بلکہ ضرورت مند افراد کی مدد کرنے کا ایک مکمل نظام ہے۔ سماجی بہبود کے نظام کی امتیازی خصوصیت اس کا طریقہ کار ہے جس کے ذریعہ سماجی کارکن اپنے موکل کی مدد کرتا ہے سماجی بہبود میں تمام سماجی خدمات بامقصد اور منظّم طریقے سے موکلوں کو مہیا کی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی ضروریات زندگی کو پورا کر کے آسودگی حاصل کر سکیں۔"

ہم آج کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے دور سے گزر رہے ہیں۔ انسان جو کہ چاند پر پہنچ چکا ہے مگر سائنس کی ترقی کی اہمیت اپنی جگہ پر مگر حقیقت میں اہمیت کا حامل خود انسان ہے۔ آج انسان بہت سے ذاتی گروہی اور سماجی مسائل کا شکار ہے۔ ایسے میں سوشل ورک کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

# جدید سوشل ورک کی خصوصیات

## 1- سوشل ورک ایک امدادی طریقہ کار

سوشل ورک ایک امدادی طریقہ کار ہے۔ جس کے تحت افراد یا گروہوں کی مدد ان کے مسائل حل کرنے اور معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک آدمی بیمار یا بے روزگار ہے تو اس کی استطاعت کے مطابق اُسے کام پر لگایا جاتا ہے۔ اگر فیملی میں کوئی بچہ وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی مدد بھی کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- سوشل ورک کی بنیاد سائنسی علوم پر

جدید سوشل ورک کی بنیاد سائنسی علوم پر ہے۔سوشل ورک کے طریقہ کار میں مختلف سائنسی علوم مثلاً نفسیات،شماریات،معاشیات،عمرانیات وغیرہ سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

## 3- سوشل ورک کے بنیادی اُصول

سوشل ورک کے مندرجہ ذیل بنیادی اصول بھی ہیں۔

1- فرد کی عظمت اور بڑائی کا اصول

2- حق خود ارادیت کا اصول

3- مساوی مواقع کا اصول

4- اپنی مدد آپ کا اصول

## 4- سوشل ورک بطور پیشہ

وہ اس لیے کہ جو بنیادی خصوصیات کسی اور پیشہ میں پائی جاتی ہیں وہ اس میں بھی موجود ہیں مثلاً

(i) ذخیرہ علم

(ii) فنی صلاحیتیں

(iii) ضابطہ اخلاق

(iv) خدمات کا معاوضہ

## 5- سوشل ورک کا اپنا ضابطہ اخلاق

جدید سوشل ورک کا اپنا ضابطہ اخلاق ہے جس کے تحت پیشہ ور سماجی کارکن افراد کی مدد مخصوص دائرہ کار میں رہتے ہوئے اور مخصوص قواعد وضوابط میں رہتے ہوئے کرتا ہے۔اس ضابطہ اخلاق سے اُس کا انحراف ممکن نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 6-مسائل حل کرنے کی سرگرمی

سوشل ورک مسائل کو حل کرنے کی سرگرمی یا طریقہ کار ہے۔اس کے تحت اُن افراد کے مسائل حل کرنے میں مدد کی جاتی ہے جو کہ بذات خود اپنی کوششوں اور وسائل کی مدد سے مسائل پر قابو پانے میں ناکام رہتے ہیں۔

## 7-غیر منافع بخش سرگرمی

سوشل ورک ایک غیر منافع بخش سرگرمی ہے۔اس میں سوشل ورکر افراد کی مدد بغیر کسی منافع یا لالچ کے کرتے ہیں۔وہ اس لئے بھی کہ سماجی خدمات کی فراہمی حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔حکومت تمام سماجی خدمات ضرورت مند افراد کو بغیر کسی معاوضہ کے فراہم کرتی ہے۔

## 8-انسانی فلاح کا فروغ

سماجی بہبود کا حصول یا انسانی فلاح کا فروغ بغیر کسی رنگ ونسل اور سیاسی و مذہبی امتیاز کے اور انسانی وقار کا تحفظ اس کی خصوصیات میں شامل ہے۔

## 9-اتحاد پیدا کرنا

فرد گروہ اور جماعت یا کمیونٹی کے اختلافات کو ختم کرنا اور اتحاد پیدا کرنا بھی جدید سوشل ورک کی خصوصیات میں شامل ہے۔

## 10-افراد کی شرکت

لوگوں کو اُن کے مسائل کے حل میں شریک کرنا بھی جدید سوشل ورک کی خصوصیات میں شامل ہے۔اس لئے کہ افراد کی شرکت کے بغیر مسائل کا حل ممکن نہیں بنایا جا سکتا۔

## 11-اپنی مدد آپ کا جذبہ

اپنی مدد آپ کے جذبے کو فروغ دیا جاتا ہے تا کہ افراد اپنی مدد آپ کے تحت اپنے وسائل کو استعمال میں لا کر اپنے مسائل حل کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 12- خوداعتمادی پیدا کرنا

لوگوں میں اپنے مسائل اور وسائل کے بارے میں یہ اعتماد پیدا کیا جاتا ہے کہ وہ اُن مسائل کو اپنی مدد آپ کے تحت خود حل کر سکتے ہیں۔ یہ اعتماد پیدا کرنا بھی سوشل ورک کی اہم خصوصیت ہے۔

### 13- معیارِ زندگی کو بہتر بنانا

سوشل ورک میں افراد گروہوں اور جماعتوں کو ایسے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں جو اُن کی ضروریات زندگی پورا کرنے اور اُن کے معیار زندگی بلند کرنے کیلئے ضروری ہوں۔

### 14- ذاتی صلاحیتوں کو بڑھانا

سوشل ورکر پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کے ساتھ پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دیتا ہے تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنے وسائل اور ذاتی صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

## جدید سوشل ورک کے مقاصد

## (Objectives of Social Work)

جدید سوشل ورک کے بہت سے مقاصد ہیں تمام مقاصد کا حصول عام طور پر ممکن نہیں ہوتا مگر پھر بھی ان مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رہتی ہے۔ درجہ ذیل میں چند ایک مقاصد کا ذکر کیا جاتا ہے:

### 1- فلاحی ریاست کا قیام

جدید سوشل ورک کی خصوصیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سوشل ورک کا مقصد ایسے معاشرے کا قیام ہے جس میں رہنے والے تمام افراد کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہوں۔ اسی مقصد کے لیے سماجی کارکن افراد کی ذہنی، جسمانی اور سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہوتے ہیں تاکہ ایک فلاحی ریاست کا قیام ممکن ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- ذاتی اور سماجی تعلقات کو بہتر بنانا

جدید سوشل ورک کا ایک اور اہم مقصد افراد کے ذاتی اور سماجی تعلقات کو بہتر بنانا ہے جن کو بروئے کار لا کر افراد اپنے ذاتی گروہی اور اجتماعی مسائل حل کر سکیں۔

## 3- سماجی ناانصافی کو دور کرنا

سوشل ورک کے اہم مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ معاشرے سے سماجی ناانصافی کو دور کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے سماجی کارکن افراد میں حقوق و فرائض کا شعور پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کرنے میں کسی کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں۔ اس سے معاشرے میں سماجی ناانصافی کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔

## 4- فرقہ واریت کو دور کرنا

افراد میں سماجی شعور پیدا کر کے اور برداشت اور رواداری کا سبق دے کر فرقہ واریت کے خاتمے میں مدد کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا سوشل ورک کے ذریعے اس اہم مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## 5- انفرادی اور گروہی مدد کرنا

جدید سوشل ورک کا ایک اہم مقصد افراد کی انفرادی اور گروہی مدد کرنا ہے۔ تاکہ وہ روزمرہ کے سماجی امور بہتر طریقے سے انجام دے سکیں۔ اس کے لیے افراد میں ضروریات اور وسائل کا تعین کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے مسائل اپنی مدد آپ کے تحت حل کر سکیں۔

## 6- صحت مند ماحول کی فراہمی

اقوام متحدہ کے کمیشن کے مطابق جدید سوشل ورک کا مقصد صرف چند سماجی برائیوں کا خاتمہ ہی نہیں۔ بلکہ وہ تمام حالات پیدا کرنا ہے، جو انسان کی ذہنی جسمانی اور سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 7- جمہوری روایات کو فروغ دینا

جدید سوشل ورک کا ایک اہم مقصد جمہوری حکومت کے قیام کے علاوہ جمہوری طریقے سے فلاحی ریاست کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا بھی ہے۔ سیاسی جمہوریت کے حصول کے لیے سماجی جمہوریت کا ہونا ضروری ہے۔ وہ اس طرح کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آبادی کے تمام طبقوں کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔

## 8- غربت کا خاتمہ

ایک اہم مقصد معاشرہ سے غربت کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے لیے سماجی کارکن افراد میں سماجی شعور پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی سماجی ذمہ داریاں سمجھیں اور ان کو ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ افراد کو روزگار فراہم کیا جائے اور غربت کی دیگر بنیادی وجوہات کا خاتمہ بھی جدید سوشل ورک کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔

## 9- معیار زندگی بلند کرنا

جدید سوشل ورک کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے اُن کی بنیادی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ جس کی بنیادی ضرورت ہی پوری نہیں ہوتیں وہ معیار زندگی کے بلند کرنے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتا۔

# سوشل ورک کے بنیادی اصول

سوشل ورک کے بنیادی اصول درجہ ذیل ہیں۔

i- فرد کی عظمت اور بڑائی کا اصول

ii- یکساں مواقع کا اصول

iii- حق خود ارادیت کا اصول

iv- اپنی مدد آپ کا اصول

ان اصولوں کو ذرا تفصیل سے Discuss کرتے ہیں۔

## 1- فرد کی عظمت اور بڑائی کا اصول

سوشل ورک کا سب سے بنیادی اصول فرد کی عظمت اور بڑائی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ اسے ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ناک، آنکھ، کان، پاؤں غرض ہر طرح کی نعمتیں دی ہیں اور سب سے بڑی نعمت جو اسے دوسری مخلوق سے نمایاں کرتی ہے وہ ہے اس کی عقل جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے۔

اور یہ عقل اس لئے عطا فرمائی ہے تاکہ اس کو استعمال میں لا کر علم حاصل کرکے اور نئی تحقیقیں کرے اور اپنے مسائل کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر ان کو حل کر سکے۔ اور یہی سوچ وفکر سوشل ورک کے ذریعے ایک فرد میں اجاگر ہوتی ہے۔ سماجی کارکن فرد کو اس کی عظمت کا احساس دلاتا ہے اور اس کی چھپی ہوئی صلاحتیوں سے اسے آگاہ کرتا ہے۔ اور اسے یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ آپ اپنے مسائل کو خود حل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس مقصد کے لئے ان میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے مسائل کو کھل کر بیان کر سکیں اور ان مسائل بارے میں Planning یا منصوبہ بندی کر سکیں۔

اس مقصد کے لئے سب سے پہلے تو یہ بات ضروری ہے کہ سوشل ورکر اپنے موکل کو اعتماد میں لے۔ تاکہ وہ اچھی طرح Breifing کر سکے۔ اور اسی اصول کو استعمال کرتے ہوئے سوشل ورکر افراد کے مسائل حل کرتا ہے۔ اور اس بات کا لحاظ ضرور رکھتا ہے کہ کوئی فرد احساس محرومی کی زد میں نہ آئے۔ اور یہ صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہوگا جب افراد اپنی عظمت اور بڑائی سے آشنا ہوں گے۔

## 2- یکساں مواقع کا اصول

سماجی کارکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ افراد کو یکساں طور پر مواقع فراہم کرے تاکہ ان کے مسائل اچھی طرح نکھر کر سامنے آجائیں۔ اور سماجی کارکن کے لئے ان کو سلجھانا آسان ہوجائے گا اس طرح اس اصول کے تحت سماجی کارکن اپنے افراد کو خدمت کے یکساں مواقع فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ان افراد کے مسائل انفرادی طور پر سامنے آجائیں تاکہ ان کو انفرادی حالات کے تحت حل کیا جا سکے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ افراد میں احساس کمتری کم جنم لے گا۔ اور وہ سماجی کارکن کے ساتھ مناسب طور پر تعاون Co-Operate کریں گے۔ اور جب وہ Co-Operate کریں گے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سماجی کارکن کے لئے ان کے مسائل حل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔اس لئے سماجی کارکن ان کو یکساں مواقع فراہم کرے گا تاکہ ایک خوشحال اور پرامن معاشرہ وجود میں آسکے۔اگرافراد کے درمیان امتیازرویہ اختیار کیا جائے گا توافراد کا سماجی کارکن سے اعتماد اٹھ جائے گا۔اس کے نتیجے میں وہ اس سے صحیح تعاون Co-Operate نہیں کریں گےاور وہ (سماجی کارکن) ان کے مسائل کو اچھے طریقے سے حل نہیں کر سکے گا۔اس لیے یکساں مواقع کا اصول فراہم کرنا سوشل ورک کی نمایاں اورا ہم خصوصیت ہے۔

## 4- حق خودارادیت کا اصول

اس سے مرادفرد کی اپنی مرضی ہےاس کواپنی منشاء کے اظہار کا موقع دیا جائے۔اگر صرف اپنی ہی سنائی جائے اوراس کی بات نہ سنی جائے تو یہ اس اصول کے خلاف بات ہے اوراخلاق کے بھی اور دوسری بڑی بات یہ ہے کہ اس طرح افراد کے مسائل کھل کر سامنے نہیں آسکتے۔سماجی کارکن کا یہ فرض ہے کہ اپنے موکل کے وسائل کے بارے میں آگاہی حاصل کرےاوران رکاوٹوں کا بھی جائزہ لے جواس کے مسائل حل کرنے میں آڑ بن رہی ہیں اور پھران رکاوٹوں کودورکرنے کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرے۔اور پھرانہی کے وسائل کواستعمال میں لاتے ہوئے ان کے مسائل کوحل کرنے اوراس طرح کے اقدامات کرے کہ یہ مسائل دوبارہ کسی حدتک پیدانہ ہوں۔

جب تک کوئی سماجی کارکن کسی دوسرے فرد کو جو مسائل سے دوچار ہے کو حق خودارادیت کا اصول کے تحت فیصلہ کرنے کا اختیارفراہم نہ کرے گا وہ افراد کے مسائل کو مکمل اورصحیح طریقے سے سمجھ نہیں سکتا۔کیونکہ اگر وہ اپنی رائے مسلط کرے گا تواس سے افراد اس کے کردار سے مشکوک ہوجائیں گےاوراپنے مسائل کی اصل وجہ بیان نہیں کرسکیں گے اورنہ ہی سماجی کارکن ان کے مسائل کودرست طریقے سےحل کرسکے گا۔

اس اصول کے تحت ہم عرصہ دراز سے ہندوستان سے مطالبہ کرتے چلے آئے ہیں کہ وہ کشمیری عوام کوحق خودارادیت دے یعنی اس بات کا فیصلہ کرنے کا اختیار دے کہ وہ پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں یا کہ ہندوستان کے ساتھ۔چونکہ ایک فرد، گروہ یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جماعت جس ماحول میں اور جن حالات میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں انہیں اپنے وسائل اور مسائل کے بارے میں سماجی کارکن سے مقابلتاً بہتر معلومات ہوتی ہیں۔ لہٰذا سماجی کارکن اپنی تعلیم اور تربیت کے ساتھ ساتھ حق خود ارادیت کے اصول کے تحت افراد کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

## 3- اپنی مدد آپ کا اصول

یہ سوشل ورک کا بہت ہی اہم اصول ہے اس کا بنیادی مقصد افراد کو اس کام پر ابھارنا ہے جس کے متعلق وہ مایوس ہو چکے ہوں۔ سماجی کارکن ان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ آپ اپنے مسائل کو اپنے ہی وسائل استعمال کر کے حل کر سکتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ایک خاص طریقے سے ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اپنی پروقار شخصیت کا اعتبار کرواتا ہے اور ان کی شخصیت کو سمجھنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔

اس کا مقصد صرف افراد میں اس سوچ کو اجاگر کرنا ہے کہ

"God help those who help themselves"

اور یہی سوچ افراد کے ذہنوں میں پیدا کرنا اس کا Final ٹارگٹ ہوتا ہے۔ اور جب وہ اس قسم کی سوچ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو تب ہی افراد کے مسائل کا بہتر طریقے سے حل ممکن ہو سکتا ہے۔ بقول شاعر

خود بخود ٹوٹ کے گرتی نہیں زنجیر کبھی
بدلی جاتی ہے بدلتی نہیں تقدیر کبھی

یہ اصول سوشل ورک کا حاصل ہے اور اسے سوشل ورک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اہمیت کے لحاظ سے یہ اصول سوشل ورک کے تمام اصولوں پر بھاری ہے۔

اپنی مدد آپ کا تصور اس قدر اہم ہے کہ اس تصور کو افراد کے ذہنوں میں راسخ کیے بغیر نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ اگر افراد میں اس تصور کو اجاگر نہ کیا جائے تو وہ مستقبل میں پیش آنے والے ہر مسئلے کے لئے کسی کا سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# سوشل ورک کی بنیادی اقسام

## سوشل ورک کی دو عملی صورتیں ہیں

1- پیشہ ورانہ سوشل ورک

2- رضا کارانہ سوشل ورک

پیشہ ورانہ سوشل ورک ان خدمات کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ایک پیشہ ور سماجی کارکن انجام دیتا ہے۔ اور ان خدمات کا معاوضہ بلواسطہ طور پر وصول کرتا ہے۔ جبکہ غیر پیشہ ورانہ یا رضا کارانہ سماجی خدمات کی فراہمی میں سماجی کارکن اپنی مرضی سے رضا کارانہ طور پر سماجی خدمات انجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنی خدمات کا معاوضہ بھی وصول نہیں کرتا۔ مختلف رائٹرز کے خیال میں پیشہ ورانہ اور رضا کارانہ سوشل ورک میں اس قدر فرق ہوتا ہے جتنا کہ ایک نیم حکیم اور طبیب یا ڈاکٹر میں ہوتا ہے۔

لیکن یہ بات مکمل طور پر درست نہیں کیونکہ ایک پیشہ ورانہ تربیت یافتہ سماجی کارکن رضا کارانہ سوشل ورک میں لے حصہ سکتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ رضا کارانہ سماجی کارکن میں قربانی کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ رضا کارانہ کارکنوں کے پاس سماجی کاموں کے لیے زیادہ وقت نہیں ہوتا۔ وہ لوگ جو سوشل ورک کی تعلیم حاصل کر چکے ہوتے ہیں وہ ممکنہ طور پر بہترین سوشل ورکر ثابت ہو سکتے ہیں رضا کارانہ اور پیشہ ورانہ سوشل ورک کے درمیان فرق کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ سوشل ورک کی ان دو اصطلاحوں کے استعمال کی تاریخ جان لی جائے۔

ماہرین کہتے ہیں کہ

سوشل ورک بحیثیت پیشہ کے بیسوی صدی کی پیداوار ہے۔ اس سے پہلے مدد کرنے کا طریقہ کار جداگانہ تھا اس میں زیادہ تر مذہبی رنگ پایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ تمام دائرہ عمل کس خاص منصوبہ بندی کا نتیجہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس کے لئے کوئی باقاعدہ تنظیم تھی۔ بیسوی صدی میں سوشل ورک ایک پیشے کی حیثیت اختیار کر گیا کیونکہ صنعتی ترقی اور شہری علاقوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں زیادہ آبادکاری کی وجہ سے لوگوں کے مسائل پیچیدہ ہوتے گئے۔ اور رضا کارانہ طور پر سماجی کاموں میں حصہ لینے والے افراد لوگوں کے مسائل حل کرنے سے قاصر تھے لیکن اس کے باوجود تب بھی رضا کارانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل حل کرتے رہے۔ رضا کارانہ سماجی بہبود ہر دور میں لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ رضا کارانہ اور پیشہ وارانہ سوشل ورک بنیادی طور پر ایک ہی مقصد کے لئے ہوتے ہیں۔ دونوں ہی لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کے طریقہ کار میں فرق پایا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کے خیال میں یہ فرق جراح اور ماہر سرجن کا سا ہے لیکن مکمل طور پر ہم اس بات پر اتفاق نہیں کرتے۔ افراد گروہوں اور جماعت کے مسائل حل کرنے اور ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لئے سوشل ورک میں دو قسم کے کردار پائے جاتے ہیں۔ ایک کو ہم رضا کارانہ سماجی کارکن اور دوسرے کو ہم پیشہ وارانہ سماجی کارکن کہتے ہیں اور دونوں کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلمہ ہے۔

اس صنعتی دور میں پیشہ ورانہ سوشل ورک کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ حکومت اپنے شہریوں یا عوام کی فلاح و بہبود پر بہت زیادہ توجہ دیتی ہے۔ ریاست کے اہم مقاصد میں سوشل ورک بھی شامل ہے۔

سماجی بہبود کے میدان میں رضا کارانہ سماجی کارکن عوام کی فلاح و بہبود کے کاموں میں بغیر ضروری علم اور تربیت کے حصہ لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی خدمات کا کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ جبکہ پیشہ ور سماجی کارکن افراد کی فلاح و بہبود کے حصول کے لیے ضروری تربیت اور علم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدمات کا معاوضہ بھی بلواسطہ یا بلاواسطہ طور پر وصول کرتے ہیں۔

سماجی بہبود کے میدان میں غیر پیشہ ور یا رضا کار سماجی کارکن کی اہمیت کو نظر انداز (Ignore) نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن پیشہ ور سماجی کارکن انسانی رویے، علم، سماجی تعلقات، کمیونٹی کے وسائل، اصول اور مہارت کے علم کے ساتھ ساتھ افراد کی مدد اور ان کے سماجی واقتصادی مسائل کو حل کرنے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بہتر طور پر خدمات انجام دے سکتا ہے۔ پیشہ ور سماجی کارکن سوشل روک کے طریقہ کار کے علم کی مدد سے ان رضا کار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تنظیموں کے کام کو بہتر بنا سکتا ہے جو کہ رضا کارانہ حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔

آج کے اس ماڈرن دور میں معاشرے کے سماجی مسائل آہستہ آہستہ بے حد زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ سماجی کارکنوں کی زندگی بھی مسائل کا شکار ہو رہی ہے۔ ان حالات کے تحت اب یہ ناممکن ہے کہ سماجی مسائل کے خاتمہ کے لئے غیر تربیت یافتہ کارکنوں پر انحصار کیا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ موجودہ پڑھے لکھے دور کے سماجی مسائل کے خاتمہ کے لیے سائنسی بنیادوں پر استوار سماجی بہبود کے نظام کا سہارا لیا جائے۔

رضا کارانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل حل کر کے کوئی معاوضہ وصول نہیں کرتا بلکہ وہ یہ سب کچھ جذبہ ہمدردی اور قربانی کے تحت کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ سماجی کارکن کی نسبت اُس میں زیادہ جذبہ پایا جاتا ہے اور وہ اپنے موکل سے کسی قسم کے معاوضہ کی توقع نہیں رکھتا۔ جبکہ پیشہ وارانہ سماجی کارکن اپنے خیالات اور تصورات فروخت کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل حل کر کے اُن سے بلواسطہ یا بلاواسطہ طور پر معاوضہ وصول کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ سماجی کارکن رضا کارانہ سماجی کارکن کی نسبت زیادہ تربیت یافتہ ہوتا ہے۔ رضا کارانہ اور پیشہ وارانہ سماجی کارکن دونوں ہی لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے لیکن اس کے باوجود اُن میں فرق پایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل نکات سے ہم اس فرق کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

## 1- منظّم اور غیر منظّم طریقہ کار

رضا کارانہ سماجی کارکن جب لوگوں کے مسائل حل کرتا ہے تو وہ عام طور پر کوئی منصوبہ بندی نہیں کرتا اور نہ ہی اُس کا طریقہ کار منظّم ہوتا ہے۔ رضا کارانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل مقابلتاً اچھے طریقے سے حل نہیں کر سکتا جبکہ پیشہ ورانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلے منصوبہ بندی کرتا ہے اور پھر اُس مسئلے کو حل کرتا ہے کیونکہ پیشہ وارانہ سماجی کارکن کے پاس تمام مواقع موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگوں کے مسائل اچھے طریقے سے حل کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- پیشہ ورانہ اور رضا کارنہ حیثیت

پیشہ وارانہ سماجی کارکن چونکہ ملازم ہوتا ہے۔حکومت یا ادارہ کی طرف سے اس کی نگرانی ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے وہ دل جمعی سے کام کرتا ہے۔جبکہ رضا کارانہ سماجی کارکن اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کرتا ہے یہ اُس کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ خود کو لوگوں کی خدمت کے لئے پیش کرے یا نہ کرے۔اس کو کسی بھی طرح مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

## 3- اصول وضوابط میں فرق

پیشہ وارانہ سماجی کارکن کے لئے چند راہنما اصول موجود ہوتے ہیں جو اُس کی راہنمائی کرتے ہیں۔ ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشہ وارانہ سماجی کارکن افراد کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اصول جن کو ہم راہنما اصولوں کا نام دیتے ہیں۔ یہ ہر سماجی کارکن کو اختیار کرنا ہوتے ہیں۔ان کی مدد سے ایک پیشہ وارانہ سماجی کارکن ضرورت مند افراد کی مدد کر سکتا ہے۔جبکہ رضا کارانہ سماجی کارکن کے پاس اصول موجود نہیں ہوتے جن سے راہنمائی حاصل کر کے ایک رضا کارانہ سماجی کارکن لوگوں کے مسائل حل کر سکے۔ اسی طرح رضا کارانہ سماجی کارکن اور پیشہ ورانہ سماجی کارکن کے کام کرنے میں اصول و ضوابط کا بنیادی فرق موجود ہے۔

## 4- روزگار کی فکر سے آزاد

پیشہ وارانہ سماجی کارکن اپنی خدمات کا معاوضہ بلواسطہ طور پر وصول کر لیتا ہے اس لئے وہ روزگار کی فکر سے آزاد ہو کر سماجی بہبود کے لئے زیادہ وقت صرف کر سکتا ہے۔ جبکہ رضا کارانہ سماجی کارکن اپنی ملازمت اور دیگر کام سرانجام دینے کے بعد ہی سماجی بہبود کے کاموں میں حصہ لے سکتا ہے۔لہٰذا روزگار کے فکر سے آزادی اور بندش بھی رضا کارانہ اور پیشہ ورانہ سماجی خدمات میں ایک اہم فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 5- ذمہ داریوں کا فرق

پیشہ ورانہ سوشل ورک ایک ایسا ذریعہ عمل ہے جس میں فرد گروہ یا ادارہ کو خدمات بہم پہنچاتا ہے اور اُس کی کامیابی اور ناکامی کی ذمہ داری براہ راست حکومت یا اس کے عائد کردہ سٹاف پر ہوتی ہے۔ جبکہ رضا کارانہ سماجی خدمات کی ناکامی یا کامیابی کی ذمہ داری اُس کی اپنی ذات پر ہوتی ہے یا اُس ادارے پر کہ جس کے ذریعے وہ خدمات فراہم کرتا ہے۔

## 6- قربانی کا جذبہ

کچھ مفکرین کے خیال میں رضا کارانہ سماجی کارکن کیونکہ اپنی خواہش اور جذبے کے تحت لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے نکلتا ہے اس میں پیشہ وارانہ سماجی کارکن کی نسبت مدد کرنے اور قربانی کا جذبہ مقابلتاً زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس حوالے سے عبدالستار ایدھی، عمران خان، انصار برنی، ابرارالحق کے نام قابل ذکر ہیں جو اس قربانی کے جذبے کے تحت ہی اپنے ہم وطنوں کو سماجی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

## 7- حکومتی وسائل

پیشہ وارانہ سماجی کارکن کے پاس لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومتی وسائل موجود ہوتے ہیں۔ جن کو بروئے کار لا کر سماجی کارکن بہتر طریقے سے افراد کی مدد کرنے کے قابل ہوتا ہے جبکہ رضا کارانہ سماجی کارکن کو حکومتی وسائل تک براہ راست رسائی حاصل نہیں ہوتی اس بناء رضا کارانہ سماجی کارکن مختلف حوالوں سے افراد کی بھرپور امداد نہیں کر سکتا۔

## 8- مہارت اور فنی صلاحیتوں کا فرق

پیشہ وارانہ سوشل ورک ایک علم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک فن بھی ہے۔ اس لئے کہ پیشہ وارانہ سماجی کارکن تربیت یافتہ بھی ہوتا ہے اور اُس میں فنی صلاحتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اور وہ مسائل کو کامیابی سے بھی حل کر سکتا ہے۔ جبکہ رضا کار سماجی کارکن سماجی بہبود کے علم اور فنی صلاحیتوں سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ وہ صرف اپنی ذاتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس لئے اس کا انداز سائنسی نہیں ہوتا ہے۔

## 9- دیگر علوم سے استفادہ

پیشہ وارانہ سماجی کارکن نہ صرف سماجی بہبود کے بلکہ دوسرے عمرانی علوم سے بھی واقفیت رکھتا ہے اور وہ لوگوں کے نفسیاتی اور شعوری محرکات کو بھی محسوس کر سکتا ہے اُس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص قسم کے واقعہ کی طرف فرد کا ردعمل کیا ہو سکتا ہے۔ وہ معاشرے کے اصولوں، قوانین، روایات اور ثقافت سے پوری طرح واقف ہوتا ہے۔ جبکہ رضا کار سماجی کارکن ان تمام علوم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے لوگوں کے مسائل اچھے طریقے سے نہ سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی حل کر سکتا۔

## 10- آزاد اور تابع سوشل ورکرز

رضا کار سماجی کارکن آزاد طریقے سے کام کر سکتا ہے۔ جبکہ پیشہ وارانہ سماجی کارکن حکومت کا ملازم ہوتا ہے اِس لیے اُن پر فرد، ادارہ یا حکومت کی بنائی ہوئی پالیسیوں اور حدود میں رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ حدود وقیود پیشہ ور سماجی کارکن کے کام کو بہتر بناتی ہیں۔

## 11- وقت کی دستیابی

رضا کار سماجی کارکن کے پاس بعض دفعہ وسائل تو موجود ہوتے ہیں لیکن اُس کے پاس وقت موجود نہیں ہوتا کہ وہ اپنی خدمات فراہم کر سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے افراد جو افراد کی مدد کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں، اُن کے پاس وسائل کی دستیابی کے ساتھ ساتھ وقت بھی موجود ہو جس کو بروئے کار لاتے ہوئے ضرورت مند افراد کی مدد کر سکیں۔ جبکہ پیشہ ورانہ سماجی کارکن کے پاس وافر وقت دستیاب ہوتا ہے۔

## 12- راہنما کتب کی دستیابی

پیشہ ور سماجی کارکن کے پاس ایسا لٹریچر موجود ہوتا ہے جن سے راہنمائی لیتے ہوئے سماجی کارکن افراد کی مدد کر سکتا ہے۔ جبکہ رضا کار سمارجی کارکن کے پاس راہنما کتب کی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی دستیابی نہیں ہوتی جس سے راہنمائی حاصل کر کے افراد کی مدد کر سکے۔

## 13- طریقہ کار میں فرق

پیشہ ور سماجی کارکن کو دوران تعلیم و تربیت فرد گروہ اور جماعت کے ساتھ الگ الگ کام کرنے کے مختلف طریقہ کار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔اور ساتھ ہی اس کی عملی تربیت کو بھی ضروری سمجھا جاتا ہے جس سے وہ ہر قسم کے مسائل حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ جبکہ رضا کار سماجی کارکن زیادہ تر ہر ایک مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک ہی طریقہ کار اپناتا ہے۔

## 14- تحقیق

پیشہ ور سماجی کارکن اپنی حاصل کی گئی تربیت کے ذریعے مسائل کی بنیادی وجوہات جاننے کے لئے تحقیق کا استعمال کرتا ہے۔ترقی یافتہ معاشروں میں تحقیق سے بہت مدد لی جاتی ہے۔معاشرے کے سماجی مسائل کی اندرونی وجوہات جاننے کے عمل کو سماجی تحقیق کا نام دیتے ہیں۔سماجی تحقیق ایک ایسا عمل ہے جس سے پیشہ ور سماجی کارکن کسی بھی مسئلے کی بنیاد تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ رضا کار سماجی کارکن تحقیق سے لاعلمی کی بنیاد پر اس سے استفادہ حاصل نہیں کرسکتا اور اُس کو وسائل کی بنیادی وجوہات جاننے اور اُن کو حل کرنے کے لئے دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

## 15- تسلسل

پیشہ ور سماجی کارکن مسلسل عمل کے ذریعے خدمات فراہم کرتا ہے۔اُس کی فراہم کردہ خدمات میں تسلسل ہوتا ہے اوران خدمات کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ بھی موجود نہیں ہوتی۔ جب تک وہ کسی ایک مسئلے کو حل نہ کرے وہ کسی دوسری سرگرمی میں ملوث نہیں ہوتا جبکہ رضا کار سماجی کارکن کی خدمات میں عام طور پر تسلسل نہیں ہوتا جس کی بنا پر بہت سے کام یا مسائل ادھورے رہ جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 16- جواب دہی کا فرق

سماجی خدمات کی فراہمی کے دوران پیشہ ور سماجی کارکن کو جواب دہی کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ پیشہ ور سماجی کارکن براہ راست اپنے ادارے کے آگے جواب دہ ہوتا ہے، وہ ادارے کے متعین شدہ قواعد وضوابط سے ہٹ کر کوئی بھی امور سرانجام نہیں دے سکتا جبکہ رضا کار سماجی کارکن کسی بھی ادارے سے براہ راست منسلک نہ ہونے کی وجہ سے جواب دہ نہیں ہوتا۔

## 17- خدمات کا معاوضہ

رضا کارانہ سوشل ورک پیشہ وارانہ سوشل ورک میں جو بنیادی فرق ہے وہ معاوضے کا ہے۔ اگر کوئی شخص جس نے سوشل ورک کی تعلیم حاصل کی ہو اور اُس نے ٹریننگ بھی لی ہو۔ وہ تمام قواعد وضوابط پر عمل بھی کرے اس کے علاوہ اصولوں کو بھی مدنظر رکھے لیکن اپنی خدمات کا معاوضہ نہ لے تو اُس کی فراہم کردہ خدمات رضا کارانہ کہلائیں گی۔ اور اگر کسی آدمی نے سوشل ورک کی باقاعدہ تعلیم اور تربیت بھی حاصل نہ کی ہو اور وہ آدمی اپنی خدمات کا معاوضہ لے تو وہ خدمات پیشہ وارانہ کہلائیں گی۔

## 18- قوانین

پیشہ ور سماجی کارکن کو قوانین سے استفادہ حاصل ہوتا ہے اور وہ قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے لوگوں کے مسائل حل کرتا ہے۔ قوانین کے انحراف کی صورت میں سماجی کارکن کو جواب دہی کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ جبکہ رضا کار سماجی کارکن کے لیے کوئی قوانین موجود نہیں ہوتے وہ آزاد ہو کر لوگوں کے مسائل حل کرتا ہے۔

## 19- لوگوں کا اعتماد حاصل کرنا

پیشہ ور سماجی کارکن چونکہ حکومت کا ملازم ہوتا ہے اس لئے وہ لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے میں جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسے حکومت کے دوسرے اداروں میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مناسب پذیرائی حاصل ہو جاتی ہے۔ جبکہ رضا کارانہ سماجی کارکن کو لوگوں کا اعتماد حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔

## 20- علم اور پختگی میں فرق

پیشہ ور سماجی کارکن چونکہ تربیت یافتہ ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے علم کی وجہ سے ایک سماجی بہبود کا ادارہ قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس میں دوسرے لوگوں کو شامل کرنے کی اہلیت بھی موجود ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس رضا کارانہ سوشل ورکر کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے کسی ادارے میں کام کرے اور پھر اس کے مطابق ہی اپنی خدمات بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ یہ علم اور پختگی صرف باقاعدہ علم اور تربیت سے ہی ممکن ہے۔

## 21- منصوبہ بندی کا فقدان

رضا کارانہ سوشل ورکر افراد میں اپنی خدمات اور اپنے پروگرام بغیر کسی منصوبہ بندی کے انجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے اکثر پراجیکٹ اور پروگرام ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں جب تک کسی کام میں منصوبہ بندی شامل نہ ہو تو وہ کام ہنگامی بنیادوں پر چلایا جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی واضح خامیاں ہوتی ہیں افراد کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام دینا کسی کام کو مقررہ وقت میں مکمل کرنا بھی منصوبہ بندی کا حصہ ہے جس سے رضا کارانہ کارکن محروم ہوتے ہیں۔

بہرحال اوپر بیان کئے گئے نکات کی روشنی میں ہم رضا کارانہ سماجی خدمات اور پیشہ ورانہ سماجی خدمات میں فرق کو بخوبی جان چکے ہیں۔ پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے رضا کار فلاحی ادارے، N.G.Os کی شکل میں سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک بہت اچھے طریقے سے اپنی کارکردگی کو بڑھا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

1- سوشل ورک سے کیا مراد ہے؟
(پس منظر، سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر میں فرق، خصوصیات، مقاصد)
نیز سوشل ورک کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کریں؟

2- پیشہ ورانہ اور رضا کارانہ سوشل ورک میں فرق کی وضاحت کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 2

# اسلام اور سوشل ورک

-1 سوشل ورک کا اسلامی تصور اور جدید سوشل ورک

-2 افراد کی عظمت اور بڑائی

-3 اسلامی معاشرہ میں فرد کے حقوق و فرائض

-4 اسلام میں سماجی تعلقات جیسے خاندان، ہمسائیگی اور مساجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 2

## اسلام اور سوشل ورک

تاریخ مذاہب پر نظر رکھنے والوں کے لئے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ نیکی کا جذبہ انسان میں ودیعت کیا گیا ہے۔ ہر مذہب اور ہر معاشرے میں نیکی کے مختلف تصورات ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ آسمانی مذاہب ہوں یا غیر آسمانی مذاہب، نیکی کے جذبے کے مختلف اظہار ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اسلام چونکہ ایک دین فطرت ہے لہٰذا اس نے اپنے نظامِ عبادات میں اہداف و مقاصد کو پیش نظر رکھا ہے۔ عبادات میں انسان اگر ان اہداف و مقاصد کو پیش نظر نہ رکھے تو غالب امکان ہے کہ اس کی عبادات کا رُخ رُہبانیت کی جانب چلا جائے جیسا کہ عیسائیت کی مذہبی تاریخ گواہ ہے۔ اور اگر عبادات کی روح انسان کی نظروں سے اوجھل ہو جائے تو پھر معاملہ یہودیت سے جا ملے گا جہاں ظاہر پرستی نے اس قدر غلبہ پا لیا تھا کہ عبادات کی روح غائب ہوگئی تھی۔ نتیجہ دونوں صورتوں میں معاشرے کے افراد کی تباہی کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

## اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور

### خدمت خلق کا عمومی تصور

جہاں تک خدمتِ خلق کے عمومی تصور کا تعلق ہے، یعنی نسلِ انسانی کے ان افراد کی خدمت و امداد جو یتیمی یا بیوگی کی بنا پر، کسی بیماری یا حادثے کے سبب یا کسی اور مجبوری و معذوری کے باعث معاشی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں اور خود اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہوسکیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسلامی تعلیمات میں اس پر بھی زور و تاکید میں ہرگز کوئی کمی نہیں، بلکہ میری محدود معلومات کی حد تک اس کی جتنی تاکید اسلام میں ہے اتنی نہ کسی اور مذہب میں موجود ہے نہ کسی دوسرے نظامِ فکر میں۔ تاہم اس میدان میں اسلام کی اصل (Contribution) یہ ہے کہ اس نے خدمتِ خلق کے تصورات کو وہ ایسی نئی سمتیں (Dimensions) عطا کی ہیں جو عام طور پر اس میں شامل نہیں سمجھی جاتیں۔

مذہب کے عام رسم پرستانہ تصور (Ritualistic Concept) کے مطابق اسلام کے بارے میں بھی یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ اس میں اصل اہمیت عبادات کی ہے۔ یہ غلط فہمی جب مزید پختہ ہوتی ہے تو عبادات کے بھی صرف ظاہری پہلو سے دلچسپی باقی رہ جاتی ہے اور اُن کی اصل روح کی جانب توجہ باقی نہیں رہتی۔ ان غلط تصورات کی نفی اور تردید کے ضمن میں سورۃ البقرہ کی آیت 771 جسے آیۂ برّ کا نام دیا جا سکتا ہے، حد درجہ اہمیت کی حامل ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔

ترجمہ: نیکی صرف یہی نہیں ہے کہ تم اپنے رُخ مشرق و مغرب کی جانب کر لو، بلکہ اصل نیکی اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ پر، اور یوم قیامت پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر اور نبیوں پر اور خرچ کیا اُس نے مال باوجود اس کی محبت کے اپنے رشتہ داروں پر، اور یتیموں پر اور محتاجوں پر، اور مسافروں پر اور سائلوں پر اور لوگوں کی گردنوں کو غلامی یا قرض وغیرہ کے بندھنوں سے آزاد کرانے میں اور قائم کی نماز اور ادا کی زکوۃ اور پورا کرنے والے اپنے عہد کے جب باہم کوئی معاہدہ کر لیں اور خصوصاً صبر کرنے والے فقر و فاقہ پر اور مصائب و تکالیف پر اور جنگ کے میدان میں۔ یہی لوگ ہیں حقیقت میں راست باز اور یہی ہیں فی الواقع متقی۔"

آیۂ مبارکہ میں جو بات نہایت تفصیل سے بیان ہوئی اسے حد درجہ اجمال کے ساتھ بیان کر دیا گیا سورۂ آل عمران کی آیت 92 میں جس سے قرآن حکیم کا چوتھا پارہ شروع ہوتا ہے۔ فرمایا:

ترجمہ: ''تم نیکی کا رُتبہ ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزیں نہ صرف کر سکو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گویا ہمدردی کے وصف کے بغیر ایک انسان خواہ عالم بن جائے، خواہ عابد بن جائے خواہ مفسر بن جائے، خواہ محدث اور فقیہہ بن جائے اور خواہ مفتی، از روئے قرآن حکیم نیک ہرگز نہیں قرار پا سکتا۔ یہی حقیقت ہے جسے آنحضور ﷺ نے حد درجہ فصاحت و بلاغت اور ایجاز و اعجاز کے ساتھ بیان فرمایا ان الفاظ مبارکہ میں کہ:۔

ترجمہ: ''جو شخص دل کی نرمی اور رقّتِ قلب سے محروم ہو گیا وہ (کُل کے کُل) خیر سے محروم ہو گیا!۔''

اس مضمون کے اعتبار سے اس سے بھی زیادہ اہم اور واضح مقام قرآن حکیم کے آخری پارے میں سوۃ البلد میں ہے جہاں اوّلاً اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنے احسانات کا ذکر فرمایا ہے اور پھر شکوے کے انداز میں فرمایا ہے کہ: ''انسان گھاٹی کو عبور نہ کر سکا۔'' پھر سوال کیا: ''تم جانتے ہو کہ وہ گھاٹی کون سی ہے؟'' پھر جواباً ارشاد فرمایا: ''گردنوں کا بندھنوں سے چھڑا دینا، اور قحط کے ایام میں کھانا کھلانا، کسی یتیم کو جو قرابت دار بھی ہے اور کسی محتاج کو جو مٹی میں رُل رہا ہے۔''

آنحضور ﷺ کی سیرتِ مبارکہ جو دراصل قرآن ہی کی تفسیر کامل ہے، اسی حقیقت کی نمایاں ترین مثال ہے۔ آغازِ وحی سے قبل آنحضور ﷺ کی سیرتِ مطہرہ میں یہ تمام اوصاف بتمام و کمال و بدرجۂ اتم موجود تھے۔ چنانچہ جب پہلی وحی آئی اور آپ ﷺ پر بنائے طبعِ بشری کسی قدر گھبراہٹ طاری ہوئی تو آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے انہی الفاظ میں آپ ﷺ کو دلاسا دیا کہ

''اللہ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا، آپ یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی فرماتے ہیں محتاجوں اور مسکینوں کی دستگیری فرماتے ہیں اور مسافروں اور بے آسرا لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔''

اور اسی کا کامل پرتو اور مکمل عکس ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سیرت میں کہ جب آپ ﷺ ہجرتِ حبشہ کے ارادے سے مکہ سے نکلے تو ابن الدغنہ یہ کہہ کر باصرار انہیں واپس لے آیا کہ:۔

''ہم ہرگز آپ کو جانے نہیں دیں گے۔ آپ تو غریبوں اور مسکینوں کے غمگسار اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یتیموں اور بیواؤں کے سرپرست ہیں۔''

قرآن حکیم کی ان آیاتِ مبارکہ پر اگر اضافہ کر لیا جائے ان احادیث نبویہ ﷺ کا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''دین تو نام ہی خیر خواہی کا ہے۔''

''لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔''

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔''

''مومن کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ خود پیٹ بھر لے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

تو بات بالکل کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اسلام انسانی ہمدردی اور خدمتِ خلق پر کس قدر زور دیتا ہے! اس ضمن میں چوٹی کی حدیث وہ ہے جس کی رو سے کل مخلوق کو خدا کا کنبہ قرار دیا گیا ہے:۔

''تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس مخلوق میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ بھلائی کرے۔''

اور اسی کی شرح ہے جو بیان ہوئی ایک حدیث قدسی میں جس کی رو سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انسان سے شکوہ کرے گا کہ:۔

''(مفہوم حدیث) اے میرے بندے! میں بھوکا تھا، میں نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ اے میرے بندے! میں ننگا تھا، میں نے تجھ سے کپڑے مانگے، لیکن تو نے مجھے کپڑے نہ پہنائے۔'' جس پر بندہ اظہارِ تعجب کرے گا کہ ''اے رب! تو تو ان تمام احتیاجات سے پاک ہے!'' تو اللہ فرمائے گا کہ ''میرے فلاں فلاں بندوں نے جب تیرے سامنے دستِ سوال دراز کیا تھا تو ان کے پردے میں اصل سائل میں ہی تو تھا! اگر تو ان بندوں کی ضروریات پوری کر دیتا تو آج اپنے ان اعمال کو میرے پاس موجود پاتا۔''

گویا قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں بالکل غلط نہیں کہا جس نے کہا کہ:۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# خدمت خلق کے تصور کی تکمیل

لیکن جیسا کہ بیان کیا چکا ہے اس میدان میں اسلام کی اصل (Contribution) یہ ہے کہ اس نے خدمتِ خلق کے تصور کو دو نئے رُخ Dimensions عطا کئے...... جن میں سے ایک کا تعلق ہے اسلام کے اساسی نظریات و معتقدات سے اور دوسرے کا تعلق ہے انسان کے نظامِ اجتماعی سے۔

**اُخروی فوز وفلاح** ...... چونکہ اسلام کے نزدیک انسان کی اصل زندگی دُنیوی زندگی نہیں بلکہ اُخروی زندگی ہے جو ابدی ولا متناہی ہے الفاظِ قرآنی میں: ''آخرت بہتر بھی ہے اور باقی رہنے والی بھی''۔ اور ''اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، کاش کہ انہیں معلوم ہوتا۔'' اور علامہ اقبالؒ

تو اسے پیمانہ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی!

لہٰذا اسلام کے نزدیک اصل فلاح و بہبود اور حقیقی کامیابی و کامرانی آخرت کی فلاح و بہبود اور آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔ چنانچہ اسی بنیاد پر اسلام میں انسانی ہمدردی اور خدمتِ خلق کے تصور میں ایک بالکل نیا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ہے انسانوں کی اُخروی نجات اور اُخروی فوز وفلاح کی فکر اور اس کی سعی و جہد! اور ظاہر ہے کہ اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہا اگر تو زندگی بس یہی دنیا کی ہے، اس کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں تب تو اصل فلاح و بہبود یہیں کی فلاح و بہبود اور اصل عیش و آرام اسی دنیا کا عیش و آرام ہے۔ بقول شاعر

''بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست!''

اور خدمتِ خلق کا تصور بھی اسی حد تک محدود رہے گا کہ بھوکوں کو کھانا کھلا دیا جائے' ننگوں کو کپڑے پہنا دیے جائیں، بیماروں کی دوا دارو اور علاج معالجے کا بندوبست کر دیا جائے، محتاج گھر اور یتیم خانے کھول دیے جائیں، معذور لوگوں یعنی اندھوں، بہروں، لولوں، لنگڑوں اور نا قابل علاج امراض میں مبتلا لوگوں کے آرام و آسائش اور دل داری و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دلجوئی کا اہتمام کیا جائے ۔لیکن اگر معاملہ دوسرا ہے اور اصل زندگی موت کی سرحد کے پار واقع ہوئی ہے اور وہ ''جاوداں'' بھی ہے اور ''پیہم دواں'' بھی تو اصل حقیقت وہ قرار پائے گی جو غزوہ احزاب کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس زبانوں پر جاری ہوئی کہ

''اے اللہ! آخرت کے عیش کے سوا کوئی عیش نہیں!''

گویا اصل عیش ہے تو صرف آخرت کا اور اصل آرام وچین ہے تو صرف وہاں کا۔ اور اصل فوز وفلاح ہے تو اُخروی اور اصل کامیابی وکامرانی ہے تو آخرت کی۔ چنانچہ خلق کی اصل خدمت بھی یہ ہوگی کہ اس کی آخرت وعاقبت سنوارنے کی فکر کی جائے اور اسے ہمیشہ کے عذاب سے بچا کر دائمی امن وسکون اور آرام واطمینان کی راہ پر ڈالا جائے۔ اور اصل خادمِ خلق وہ ہوگا جو خلقت کی ہدایت کے لئے کوشاں ہو اور اس کی ابدی فوز وفلاح کے لئے اپنی جان، اپنا مال، اپنی قوتیں اور صلاحیتیں اور اپنا وقت صَرف کرے۔

اسی کیفیت کو ایک تمثیل کے پیرائے میں بیان کیا ہے آنحضور ﷺ نے کہا: ''میری اور تمہاری مثال ایسے ہے کہ آگ کا ایک بہت بڑا گڑھا ہے جس میں تم گر پڑنا چاہتے ہو اور میں تمہیں تمہارے کپڑے پکڑ پکڑ کر گھسیٹ رہا ہوں!''

اس کیفیت کا احساس کسی درجے میں ہم خود بھی کر سکتے ہیں کہ اگر سڑک پر کوئی اندھا جا رہا ہو اور ہم دیکھیں کہ آگے گڑھا ہے جو اس غریب نابینا انسان کو نظر نہیں آ رہا تو کون خادم خالق ہوگا جو اسے چیخ کر خبردار کرنے اور اگر وہ بہرا بھی ہو تو وہ دوڑ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش نہ کرے گا!

اس لئے اسلام میں جب دعوتِ تبلیغ کا اصل محرک ہی خلقِ خدا کے ساتھ خلوص و اخلاص اور ان کی خیرخواہی وہمدردی کا جذبہ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ کوئی داعی حق کسی کو تکلیف میں دیکھے اور تڑپ نہ اُٹھے، اور اگر اُس کی تکلیف رفع کرنے پر کسی درجہ میں قادر ہو تو تن من دھن سے اس پر آمادہ نہ ہو جائے۔ بقول شاعر

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوشل ورک کا اسلامی تصور سمجھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہمیں علم ہونا چاہیے کہ اسلام کو لوگوں کی زندگیوں میں رچانے اور بسانے اور اس پر عمل کروانے کے لئے جس عظیم ترین ہستی نے اللہ کے دین کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اُنؐ سے پہلے اور اُنؐ کے دور میں عرب معاشرہ کی حالت، فکر اور تہذیب کیسی تھی؟ جی ہاں اُس عظیم ترین ہستی کا نام نامی اسمِ گرامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جن کے معاشرتی انقلاب نے جدید سماجی بہبود کے تصور کو ٹھوس و مضبوط بنیاد فراہم کی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نئے معاشرتی ڈھانچے کی تعمیر سے قبل پورا عرب معاشرہ مشرکانہ رسومات، جاہلانہ رسم و رواج، بت پرستانہ طریق عبادات، تفاخرانہ اندازِ حیات اور ظالمانہ خرافات سے پراگندہ ہو چکا تھا۔ کفار کے قبائلی تعصب نے مربوط نظام زندگی کو پارہ پارہ کر رکھا تھا۔ ایک قبیلہ دوسرے کی عفت و حرمت کو پامال کرنے پر تُلا رہتا۔ نہ صرف انسانوں کی غلامی اس معاشرے میں روا تھی بلکہ برسرِ عام ان کی نیلامی بھی اس تہذیب کا حصہ تھی۔ شراب ان کی جانِ محفل تھی۔ جوا ان کے مشاغل کا سرخیل تھا۔ دھوکہ، فریب اور جھوٹ ان کے کردار کا آئینہ تھا۔ جنگوں کو وہ مصائب نہیں کھیل سمجھتے تھے۔ جن میں حلیف بخوشی اپنے مردوں کا نذرانہ دے کر فخر کا سرمایہ سمیٹتے تھے۔ شعراء اپنے خاندانوں کی عظمت کے گیت گاتے اور دوسرے کی ذلت کے افسانے تراشتے۔ عورتیں جنگوں کا سب سے بہترین مال غنیمت تھیں۔ جن کی حرمتیں پامال کر کے وہ حریف قبیلوں کو احساسِ شکست سے دوچار رکھتے۔ زندہ درگور کی جانے والی بچیوں کی چیخیں فضاؤں میں گھر کر چکی تھیں۔ ضعیف العتقادی نے ستارہ شناسوں، کاہنوں اور جادوگروں کو معاشرے کے اہم افراد کا درجہ دے رکھا تھا۔ روم و ایران کی متمدن حکومتیں ہی نہیں بلکہ حبشہ کی سلطنت بھی عربوں کو ناقابل اعتماد دوست اور غیر معتبر دشمن تصور کرتی تھیں۔ رومیوں اور ایرانیوں کی عظیم الشان سلطنتوں نے اپنی فتوحات کو عربستان کی سرحد پر اس لئے روک دیا تھا کہ صحرا کی حکومت سے بہت کم نفع اور بہت تھوڑے شکریے کی اُمید تھی۔ ہر قبیلہ اس حد تک سرکش اور خودمختار تھا کہ اس کے لئے کسی دوسرے کا وجود بھی گوارا کرنا اپنی ذات کی نفی کرنے کے برابر تھا۔ ان کے اشعار جنگی جذبوں، قبائلی تعصب اور خاندانی تفاخر کو بھڑکا کر تلواروں کو بے نیام رکھتے۔ ایک مقتول کا خون کئی پشتوں تک انتقام کی صدائیں بلند کرتا رہتا۔ جھلستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوئے صحراؤں اور دہکتے ہوئے پہاڑوں کے باسی، چرواہوں اور خانہ بدوشوں کی بے قانون اور وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ گو اس معاشرے میں عیسائی بھی موجود تھے اور یہودی بھی آباد تھے لیکن عرب کی سرزمین کسی بھی مذہب کے لئے سخت ناہموار اور بنجر تھی۔ خاص طور پر مکہ کی سنگلاخ زمین پر بسنے والوں کے دل بھی سنگِ خارا کی طرح سخت تھے۔ پتھر کے بتوں کو پوجنے والے دولت احساس سے خالی تھے۔ پیکرِ محسوس کے خوگر ان دیکھے خدا کے تصور سے بے بہرہ تھے۔ کثرت سے وحدت کا سفر ان کے لئے بہت کٹھن تھا۔ کیونکہ وہ صدیوں سے ان سنگی مجسموں کی قربان گاہوں پر اپنے قلب ونظر کی قربانی دیتے چلے آ رہے تھے۔ ان کی زبان، ان کا قانون، ان کی تلوار، ان کی معاشرت، خیموں کی زندگی، ان کا تمدن، گھوڑے کی پیٹھ ان کا طرزِ حیات، جنگ ان کی مصروفیت، جوا اُن کی تفریح، شعر گوئی ان کا شعار۔ میلے ان کی زندگی کی بہار اور طبلِ جنگ ان کی موسیقی تھا۔ حرم کعبہ میں بتوں کی حکمرانی تھی اور خدا کوہِ فاران کی چوٹیوں پر بیٹھا کسی ایسی ہستی کا منتظر تھا جو اس کے لئے مکہ مکرمہ میں داخلے کا اجازت نامہ بن جائے۔

ان حالات میں حضور سرورِ کائنات ﷺ نے قریش کے ایک معزز خاندان میں آنکھ کھولی۔ آپ نے یتیمی کی گود میں پرورش پائی۔ بچپن آپ ﷺ نے اپنے دادا کی آغوشِ شفقت میں گزارا۔ لڑکپن سے جوانی تک چچا نے اپنے قابل قدر بھتیجے کو اپنی نگہداری میں تجارت کے اسرار و رموز میں طاق کر دیا۔ سرحدِ شباب پر قدم رکھنے کے بعد معاملات میں آپ کی دیانت، گفتگو میں آپ کی صداقت اور امورِ تجارت میں آپ کی مہارت حدودِ مکہ تک پھیل چکی تھی۔ یکا یک قدرت نے آپ کا دامنِ ہستی تجارت کے ناطے سے ایک ایسی مہربان، ہمدرد، غمگسار اور مالدار خاتون کے رشتہ زوجیت سے باندھ دیا جنھوں نے آپ کے لئے زندگی کی تمام مشکلیں آسان کر دیں۔ آپ نے اپنا مالِ تجارت ہی آپ کے سپرد نہیں کیا بلکہ اپنی تمام دولت بھی آپ کے لئے وقف کر دی۔ معاشرے میں آپ کی قدر و منزلت کا یہ عالم تھا کہ جب کعبہ کی تعمیرِ نو کے بعد تنصیبِ حجر اسود کا مرحلہ پیش آیا تو اس مقصد کے لئے تمام سردارانِ مکہ آپ کو علی الصبح کعبۃ اللہ میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ یہ کام ایک صادق وامین کے ہاتھوں انجام پذیر ہو رہا ہے۔ مالی آسودگی، خاندانی وقار اور معاشرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



توقیر انسان کو مطمئن کر دیتے ہیں۔ لیکن نہ جانے وہ کون سی بے قراری تھی، وہ کیسی آگ تھی جس نے آپ کو بے کل کر رکھا تھا کہ آپ ﷺ دور دراز پہاڑوں اور وادیوں میں گھومتے پھرتے غاروں کی تنہائیوں میں پناہ گزین رکھے۔ زندگی یا حقیقت سے فرار کے لئے نہیں بلکہ مسائل کے حل کے لئے، فکر و تدبر کے لئے، کسی مافوق الفطرت ہستی کا تعاون حاصل کرنے کے لئے تاکہ آپ معاشرے کی اصلاح کر سکیں۔ غفلت میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو جھنجھوڑ سکیں۔ انسانوں کو ان کا مقصد حیات یاد دلا سکیں۔ گناہوں کے سمندر میں ڈوبی ہوئی کشتی حیات کو میٹھے اور شفاف پانیوں کا راستہ دکھائیں۔ نسلی، گروہی اور طبقاتی کشمکش کے ہاتھوں کراہتی ہوئی انسانیت کے لبوں پر مسکراہٹیں سجا سکیں۔ عورت کو محفل سے اٹھا کر رشتوں کے تقدس میں پرو کر گھر کی زینت بنا سکیں۔ منڈی میں بکتے ہوئے انسانوں کو غلامی سے نجات دلا سکیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا نہیں خدا کا رسول ﷺ ثابت کر سکیں۔ پہلے انبیاء کے مقدس چہروں پر لگائی گئی الزامات کی سیاہی کو دھو سکیں لیکن یہ کام اتنا آسان نہ تھا۔ اس قدر بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح صرف ایک خاص نبی ہی کر سکتا ہے۔

اس ناخدا ﷺ کی آمد سے قبل بھی اس معاشرے میں کچھ ایسے افراد موجود تھے جو نہ صرف شرف انسانی کی تذلیل پر کڑھتے بلکہ اس کی بحالی کے لئے سرگرداں رہتے۔ جو ظالم کا ہاتھ روکنے اور مظلوم کا ساتھ دینے کے لئے نہ صرف ذاتی طور پر کوشاں رہتے بلکہ ایسی انجمنیں بھی تشکیل دیتے جس کے ذریعے بے کسوں کو بے دردوں کے مظالم اور قید و بندکی صعوبتوں سے بچانے کی سعی کرتے۔ بنو ہاشم کو عرب میں اس لحاظ سے ایک خاص مقام حاصل تھا کہ وہ کعبے کے متولی تھے۔ دوران حج کے انتظامات اور حجاج کرام کی خدمت جیسے اُمور کی انجام دہی نے انہیں شرف و فضیلت عطا کر رکھی تھی۔ چنانچہ قصئی بن کلاب کا گھر ہی دارالندوہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس کا دروازہ کعبے کی طرف کھلتا تھا۔ قریش اور دوسرے قبائل اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے قصئی کے گھر جمع ہوتے۔ انہیں کوئی سا مرحلہ درپیش ہوتا۔ شادی بیاہ کا مسئلہ ہوتا۔ جنگ جوئی کا ارادہ ہوتا۔ گھریلو جھگڑوں کا فیصلہ ہوتا یا بچے کے ختنے کا معاملہ ہوتا یہیں طے پاتے۔

”مکے میں دارالندوہ کی طرز پر یہ پہلا گھر تھا جس کے بعد مختلف اشراف نے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہاں ایسے اجتماعات کا اہتمام کیا جہاں مصائب و آلام میں اسیر لوگوں کے نہ صرف دکھ سُنے جاتے بلکہ ان کی دادرسی کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کی جاتیں"۔

قصئی بن کلاب کی وفات کے بعد یہ مکان بنی عبدالدار کے قبضے میں آ گیا۔ پھر ان سے حکیم بن حزامؓ کی ملکیت میں رہا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسے ایک لاکھ درہم کے عوض خرید لیا۔ اسی دارالندوہ میں بیٹھ کر کفار نے حضور رحمت عالم ﷺ کو قتل کرنے کی وہ سازش کی تھی جو شب ہجرت بری طرح ناکام ہو گئی۔ قصئی کے علاوہ کعب بن لوی کے ہاں بھی عہد جاہلیت میں قریش اپنے مسائل لئے جمع ہوتے اور ان کے قولِ فیصل کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیتے تھے۔

بدترین معاشرے میں بھی کچھ انصاف پرور لوگ موجود ہوتے ہیں۔ یہ قدرت کا حسنِ توازن ہے کہ جب برائی عام ہو جائے تو اس کے بڑھتے ہوئے اثر ونفوذ کو روکنے کے لئے اسی معاشرے کے کچھ نیک انسان اس کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسروں کی آزادی سلب کرنے، دوسروں کے آبگینہ کو پاش پاش کرنے، بات بات پر اُلجھنے اور خون آشام جنگوں کی تباہکاریوں نے اہل شعور کو ایسی انجمنیں تشکیل دینے پر مجبور کیا۔ ایسے ادارے قائم کرنے کی راہ سجھائی جو معاشرے کے ظلم وستم کو چیلنج کر سکیں جو انصاف اور بندہ پروری کی ترویج کر سکیں۔ یہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی دنیا میں آمد کا فیضان تھا کہ کچھ لوگوں کے آئینہ قلب پر محبت، انصاف اور انسان دوستی کے جذبات اُبھر رہے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن جدعان کے گھر میں ایک ایسا ہی معاہدہ طے پایا۔ جس میں بنو ہاشم، بنو زہرہ، بنو تمیم، بنو اسد اور بنو حارث شریک ہوئے۔ معاہدے میں اور بہت سے معزز افراد کے علاوہ چار اشخاص فضل، فضالہ، مفضّل اور فضیل بھی شامل تھے جن کے ناموں کی وجہ سے اس معاہدے کا نام "حلف الفضول" رکھا گیا یا پڑ گیا۔ یہ انجمن 595ء کو وجود میں آئی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی عمر پچیس برس تھی۔ آپ بھی حلف الفضول میں بطورِ ممبر شامل تھے۔ نبوت کے بعد بھی آپ اکثر اس معاہدے کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر پر حلف برداری میں حصہ لیا تھا۔ اگر زمانہ اسلام میں بھی اس وفاق کے نام پر مجھے پکارا گیا تو میں سرخ اونٹوں کی قیمت پر اس کا جواب دوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عرب معاشرے میں سالانہ میلے بھی حصولِ انصاف کا ذریعہ تھے۔ سال کے مختلف مہینوں میں مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں لوگ دور دراز سے محض تفریح کے لئے ہی نہ آتے تھے بلکہ حصولِ انصاف بھی ان کا مطمع نظر ہوتا تھا۔ چنانچہ مئورخین نے ان ججوں کے نام بھی دیئے ہیں جو لوگوں کے مقدمات کی سماعت کرتے اور ان کا فیصلہ سناتے تھے۔ بنو تمیم کی صدارت میں سعد، حنظلہ، زویب، مازن، تعلبہ، معاویہ، سلسل اور ابوسفیان پر مشتمل مقنّنہ تھی۔ جو ظلم کی کربلا میں تشنہ لب کھڑے ہوئے افراد کو آبِ فرات مہیا کرتی۔

اس تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نبوت کے آسمان پر طلوع ہونے والے اس آفتابِ ہدایت سے پہلے ہی اُس جاہل معاشرے میں حصولِ انصاف کا شعور پیدا ہو چکا تھا۔ غریب اور مظلوم کی آواز سرمائے اور قوت کے طلائی تخت کو ہلانے کے قابل ہو چکی تھی اور کیوں نہ ہوتی جبکہ میر عرب و عجم ﷺ بے کسوں اور ضعیفوں کے ملجا و ماویٰ، یتیموں کے والی، بیواؤں کے ہمدرد اور غلاموں کے مولیٰ بن کر دنیا میں تشریف لانے والے تھے۔ جنہوں نے اپنے وجود مسعود سے حلیمہ سعدیہ کی ضعیف و ناتواں اونٹنی کی رگوں میں آتشِ شوق، جذبہ فراواں اور توانائی پیدا کر دی کہ وہ آتی دفعہ جس قدر مضمحل تھی دنیا کی نایاب دولت پا کر اتنی ہی سرشار ہوگئی۔ صرف حلیمہ سعدیہ کی ہی نہیں بلکہ تمام اہلِ محلّہ کی وہ بھینسیں جن کا چشمہ حیوان خشک ہو چکا تھا آپ کے وجود کو اپنے درمیان پا کر دودھ سے اُبل پڑیں۔ آپ کے فیضان نے پہاڑوں کو نوازا۔ کوہ اُحد، غارِ ثور اور غارِ حرا آج بھی تاریخ کے اوراق میں آپ کے قدموں کے نور سے روشن ہیں۔ درخت آپ کی شفقت کے شاہد ہیں۔ کڑوے پانی کے چشمے آپ کے لطف و کرم سے شیریں ہوگئے۔ جانور اور پرندے تک جس ابرِ کرم سے نہال ہوئے وہی انسانوں کے لئے بھی سایہ عافیت اور آسمانِ رحمت تھے جو صرف مکے، یثرب یا صرف عرب کی نہیں بلکہ پوری کائنات کی کایا پلٹنے آئے تھے۔ آپ نے معاشرے کو افراد کا مجموعہ قرار دے کر ہر فرد کی اہمیت علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں یوں واضح کر دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

نزول اسلام سے قبل عرب معاشرہ حاکم ومحکوم، امیر وغریب اور بندہ وآقا میں منقسم ایک ایسا معاشرہ تھا جس میں سرمایہ دار اور طاقتور نے کمزوروں، غریبوں اور غلاموں کو اپنے پنجۂ استبداد میں جکڑا ہوا تھا طاقتور نسل در نسل اپنے اونٹوں کی حفاظت کرتے، اپنے گھوڑوں کے حسب ونسب کا خیال رکھتے۔ اپنی زبان دانی کے سامنے ساری کائنات کے اہلِ زبان کو عجم یعنی گونگا سمجھتے۔ زمانے کو اپنی اناء کی ٹھوکروں میں رکھتے اور غلاموں کو متروکاتِ سخن میں شمار کرتے۔ اسی معاشرے میں ولید بن مغیرہ اپنی دولت اور بیٹوں کی کثرت کی وجہ سے واجب الاحترام تھا۔ ابوجہل اپنی بہادری اور جاہلانہ حکمت کی وجہ سے مکے کا سردار تھا۔ قریش اپنے نسب کی برتری پر نازاں تھے۔ بنوعدی جنگجوئی میں ممتاز تھے۔ بنو ہاشم کثرتِ تعداد کی وجہ سے مکے کے مالک تھے لیکن جن لوگوں کے پاس نہ خاندانی عظمت تھی، نہ دولت تھی، نہ زبان دانی کا فخر تھا، نہ وہ صورتِ زیبا کے مالک تھے۔ ایسے لوگوں کی حیثیت معاشرے میں سنگریزوں سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن جب اُس درِ یتیم ﷺ نے غارِ حرا سے اُتر کر نسخہ کیمیا کی چند آیات پیش کیں تو انہی کچلے ہوئے خستہ تنوں نے صدائے رسالت پر پڑھ کر لبیک کہی۔ جس طرح لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں کی نسبت چھوٹے چھوٹے ذرّے پہلے اُٹھ کر مقناطیس سے لپٹ جاتے ہیں اور مقناطیس کا حصہ بن کر اس کی کشش اور حجم بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح حضرت بلالؓ، حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ، حضرت سمیہؓ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت زید بن حارثؓ اور زمانے کے ستائے ہوئے اور ظلم وستم کے مارے ہوئے بیسیوں افراد نے اس ماہ عرب وعجم ﷺ کی حلقہ بگوشی اختیار کر کے آنے والے افراد کے لئے زمین پر جاوہ روش کی ایک کہکشاں سجا دی۔ اس وقت معاشرے کی اصلاح کے لئے بہت ضروری تھا کہ ظالم، جابر اور دولتمند لوگوں سے طاقت چھین کر انہیں بے حیثیت بنا دیا جائے تاکہ وہ مخالفانہ کردار ادا کرنے کے قابل نہ رہیں۔ آپ ﷺ نے طاقت کے مراکز بدلنے کے لئے معاشرے کی قدریں بدلیں۔ فتنہ گر اور سرکش انسان کی بجائے متقی اور پرہیزگار کو زمانے میں مکرم ومعزز قرار دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپ نے فرمایا: ”تم میں سے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے“ کیونکہ ”اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے۔“ اور جو اللہ کا دوست ہے وہی اس کے رسولِ مقبول ﷺ کا دوست ہے۔ اور جو اس کے پیغمبر کا دوست ہے وہی زمانے کا معزز اور بہترین انسان ہے۔ اس کے مقابلے میں کسی ابوجہل، کسی شیبہ، کسی بولہب، کسی ولید بن مغیرہ، کسی عبداللہ بن ابی، کسی دنیاوی عہدے اور معاشرتی اعزاز کی کوئی وقعت نہیں۔

حضور نبی آخرالزمان ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع میں بھی اس پالیسی کا برملا اعلان کیا تھا۔

”اے لوگو! خوب سن لو کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کسی قسم کی فضیلت حاصل نہیں ہے اور اگر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو تقویٰ کے سبب“۔

دربار شاہی میں جس ہنر کی قدرو قیمت ہو وہی قدریں سکہ رائج الوقت ٹھہرتی ہے۔ اگر تاجِ خسروی موسیقی کی لے پر جھوم اُٹھے تو درباروں میں سازندوں کی بہار آجاتی ہے۔ اگر امیر دربار شعروشاعری کا رسیا ہو تو مائیں شاعروں کو جنم دینا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر صاحبِ سلطنت پیشہ سپہ گری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہو تو قومیں سپاہیانہ جوش و جذبے سے معمور ہو جاتی ہیں۔ اگر علم مزاجِ خسروی کا خاصہ ہو تو قوم کے افراد حصول علم کو اپنی زندگی کا شعار بنالیتے ہیں۔ گویا شاہانِ وقت کا مزاج ہی قوموں کی تقدیر بن جاتا ہے۔

حضور امام الانبیا ﷺ نے نیکی، پارسائی، سچائی، دیانت، پرہیزگاری اور صلح جوئی کو قربِ خداوندی اور اپنی پسند کا معیار قرار دے کر معاشرے میں رائج کیا تو رضائے الٰہی کے متلاشی لپک لپک کر ان جواہر ریزوں کو اپنے دامن میں بھرنے لگے۔ انہوں نے تپتے ہوئے صحراؤں، جھلستے ہوئے پتھروں اور دہکتے ہوئے کوئلوں پر گھسٹنے اور جھلسنے کی قیمت پر بھی ان لعل و جواہر کو گلے لگا کر قافلہ انسانی پر سبقت حاصل کر لی۔ انہوں نے دولت، طاقت اور سیاست کے زعم میں مبتلا لوگوں کے سومنات مسمار کر کے اپنی شخصیت کے تاج محل تعمیر کر لئے۔ ایامِ جاہلیت کے بڑوں نے آپ کی نبوت کو اپنی بڑائی کے لئے خطرہ سمجھ کر ماننے سے انکار کر دیا جبکہ پسماندہ اور غریب طبقے اسلام قبول کر کے خدا کے لشکروں میں شامل ہو گئے۔ اُنہی میں سے بعض بڑے بڑے سپہ سالار بن کر اُبھرے۔ بعض نے علم و حکمت کے چراغ روشن کر کے زمانے کو منور کیا۔ بعض کلامِ خداوندی کے مفسر بن گئے۔ بعض پیغمبرِ خدا ﷺ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کے جانشین ٹھہرے۔ بعض نے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں روند ڈالیں۔ ان لوگوں نے انسان کے اندر پلنے والی بے ہمیت پر قابو پا کر کائنات کو انسان کے اصل روپ سے روشناس کرایا۔

طاقت کے مراکز بدلنے سے پورے معاشرے کا چلن ہی بدل گیا۔ بیٹیوں کو زندہ دفنانے والے ان کی پرورش پر فخر کرنے لگے۔ ڈاکو اور راہزن امانتوں کے محافظ بن گئے۔ جھوٹے بولنے والے صداقتوں کے علمبردار بن گئے۔ لات و ہُبل کے سامنے سجدے کرنے والوں نے خدا کو اپنا معبود قرار دے دیا۔ رقص و سرور کی محفلیں سجانے والوں نے قرآن خوانی کو اپنا شعار بنا لیا۔ صحراؤں کی خاک چھاننے والوں نے زمین و آسمان کی وسعتوں اور حکمتوں پر غور و فکر کرنا شروع کر دیا۔ عورت کو محض عورت سمجھنے والوں نے اسے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے رشتوں میں پرو لیا۔ شعر و شاعری کے رسیا ذکر و فکر میں ڈوب گئے۔ حسنِ ظاہر کے متلاشی حسنِ ازل کے دیدار میں کھو گئے۔ اپنے حسن و جمال کی نمائش کرنے والی عورتوں نے خود کو پردوں میں مستور کر لیا۔ جہاں خون کی ندیاں بہتی تھیں وہاں دودھ کی نہریں رواں ہو گئیں۔ اپنے سرداروں کے سائے سے لرزنے والوں نے بادشاہوں کے تخت روند ڈالے۔ نسلی اور خاندانی تفاخر میں زندگی گزارنے والوں نے اسلام کو اپنی پہچان بنا لیا۔ اونٹوں کی مہار تھامنے والوں نے کائنات کی زمامِ اقتدار سنبھالی۔ سینوں میں بھڑکتی ہوئی آتشِ غضب نے معطر پھولوں کا روپ دھار لیا اور دلوں کے سنگ پگھل کر صلح و محبت کی آبشاروں میں بہنے لگے۔ الغرض پورے معاشرے میں ایک ایسا زبردست سماجی انقلاب رونما ہوا جس نے ہر شخص کی کایا پلٹ دی۔ آپ ﷺ نے اس جنگجو، ظالم اور غیر محفوظ معاشرے میں زندگی کو محفوظ اور یقینی بنانے کے لئے مختلف قوانین وضع کئے۔ آپ ﷺ نے خرید و فروخت کے لئے ضابطے مقرر کئے کہ فروخت کی جانے والی چیز موقع پر موجود ہوتا کہ اس کا معائنہ کیا جا سکے لیکن وہ چیز فروخت کنندہ کے قبضے میں ہونی چاہیے تا کہ کوئی اس سے فریب نہ کر سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دو فریقوں کے درمیان کسی چیز کی خرید و فروخت کی بات چل رہی ہو تو کسی تیسرے فریق کو اس پر بولی لگانے کا حق نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر درخت پر لگے ہوئے پھل فروخت کر دیئے جائیں لیکن خریدار کے توڑنے سے پہلے ہی کسی قدرتی آفات سے تباہ ہو جائیں تو خریدار کو رقم واپس لینے کا حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی زمینوں کو تحفظ دینے کے لئے قانون بنا دیا کہ کوئی کسی دوسرے کی زمین پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کنوئیں کا پانی، خودرو گھاس اور آگ مشترک املاک ہیں۔ نہر کے بہتے ہوئے پانی کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہر کا پانی ساحلی کھیتوں کے سب مالکوں کی ملکیت ہے۔ البتہ ایک شخص اپنے کھیت میں آبپاشی کے لئے نہر کا پانی اس وقت تک روک سکتا ہے جب تک اس کے کھیت میں ٹخنوں تک پانی جمع نہ ہو جائے۔

آپ نے اولاد کے حقوق کا تعین کرنے کے لئے قانونِ وراثت ایجاد کیا۔ زمینوں اور جائیدادوں کو اجنبی لوگوں سے بچانے کیلئے حق شفع کا قانون لاگو کیا۔ معاشرے میں عورت کو باعزت مقام دلانے کیلئے نکاح اور نکاح کے لئے مہر کی ادائیگی کو یقینی بنایا۔ پھر کسی ناپسندیدگی کی صورت میں فریقین کو طلاق اور خلع کا اختیار عطا کیا۔ آپ ﷺ نے جانوں کے تحفظ کے لئے قتل و خونریزی کی سزا مقرر کی۔ عصمتوں کی حفاظت کے لئے رجم کا قانون نافذ کیا۔ آپ ﷺ نے سزا کے مقابلے میں معاف کر دینے کو رواج دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "منصف کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ غلطی سے مجرم کو بری کر دے بہ نسبت اس کے کہ وہ غلطی سے کسی کو سزا دے"۔ آپ ﷺ نے جرم کو روکنے کے لئے قصاص، دیّت اور خون بہا کے قوانین کی پابندی عائد کی۔ آپ ﷺ نے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو جنگ کا ایندھن بننے سے بچانے کے لئے قوانینِ جنگ وضع کئے۔ آپ ﷺ نے مذہبی راہنماؤں کو قتل کرنے، پھل دار سایہ دار درختوں کو کاٹنے اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی ممانعت کی۔ آپ ﷺ نے جھوٹی شہادت دینے، کسی پر الزام لگانے، جھوٹی تہمت لگانے، رشوت وصول کرنے اور زکوٰۃ وصول کرنے والے کو تحائف قبول کرنے سے منع فرما دیا۔ آپ ﷺ نے کمزوروں، ناداروں، غلاموں، مفلسوں کو تحفظ دینے کیلئے امراء کے خزانوں پر زکوٰۃ عائد کی۔ صدقات کو رواج دیا۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی۔ طالبعلموں، مسافروں اور قیدیوں پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ محفلوں کی حُرمت قائم رکھنے، اور محفل میں بیٹھے ہوئے افراد کی عزتِ نفس قائم رکھنے کے لئے یہ ضابطے مقرر کئے کہ بعد میں آنے والا لوگوں کے کندھے پھلانگ کر آگے جانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوشش نہ کرے۔ دوسروں کی موجودگی میں سرگوشیاں کرنے سے منع فرما دیا تاکہ تعلقات کے آئینے کو غلط فہمیوں کی خراشوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اسلام محض تعزیرات کا مجموعہ نہیں بلکہ آپ ﷺ نے جرم کی سزا دینے سے قبل جرم کی نوعیت معلوم کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی شہری کو ملزم قرار دینے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے قانون کا علم سکھایا جائے''۔ ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا ''بھوکے کو چوری کی سزا دینے سے پہلے یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ ملزم کی خوراک کا خاطر خواہ بندوبست موجود تھا''۔

آپ ﷺ نے مکمل طور پر گمراہ اور بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لئے ہر عمر، ہر طبقے اور ہر قسم کے فرد کے لئے حدود قیود متعین کیں۔ انسان کے ہر پہلو کی اصلاح اور درستی کے لئے محبت، ترغیب، سرزنش اور سزا کے قرینے وضع کئے۔ جس کے نتیجے میں وہ معاشرہ قیامت تک کے لئے ایک ایسا مثالی معاشرہ بن گیا کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے خود فرمایا: ''میرا زمانہ سب زمانوں سے بہتر ہے۔''

کائنات کے زمان و مکان کی وسعتیں اسلام کی قوتِ تسخیر کے سامنے ہیچ ہیں۔ زمین کی حدیں، اُفق کی پنہائیاں اور سمندروں کی گہرائیاں اس کی رفتار کے سامنے بے وقعت ہیں۔

# ''اسلام اور سماجی بہبود'' سے متعلق چند بنیادی امور

فلاح عامہ/ رفاہِ عامہ کے ضمن میں چند بنیادی تصورات ذہن نشین کرنے ضروری ہیں:

## اخلاص

انسانیت کی خدمت جاہ طلبی کے لئے نہ ہو بلکہ مقصود و مطلوب رضائے الٰہی ہو۔ اس خدمت کے بعد احسان جتلایا جائے اور نہ ہی ضرورت مند کو ذلیل و رسوا کیا جائے۔ خرچ کرنے والوں کی قرآن نے یہ خوبی بیان کی ہے:۔

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہو اس پر کوئی منت اور احسان نہیں جتلاتے اور اذیت نہیں پہنچاتے ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں محفوظ ہے اور انہیں کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رضائے الٰہی

عصر حاضر میں مختلف N.G.Os انسانی خدمت کے وسیع منصوبوں پر کام کر رہی ہیں۔ان کے کام اور اسلام کے تصورِ رفاہ میں نہایت لطیف فرق ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی لکھتے ہیں:۔

"موجودہ دور میں مغربی اقوام، سماجی اداروں کے ذریعہ اجتماعی ضروریات پوری کرنے کے معاملے میں بلندیوں تک جا پہنچی ہیں لیکن وہ خالص رضائے الٰہی کی خاطر، انسانی ہمدردی کے اس اونچے مقام تک نہیں پہنچ سکیں، جس تک اپنے دورعروج اور شوکت میں اُمت مسلمہ جا پہنچی تھی۔ بلکہ مغربی اقوام تو انسانی ہمدردی کا وہ مقام بھی حاصل نہیں کر سکیں جو اپنے دور وانحطاط میں امت مسلمہ کو حاصل تھا۔مغربی اقوام کے کارہائے خیر کے پیچھے ہمیشہ طلبِ جاہ، شہرت، پروپیگنڈا اور نام ونمود کے جذبات کام کرتے رہے ہیں جنہوں نے انہیں انسانی رفاہِ عامہ کے مختلف کاموں کی طرف مائل کیا لیکن امت مسلمہ کے پیش نظر بھلائی اور خیر کے تمام کاموں میں صرف ایک ہی مقصد رہا ہے یعنی حصولِ رضائے الٰہی۔خواہ یہ بھلائی کا کام لوگوں کے علم میں آئے یا نہ آئے۔اس بارے میں صلاح الدین ایوبی کی زندگی ایک بہتر نمونہ ہے جس نے اپنی تمام دولت کو رفاہِ عامہ کے کاموں میں خرچ کر دیا اور اور موجودہ مصر اور شام کے علاقوں کو رفاہِ عامہ کے اداروں، مساجد، مدارس اور سراؤں وغیرہ سے بھر دیا تھا۔لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی اپنے نام سے موسوم نہ کیا وہ ایسے اداروں کو اپنے فوجی افسروں، وزیروں، مددگاروں اور دوستوں کے نام سے موسوم کرتا تھا۔کارہائے خیر کے سلسلہ میں خالص رضائے الٰہی کا یہ بہت اونچا معیار ہے۔

## مفادِ عامہ

ایک دوسرا پہلو بھی قابلِ غور ہے کہ مغربی مما لک میں قائم ہونے والے اداروں سے استفادہ صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو اسی ملک کے باشندے یا شہری ہوں یا اس علاقے میں رہتے ہوں لیکن مسلمانوں نے جو ادارے قائم کئے تھے ان کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے تھے۔قطع نظر اس سے کہ اس کی قومیت کیا ہے، اس کی زبان کیا ہے یا اس کا مذہب کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے؟ نیز یہ کہ ہم نے اجتماعی فلاحی ادارے بھلائی اور اجتماعی کفالت کے ان وجوہ اور اسباب کے پیش نظر قائم کیئے جن سے آج بھی مغربی اقوام وقف نہیں ہیں اور یہ اسباب ہیں بھی ایسے جنہیں سن کر آج بھی انسان حیران رہ جاتا ہے اور ان سے معلوم ہو جاتا ہے کہ امت مسلمہ کے ہاں انسان دوستی کا تصور دوسری اقوام کے مقابلے میں زیادہ وسیع، زیادہ صاف اور زیادہ ہمہ گیر ہے۔

اس نکتہ نظر کی وضاحت اسلامی تاریخ میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے کردار سے کی۔ منصوری ہسپتال کا وقف نامہ ایک تاریخی دستاویز ہے جو رفاہِ عامہ کے پس پردہ محرکات کی وضاحت کرتا ہے۔ وقف نامہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

''بلند عزائم کو جن اعلیٰ ترین نیکیوں کے اجر کے مواقع ملتے ہیں وہ جن کارناموں اور اچھائیوں کے بہت زیادہ فوائد سمجھے جا سکتے ہیں جس قابل قدر بھلائی کا بے انتہا ثواب حاصل کرنے کے لئے کوئی سونے والا جاگ سکتا ہے اور جس افضل ترین بھلائیوں کی جانب کوئی متوجہ ہونے والا متوجہ ہوسکتا ہے یا کوئی کھڑا ہونے والا اُٹھ سکتا ہے تو وہ وہی بھلائیاں ہیں جن کے نتائج دائمی بھلائی کی شکل میں ہوں اور اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مسرتیں حاصل ہوں اور ان بھلائیوں کا ثواب آباؤ اجداد کو برابر ملتا رہے اور یہ کہ دوررس آرزؤں کے ساتھ ان کی بنیادیں تقویٰ کی پختہ اساس پر رکھی گئی ہوں۔''

## اُخروی کامیابی

ظاہر ہے کہ ایسی بھلائیاں اوقاف ہی ہیں جن کی بھلائی عام ہوتی ہے، جن کا اجر و ثواب ہمیشہ قائم رہتا ہے، جن کے فوائد بے اندازہ اور اُخروی اجر بہت قیمتی ہے۔ پس درحقیقت یہی نیکیاں ہی جنت ہیں اور یہی ایک ایسی قربانی ہے جس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ صدقہ ہے جو خوبصورت حوروں کا مہر ہے۔ یہ خیرات موتی اور مرجان دنیاوی ہی نہیں بلکہ اجر اُخروی کے سمندر بھی ہیں۔ ذرا یہ خیال کیا جائے کہ ایک بیکس مریض کے دل میں کس قدر خوشی دوڑ آتی ہے، ٹوٹے ہوئے دل کو کس طرح سہارا ملتا ہے؟ اور اسے پناہ دے کر علاج کر کے کس طرح بے نیاز کر دیا جاتا ہے؟ غرض اس کا ثواب اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قدر زیادہ ہے کہ جس کا اظہار الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے جس نے اپنے مولا غفور و رحیم کے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور آمدنی اور خرچ میں اس نے سے ایسا معاملہ کیا جو اس کے ظاہر و باطن دونوں سے واقف ہے اور اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیا اور نیکی کے میدان میں سب سے بازی لے جانے کو غنیمت جانا اور ایک بیمار مسلمان کو اس کے علاج و معالجے میں مدد دی اور اس کے رنج والم کو دور کیا جس کے صلہ میں اسے خالقِ کائنات کے دربار میں عذاب سے نجات ہوگی اور اس سے بڑھ کر یہ اُمید بھی کہ اللہ کے ہاں اسے مزید بلند مرتبے نصیب ہوں گے اور اسے اللہ کا قرب نصیب ہوگا، جہاں اسے کسی ظلم اور زیادتی کا خوف نہ ہوگا۔ غرض یہ ایک ایسی نیکی ہے جو اس کے تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہوگی اور اسے کوئی غم نہ رہے گا۔

## عوامی خدمت ناجائز ذرائع سے نہیں

اسلام یہ قطعاً پسند نہیں کرتا کہ انسانی خدمت کے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جنہیں اسلام جائز نہیں سمجھتا۔ باطل ذرائع آمدن سے کی گئی خدمت خلق اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت 912: کی وضاحت میں لکھتے ہیں: ''اس آیت نے اسلامی شریعت کا یہ مزاج واضح کر دیا کہ جو چیزیں اخلاقی اعتبار سے مضر ہیں اگر ان سے کوئی فائدہ بظاہر بنی نوع انسان کو پہنچنا بھی ہو یا پہنچایا بھی جا سکتا ہو جب بھی ان کے ضرر کے پہلو کے غلبہ کے سبب اسلام میں ان سے احتراز ہی واجب ہے مثلاً ہوسکتا ہے کہ کسی جگہ لوگ لاٹری ڈالیں تاکہ اس کی یافت سے ایک شاندار مسجد تعمیر کریں یا فلم اسٹاروں کا ایک امدادی شو منعقد کریں تاکہ اسکے ٹکٹ فروخت کر کے کسی مصیبت زدہ علاقے مسلمانوں کی مدد کریں۔

بظاہر یہ کام نیکی اور خدمت خلق کے ہیں لیکن اسلام نے اس نیکی کو جائز قرار نہیں رکھا کیوں کہ اس نیکی کے پردے میں جو بدی پرورش پاتی ہے وہ اس نیکی سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

# اسلامی معاشرے میں فرد کے حقوق و فرائض

اسلامی معاشرے میں فرد کے بہت سارے ایسے حقوق ہیں جو اُسے اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معاشرے کا رکن ہونے کی حیثیت سے حاصل ہیں۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُس کا تعلق کس مذہب سے ہے اور بہت سارے ایسے فرائض بھی ہیں جو اُسے ادا کرنے ہوتے ہیں۔اِن حقوق فرائض کے تناظر میں اسلامی معاشرے میں فرد کی اہمیت اور عظمت و بڑائی کو ایک ساتھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

## فرد کی عظمت اور بڑائی کی پہچان

سوشل ورک کے اصولوں میں سے ایک فرد کی عظمت اور بڑھائی کی پہچان ہے۔ ہر فرد کو تمام کائنات کا محور تصور کرنا ہے اسی اصول کے تحت فرد کی اپنی عظمت اور بڑائی ہوتی ہے جسے دوسروں کو تسلیم کرنا چاہیے۔ سوشل ورک کے اس اصول کی جڑیں اسلام میں ملتی ہیں اسلام فرد کو بہت عزت و تکریم فراہم کرتا ہے۔ یہ فرد کو زمین پر خدا کا نائب بناتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ (سورۃ البقرہ) کہ ''میں زمین پر اپنا نائب پیدا کر رہا ہوں''۔

سورۃ طٰہٰ میں انسانی عظمت ''پھر اس کے پروردگار نے چن لیا پھر اس کی طرف توجہ کی اور سیدھی راہ دکھائی'' ان الفاظ میں بیان ہوتی ہے۔

اسلام ایک اصطلاحی مذہب نہیں ہے مغرب میں مذہب کو بندہ اور اس کے درمیان معاملہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ صرف خدا اور اسکے بندہ کے درمیان رشتے کا ہی نہیں بلکہ یہ انسان کا دوسرے انسانوں کے ساتھ تعلقات کا نام بھی ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی واحدنیت اور حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا یقین دلاتا ہے۔ اسلام اس ایک خدا پر یقین رکھتا ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہی اس کا مالک اور مطلق العنان ہے۔

## قرآن پاک میں ارشاد

''جو کچھ زمینوں میں ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ سب خدا کا ہے''۔ اسلام کے ضابطہ حیات کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



1۔ایمان 2۔عمل

ایمان کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(ا)اللہ پر ایمان (2)فرشتوں پر ایمان (3)آسمانی کتابوں پر ایمان

(4)پیغمبران اسلام پر ایمان (5)آخرت پر ایمان

عمل سے مراد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے ادا کرنے سے ہیں۔اس کے علاوہ وہ اچھے اعمال ہیں جن کی تاکید کی گئی ہے۔

اسلام کے اہم مقاصد میں ایک ایسے معاشرے کا قیام شامل ہے جہاں انسان یا فرد پرامن طور پر زندگی گزار سکے۔اس کے ساتھ وہ اپنے ذاتی اور سماجی تعلقات کو بہتر بنا سکے۔ اس کے علاوہ معاشرہ کی ترقی میں جمہوری طریقے سے شرکت کر سکے۔اسلام کے سنہری اصولوں کے تجزیے سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ سوشل ورک کی اہم اقدار اور اصول اسلام سے ماخوذ ہیں۔

اسلام اور سماجی بہبود کا آپس میں کیا تعلق ہے۔سماجی بہبود کی اقدار و تصورات کے حوالے سے اسلام کیا تعلیمات دیتا ہے؟ کیا دورِ حاضر کے سماجی بہبود کا فلسفہ فکری اور علمی لحاظ سے اسلامی تعلیمات سے اخذ کیا گیا ہے؟ ان سوالات کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ سماجی بہبود کے فلسفہ اس کی اقدار کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے لہٰذا سماجی بہبود کے اصولوں اقدار و تصورات کا اجمالی جائزہ قرآن وسنت کی روشنی میں یوں کیا جا سکتا ہے۔

## مساوات کا اصول

مساوات کا اصول سوشل ورک کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔اسلام کے سنہری اصولوں میں بھی مساوات کو فضیلت حاصل ہے۔

بندہ صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## قرآن پاک میں ارشاد

''یقیناً ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر تمہارے قبیلے اور خاندان بنائے۔ تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے''۔

قرآن مجید میں ہے کہ ''مسلمان تو سب بھائی بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو''۔

## ارشاد نبوی ﷺ ہے

''کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ماسویٰ تقویٰ کے تمام لوگ برابر ہیں''۔

پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو تمہارا رب بیشک ایک ہے۔ تمہارا باپ آدم علیہ السلام ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر سرخ کو سفید پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ماسوائے تقویٰ کے''۔

پھر ایک جگہ کونین کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

''تم میں سے پہلی قومیں اس لئے برباد ہوئیں کہ وہ بڑوں کو (امارت و خاندان) کے لحاظ سے کوئی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ اور غریب بے بس اور مجبور کوئی جرم کرتا تو اُسے سزا دیتے''۔

وضاحت کے لئے مزید یہ کہ اسلام کی عبادات میں بھی مساوات کا ثبوت ملتا ہے جس کی وضاحت کے لئے حضرت علامہ اقبالؒ کے شعر کا سہارا لے رہا ہوں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوئے گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

## مثالیں

1۔ چوری کے سلسلہ میں قریش کی ایک عورت کا ہاتھ کاٹنا اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو اس کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا۔

2۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں میسرہ کے عیسائیوں کے درمیان معاہدہ ہوا۔ کہ عیسائیوں کی خانقاہوں اور گرجوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ ناقوس بجانے کی مخالف نہیں ہو گی۔ نہ ہی مذہبی تہوار پر صلیت نکالنے پر پابندی لگائی جائے گی۔ ان کے قلعے اور پناہ گاہیں بھی محفوظ ہوں گی۔ اس کے علاوہ بہت سی مثالیں ہیں جو خلفائے راشدین کے عہد میں ہمیں ملتی ہیں۔ جو مساوات پر دلالت کرتی ہیں۔

## حق خود ارادیت کا اصول

اسلام حق خود اردیت کے اصول پر یقین رکھتا ہے جس طرح سوشل ورک رکھتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے طریقہ کار اختیار کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ وہ اس لئے کہ وہ اپنی ضروریات وسائل ورمسائل کو دوسروں سے بہتر طور پر جانتا ہے۔ سوشل ورک کا یہ اصول بھی ہمیں اسلامی تعلیمات میں ملتا ہے۔ اسلام فرد کو آزادی سے کسی بھی عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن اچھائی اور برائی، نیکی اور بدی کے متعلق واضح کرکے۔

نبی اکرم ﷺ نے ''خطبہ حجتہ الوداع'' میں ارشاد فرمایا۔

''ہر فرد اپنے کیے کا ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم کا بیٹا اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں۔ انسان کے لئے اسی چیز کا حصول ہے جس کے لئے وہ حقیقتاً کوشش کرتا ہے''

قرآن میں ہے۔ اے لوگو!

''زمین میں جو چیزیں پاکیزہ وحلال ہیں ان کو کھاؤ''

مندرجہ بالا آیات اور احادیث کی روشنی میں اسلام کا فلسفہ خود ارادیت صاف ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزادی دی ہے کہ جو راہ وہ چاہے اپنا لے۔ لیکن یہ واضح بھی کر دیا کہ قیامت کے دن وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور اس کو سزا یا جزا دی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



چنانچہ حق خودارادیت کا یہ اصول اسلامی تعلیمات کا ہی حصہ ہے۔

## امداد باہمی

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”مومن وہ نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے“

پھر ارشاد فرمایا:

”وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں“

آخری خطبے میں ارشاد فرمایا:۔

”تمہارے مال و جان وعزت ایک دوسرے کے لئے اتنی ہی حرمت کا باعث ہیں جیسا کہ یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر ( مکہ ) تمہارے لئے مقدس ہیں“۔

”عنقریب تم خدا کے حضور پیش کیے جاؤ گئے اور تم سے تمہارے اعمال کا حساب ہوگا۔“

”خبر دار!“

”میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خدا کے نزدیک کوئی عمل خدمت خلق سے بڑھ کر مستحسن نہیں۔“

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

”ہر شخص اپنے اچھے اور برے اعمال کا ذمہ دار ہے۔“

قرآن مجید میں مزید ارشاد ہے کہ

”خدا ان لوگوں کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ نہ بدلنا چاہیں۔ کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسروں کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنا بوجھ اُٹھانے کے لئے کسی کو دے گا۔ تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اُٹھائے گا۔ اگرچہ اُس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔“

سوشل ورک کے طریقہ کار میں ضرورت مند افراد کی مدد اور راہنمائی کو اولیت حاصل ہے اسلام بھی ایک دوسرے کی مدد کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو خدا نے دولت عطا کی ہے اختیارات سے نوازا ہے۔ وہ ان افرد کی راہنمائی کریں جو لوگ ان سے محروم ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



قرآن پاک میں ارشاد ہے۔
''کوئی کام خدمت خلق سے بڑھ کر مستحسن نہیں''
حدیث مبارکہ ﷺ ہے کہ ''وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے''۔

## اسلام کے سماجی ادارے

اسلام میں سنہری اصولوں اور اقدار کے علاوہ کچھ سماجی ادارے بھی ہیں جو بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ ادارے دُکھی انسانیت کی خدمت اور فلاحی سرگرمیوں کو بڑھانے میں بے حد معاون ثابت ہوئے ہیں۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ادارہ سے مراد کوئی ایسی رسم یا عادت ہے جو کافی عرصے سے معاشرہ میں موجود ہو اور اگر بہت سارے افرادان میں ملوث ہوں تو اُسے ہم سماجی ادارے کا نام بھی دیتے ہیں ان اداروں کا عام طور پر تعلق مذہب سے ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں اسلام کے سماجی ادارے انتہائی شدومد کے ساتھ موجود ہیں۔ چند ایک کا ذکر مندرجہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

### 1- زکوٰۃ

یہ اسلام کا بنیادی ادارہ ہے۔ اسے مذہبی ٹیکس بھی تصور کیا جاتا ہے۔ یا مذہبی دولت ٹیکس کا نام دیا گیا ہے۔ ٹیکس امراء سے ان کی دولت کا مقرر کردہ 2.5 فیصد وصول کیا جاتا ہے تاکہ غریب اور ضرورت مند افراد کی مدد کی جاسکے زکوٰۃ کی وصولی کے پسِ منظر میں جو مقصد کارفرما ہے۔ وہ یہ کہ تمام دولت کو ایک یا چند ہاتھوں میں اکٹھا نہ ہونے دیا جائے۔ زکوٰۃ غربا کے سماجی تحفظ کی بھی ضمانت دیتی ہے۔ زکوٰۃ امراء سے وصول کر کے غرباء میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ سب سے اہم بات جو ہے وہ اس کی ادائیگی ہے۔ اور ادائیگی کے بعد وصول کرنے والوں کو کہاں خرچ کرنا ہے اسکی بھی تعلیمات دی گئی ہیں۔

### مصارفِ زکوٰۃ

اسلام میں زکوٰۃ جو کہ ایک فرض عبادت ہے۔ اس کا مقصد تہذیب نفس اور انفرادی و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اجتماعی فلاح عامہ ہے معاشرہ کے ضرورت مند افراد کی ہمدردی اور اعانت اور ان کی شریفانہ گزر بسر کے لئے زکوٰۃ کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اس کا ذکر کہیں ایمان باللہ کے ساتھ کہیں صلوٰۃ کے ساتھ، کسی جگہ آخرت کے ساتھ آیا ہے۔ علامہ یوسف القرضاوی زکوٰۃ کی اہمیت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں: ''زکوٰۃ کا حقیقی مقصد معاشرے کے غریب اور مفلوک الحال طبقے کو اتنا دینا ہے جس قدر دینے کی زکوٰۃ کی آمدنی میں گنجائش ہو، تاکہ ضرورت کے شکنجے سے نکل کر دائمی کفالت کے دائرہ میں داخل ہو جائے، جیسے تاجر کو مال تجارت، کاشت کار کو زمین اور دست کار کو اسباب و لوازمات فراہم کر دیئے جائیں''۔

پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں: ''جدید معیشت میں سماجی فلاح کا تصور بہت نیا ہے لیکن اسلام نے پہلے ہی دن سے فلاح اور فلاحی ریاست کا تصور پیش کیا اور زکوٰۃ کی شکل میں کمزور اور مجبور انسانوں کی ضروریات کی فراہمی کی ضمانت دی ہے۔''

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کئے ہیں۔

## 1- فقراء

فقیر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اپنی معیشت کے لئے دوسرے کی مدد کا محتاج ہو۔ آج کل جو فقیر ہمیں پیشہ ورانہ طور پر مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں وہ ان میں شامل نہیں ہیں۔

## 2- مساکین

مسکین وہ لوگ ہیں جو عام حاجت مندوں کی بہ نسبت زیادہ خستہ حال ہوں۔

مولانا مناظر احسن گیلانی الفقراء کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جو لوگ اتفاقی حالات کی وجہ سے معاشی ذرائع سے محروم ہو گئے ہوں وہ ''الفقراء'' ہیں مثلاً ناگہانی طور پر کسی بیماری کا حملہ ہوا اور علاج معالجہ میں کسی کا سارا سرمایہ ختم ہو جائے یا بیوپار اور کھیتی میں اسے نقصان پہنچا ہو۔

## 3- عاملین

وہ لوگ جو امام وقت کی طرف سے زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی چونکہ اپنا وقت اور توانائیاں خرچ کرتے ہیں لہٰذا یہ بھی اس کے حق دار ہیں۔

## 4-اسلام کی طرف مائل کرنے کیلئے المولفۃ القلوبہم

یعنی لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے بھی زکوٰۃ دینا درست ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ان کی چار قسمیں لکھی ہیں:

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جن کو رقم اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی مدد کریں۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کو رقم اس لئے دی جائے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے کہ ان کو رقم اس لئے دی جائے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔

چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کو رقم اس لئے دی جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے ان کے قریبی رشتہ دار، ان کے قبیلے کے لوگ، ان کے خاندان کے لوگ اسلام قبول کر لیں۔

## 5-فی الرقاب (غلاموں کو آزاد کروانے کیلئے)

اسلام نے غلامی کے انسداد کے لئے جہاں کوششیں کی ہیں وہاں یہ کوشش بھی کی کہ زکوٰۃ کی آمدنی سے ایک حصہ غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے متعین کر دیا۔ اس طرح مسلمان جنگی قیدیوں کو رہا کرانے کے لئے بھی یہ رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔

امین احسن اصلاحی کے بقول: ”یہاں فی الرقاب کے استعمال سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ ان کی بہبود اور ترقی کے ایسے کام بھی صدقات سے کئے جا سکتے ہیں جو ان کی فلاح اور حصول آزادی میں معین ہوں“۔

## 6-غارمین

وہ مقروض جن کے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ اس مد سے قرض حسنہ دینے کے قائل ہیں تا کہ کاروباری حالات کو بہتر بنایا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 7-فی سبیل اللہ

متقدمین کا اس پر تقریباً اتفاق ہے کہ اس سے مراد مجاہدین ہیں لیکن عصر حاضر کے علماء نے اس میں حد درجہ توسیع سے کام لیا۔ مفتی محمد شفیع نے اس طرزِ فکر کو سراسر غلط قرار دیا اور اسے اجماع امت کے خلاف بتایا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے بقول پوری ملٹری ایڈمنسٹریشن اس مد کے تحت آتی ہے۔

اسی طرح دین کی خدمت انجام دینے والے کارکنوں کو بھی ان کے وظیفے یا مشاہرے متعلقہ ادارے تنظیمیں اور مدارس وغیرہ ادا کر سکتے ہیں کیوں کہ اس صورت میں ان کی حیثیت عاملین کی ہوگی، اگر سوسائٹی کے افراد ان کو اس مال میں سے براہ راست دیں تو اس کی نوعیت امداد و اعانت ہوگی اور یہ مناسب بھی نہیں ہے۔ خدمات کی اُجرت کے لئے کسی بھی نظام کے تحت ہونا ضروری ہے۔

## 8-ابن سبیل

”وابن السبیل“ اس کا مستقل ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ مسافر، مجرد مسافر ہونے کی بنا پر اس بات کا حق دار ہوتا ہے کہ زکوٰۃ سے اس کو فائدہ پہنچایا جائے۔ مسافرت اس کو ایسی حالت میں ڈال دیتی ہے کہ قانونی اور اصطلاحی اعتبار سے فقیر نہ ہونے کے باجود بھی وہ ایک اجنبی جگہ میں اپنی بعض ضروریات کے لئے ایسا محتاج ہوتا ہے کہ اگر اس کی دست گیری نہ کی جائے تو وہ اپنے ذرائع سے غریب الوطنی میں ان کا کوئی انتظام نہیں کر سکتا۔ اس طرح کے لوگوں کے لئے سرائیں، مسافر خانے، قیام و طعام اور راہنمائی کے مراکز قائم کرنا بھی ان کاموں میں شمار ہے جن پر صدقہ اور زکوٰۃ خرچ کیا جا سکتا ہے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ بھی ”فی“ کے تحت بیان ہوا ہے جس سے یہ بات نکلتی ہے کہ مسافروں کی سہولت اور آسائش کے تمام ضروری کام اس میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس سے Tourist Traffic کا پورا انتظام مراد لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ”اس میں سڑکوں کا بنانا، پلوں کی تعمیر اس میں پولیس کا انتظام کرنا گزرنے والوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جان و مال محفوظ رہے۔ اسی طرح بازاروں کی نگرانی کہ وہاں پر دغا اور فریب نہ ہو، غذا اور صحت کے لئے مضر نہ ہو وغیرہ وغیرہ یہ سب ابن السبیل کے لفظ کے تحت آ جائیں گے۔

محمد اسد نے ابن السبیل کے لئے (A political exile or refugee) کی تعبیر اختیار کی ہے۔

## صدقہ وخیرات

مختلف صورتوں میں غریبوں اور ضرورت مند افراد کی مدد کرنے کو مختلف مذاہب میں مختلف نام دیے گئے ہیں۔

ہندو مذہب میں اسے دھان یا پان اور اسلام میں اسے خیرات یا صدقہ کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی قانوناً کم از کم مقدار ہے، جو ہر صاحب نصاب مسلمان کے ذمہ لازم ہے لیکن قرآن نے اس قانونی فریضہ کے علاوہ بھی مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے ''انفاق فی سبیل اللہ'' کی ترغیب دی ہے۔

## زکوٰۃ، صدقات باہمی اعانت کی عملی تدبیر

زکوٰۃ اور صدقات کے مصارف کا بڑا حصہ غریبوں اور حاجتمندوں کی امداد ہے۔ انسانیت کا یہ وہ طبقہ ہے جس کے ساتھ تمام مذہبوں نے ہمدردی کی ہے اور اس کی تسلی اور تسکین کے لئے دوسری دنیا کی توقع اور امید کے بڑے بڑے خوش آئند الفاظ استعمال کیے ہیں لیکن یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی زندگی کی یہ تلخی محض مذاہب کی شیریں کلامی سے دور نہیں ہوسکتی۔ محمد رسول اللہ ﷺ دنیا کے پہلے اور آخری پیغمبر ہیں جنہوں نے اس طبقہ کے ساتھ اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا اور اس کی تکلیفوں اور مصیبتوں کو کم کرنے کے لئے عملی تدبیر جاری اور نافذ فرمائی۔ خود اپنی زندگی غریبوں اور مسکینوں کی صورت سے بسر کی اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینوں ہی کے زمرہ میں میرا حشر کر، آپ کے گھر کا چبوترہ (صفّہ) غریبوں اور مسکینوں کی پناہ کا سایہ تھا، وہی آپ کی بزمِ قدس کے مقرب درباری اور اسلام کے معرکوں کے مخلص جانباز تھے آپ کی نظر میں کسی انسان کی غربت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تنگدستی اس کی ذلت اور رسوائی کے ہم معنی نہ تھی، نہ دولت و امارت عزت و وقار کے مترادف تھی بلکہ صرف نیکی و پرہیزگاری، فضیلت و بزرگی کا اصلی معیار تھی، حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ مبارک ہیں جو دل کے غریب ہیں، کیونکہ آسمان کی بادشاہت الٰہی کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے زیادہ اختصار و ایجاز کے ساتھ اس مطلب کو ادا فرمایا: جو دولتمند ہیں وہی غریب ہیں۔

پھر خوشخبری دی کہ غریب (جن کو خدا کے آگے اپنی کسی دولت کا حساب نہیں دینا ہے) دولت والوں سے 40 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اسلام نے ان روحانی تسلیوں اور بشارتوں کے ساتھ جو مزید کام کیا وہ ان کی دنیوی تکلیفوں اور مصیبتوں کو کم کرنے کی عملی تدبیریں ہیں۔ جن کا نام صدقہ اور زکوٰۃ ہے اس کی تعلیم نے اس عملی ہمدردی اور اعانت کو صرف اخلاقی ترغیب و تشویش تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس کے لئے دو قسم کی تدبیریں اختیار کیں، ایک یہ کہ ہر مسلمان کو نصیحت کی جس سے جتنا ہو سکے اپنی دولت سے ان کی مدد کرے، یہ اخلاقی خیرات ہے، جس کا نام قرآن کی اصطلاح میں "انفاق" ہے لیکن چونکہ یہ اخلاقی خیرات ہر شخص کو اس ضروری نیکی پر مجبور نہیں کرتی اس لئے ایک مقدار معین کی اور مالک پر ایک ایسا قانونی محصول عائد کیا جس کا سالانہ ادا کرنا اس کا مذہبی فرض ہے اور اس مجموعی رقم کا بڑا حصہ غریبوں اور محتاجوں کی امداد و اعانت کے لئے مخصوص کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس تعلیم کو ایک ناقابل تغیر دستور العمل کے طور پر اپنی اُمت کو ہمیشہ کے لئے سپرد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے معاذ بن جبل کو اپنا نائب بنا کر یمن بھیجا تو حید اور نماز کے بعد جس چیز کا حکم دیا وہ یہی زکوٰۃ ہے پھر اس کی نسبت سے ان کو یہ ہدایت فرمائی کہ" وہ ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔"

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی ہدایت کے بموجب ان دونوں قسموں کی خیراتوں پر اس شدت سے عمل کیا کہ جو استطاعت نہ بھی رکھتے تھے، وہ بازار جا کر مزدوری کرتے تھے، تا کہ جو رقم ہاتھ آئے وہ غریب و معذور بھائیوں کی اخلاقی اعانت میں خرچ کریں اور اس معاملہ میں خود آپ نے یہاں تک اس طبقہ کی دلجوئی کی کہ فرمایا: اگر کسی کے پاس کچھ اور نہ ہو تو لطف و مہربانی سے بات ہی کرنا اس کا صدقہ ہے۔ اس سے زیادہ یہ کہ اس کی بھی ممانعت کی گئی کہ جو تمہارے سامنے ہاتھ پھیلائے اس کو سختی سے واپس نہ کیا کرو۔ خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے تعلیم دی (ترجمہ) تو یتیم کو دبایا نہ کر اور نہ مانگنے والی کو جھڑک۔

اس لطف اور اس دلجوئی کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ نے خدا کے حکم سے انسانیت کے قابل رحم طبقہ کی چارہ نوازی فرمائی اور ہم کو باہمی انسانی محبت اور ایک دوسرے کی مدد کا سبق پڑھایا اگر یہ حکم صرف اخلاقی حیثیت سے یا صرف مبہم طریقہ سے ہوتا یا سب کو سب کچھ دے ڈالنے کا عام حکم دے دیا ہوتا تو کبھی اس پر اس خوبی، اس نظام اور اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوسکتا اور آج بھی مسلمانوں کے سامنے یہ راہ کھلی ہوئی ہے اور کچھ نہ کچھ ہر جگہ اس پر عمل ہے ہی، یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں اگر امیر کم ہیں تو ویسے غریب محتاج بھی کم ہیں جیسے دوسری قوموں میں نظر آتے ہیں تاہم افسوس ہے کہ ایک مدت سے مسلمانوں کا یہ نظام سخت ابتری کی حالت میں ہے اور اس کی تنظیم کی طرف سے غفلت برتی جارہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا ہر قسم کا فلاحی کام منتشر و پراگندہ ہے۔

## قرض حسنہ کے نظام کا قیام

سود کو حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ اسلام نے امیر لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ضرورت مند افراد اور غرباء کی مدد سود سے پاک قرضہ کے ذریعے کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ قرض دینے والے اس وقت تک قرضہ کی واپسی کا تقاضا نہ کریں جب تک وہ قرضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو جائیں، اس کو اسلام قرضِ حسنہ کا نام دیتا ہے۔

## قرض حسنہ

امداد باہمی کے لئے قرآن کریم نے قرض حسنہ کی اصطلاح استعمال کی ہے:

(ترجمہ) کون ہے جو (اپنا مال) اللہ تعالیٰ کو بطور قرضہ حسنہ دے اور اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا دے اس کے مال کو اس کے لئے (اس کے علاوہ) اسے شاندار اجر بھی ملے گا۔

یعنی اللہ کی راہ میں جو مال تم خرچ کرو گے اس کی حیثیت قرض کی ہوگی جسے قرض دیا جاتا ہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس کو واپس کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مفسرین نے قرض حسنہ کی دس شرائط بیان کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1۔ مال کے بہترین حصہ میں سے دیا جائے۔
2۔ ایسے اموال میں سے جس کی انسان کو ضرورت ہو۔
3۔ شدید ضرورت منداور محتاج افراد کو دیا جائے۔
4۔ پوشیدہ ہو تو بہتر ہے۔
5۔ احسان جتلایا جائے اور نہ تکلیف پہنچائی جائے۔
6۔ اخلاص اور حسن نیت سے دیا جائے۔
7۔ جو کچھ دیا جائے اسے کم سمجھا جائے خواہ بہت ہو۔
8۔ ایسے مال سے دیا جائے جو محبوب ہو۔
9۔ اپنے آپ کو مالک مال نہ سمجھے بلکہ عمل تقسیم میں خالق اور محتاج کے درمیان واسطہ سمجھے۔

## وقف

اسلام کا ایک اہم ادارہ ہے۔ وقف سے مراد کسی جائیداد سے مستقل دستبرداری ہے جو ایک مسلمان تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے دیتا ہے۔ وقف جائیداد کسی مذہبی تعلیمی یا کسی فلاحی ادرے کی تعمیر یا اجراء کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔

## بیت المال

بیت المال کو اسلامی ریاست میں قومی خزانے کو کہتے ہیں جس میں زکوٰۃ اور دیگر قومی مالیے یکجا کئے جاتے ہیں اور ضرورت مند افراد کی مدد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیت المال صرف ایک قومی مالیہ وصول کرنے کا ادارہ نہیں بلکہ یہ ایک سماجی تحفظ کا نام بھی ہے۔ بیت المال میں قومی دولت کو قومی امانت تصور کیا جاتا تھا۔ یہ کسی فرد واحد کی جائیداد نہ تھی۔ خلیفہ شوریٰ کی منظوری کے بغیر اس کو تصرف میں نہیں لا سکتا تھا۔ اگر فقط زکوٰۃ کی رقم سے غرباء کی امداد نہ ہو سکتی تو یہ بیت المال کی ذمہ داری تھی کہ ریاست کے تمام ضرورت مند افراد کی مدد کی جائے۔ ابن ہیثم کا ایک قانون ''المال'' تھا جو بچوں اور محروموں کو باقاعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وظیفہ بیت المال سے لے کر دیتا۔

## فطرانہ

امراء اور صاحبِ استطاعت لوگوں کے لئے اس کا ادا کرنا لازم ہے جو عید الفطر کے دن غرباء کو دیا جاتا ہے اس کا مقصد غرباء کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنا ہے۔

المختصر مندرجہ بالا بیان کی گئی بحث سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ اسلامی اصول جو اسلام کے سماجی اداروں میں ہمیں ملتے ہیں وہ سوشل ورک کے اصولوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

اسلام ماڈرن سوشل ورک سے بھی یقیناً کئی قدم آگے ہے کیونکہ اسلام نے سوشل ورک کی طرح ذہنی سماجی اور اقتصادی بہبود کے ساتھ ساتھ فرد کی روحانی اور اخلاقی بہبود کا انتظام بھی کیا ہے:۔

کیونکہ ''اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں ہر زمانے (ماضی، حال اور مستقبل) کا ساتھ دینے کی بطریق احسن گنجائش موجود ہے''۔

# اسلام میں باہمی تعلقات کے ادارے

معاشرہ کے افراد کے باہمی تعلقات پر ہی معاشرے کا دارومدار ہے۔ ماہرین عمرانیات معاشرے کو ''باہمی تعلقات'' کا ہی نام دیتے ہیں۔ اگر لوگوں کے باہمی تعلقات ٹھیک ہوں گے تو معاشرہ ترقی کرے گا اور امن وسکون ہوگا۔ اسلام میں باہمی تعلقات کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ میں اس بات کا ذکر ملتا ہے۔ یہ اسلام کا ہی آفاقی نظامِ معاشرت ہے جس نے اسے ''حقوق العباد'' کا نام دیا۔ اور حقوق العباد کی تاکید حقوق اللہ کے مقابلے میں بہت سخت کی ہے۔ دوسروں کی خیر خواہی اور نقصان نہ پہنچانا بھی عین عبادت ہے۔ اگر ہم دوسروں کی خیر خواہی پسند اور بدخواہی نہ پسند کریں تو معاشرے میں چوری، رشوت، خیانت، چالبازی وغیرہ ختم ہو جائیں گی۔ اسلام نے انہیں حرام قرار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔یہی چیزیں تعلقات کا بگاڑ بنتی ہیں۔

حقوق العباد کی ابتداء انسان کے اپنے ہی گھر سے ہوتی ہے۔نوزائیدہ بچے کے اس دنیا میں آنے کا استقبال اس کے رشتہ دار کرتے ہیں۔اور بڑا ہو کر وہیں سے وہ عادات واطوار سیکھتا ہے۔اسی کو انسان کے تعلقات کی ابتداء قرار دیا جا سکتا ہے۔ایک فرد پر بیوی بچوں کی پرورش اور نگہداشت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور گھر میں بیوی کا معین کردار ہوتا ہے۔

اسلام نے معاشرتی تعلقات کی حدود متعین کی ہیں تا کہ باہمی تعلقات خوشگوار رہیں اور فروغ پائیں۔اس کی راہ میں حائل ممکنہ رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے پیشگی منصوبہ بندی کی ہے۔مثلاً

## 1-ناجائز شادیوں سے پرہیز

جن مردوں اور عورتوں نے گھل مل کر رہنا ہے ان سے رشتہ ازدواج ممنوع بلکہ حرام قرار دیا جس میں بہنیں، مائیں، خالائیں وغیرہ شامل ہیں تا کہ مقدس رشتوں سے تعلقات خراب نہ ہوں اور انکا احترام برقرار رہے جس سے تعلقات کی خوشگوار فضا قائم رہتی ہے۔

## 2-جائز طریقے سے شادی

حرام اور مقدس رشتوں کے علاوہ جائز طریقے سے شادی بیاہ کا حکم دیا تا کہ انسانی فطرت کی تکمیل ہو اور وہ غلط کاریوں سے بچے رہیں۔

## 3-اولاد کو وراثت دو

وراثت کا قانون عطا فرما کر اسلام نے انسانوں پر بڑا احسان کیا ورنہ روز لڑائی جھگڑے کی کیفیت رہتی۔

## 4-دوسروں سے تعلقات

اسلام نے دوستوں اور پڑوسیوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا ہے۔فرقہ پرستی، رنگ ونسل کا امتیاز، دولت کی بنا پر تفریقیں وغیرہ سب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک دم مسترد کیا گیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

# اسلام میں سماجی تعلقات کے ادارے

## خاندان

یہ ایک اہم اور قدیم ترین سماجی ادارہ ہے فرد کے لئے خاندان کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں کیونکہ فرد کی شخصیت کی نشوونما تعلیم و تربیت، محبت و ہمدردی، تحفظ جان، معاشی تحفظ کی تکمیل اسی کی بنا پر ممکن ہے۔ خاندان افراد کو بگاڑنے اور بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے مضبوط خاندانی تعلقات پر زور دیا ہے۔ افراد نہ صرف ایک خاندان کی پیداوار ہوتے ہیں بلکہ معاشرے میں بھی اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ خاندان فرد اور معاشرے کے درمیان ایک اہم کڑی ہے اور اس کی مضبوطی افراد اور معاشرے کے تعلقات کی مضبوطی کی علامت ہے۔

خاندان کی اکائی اولاد ہے اور اولاد کی بقا اور اس کی بہتری کا حکم یوں ہے کہ ’’اپنی اولاد کو فقر اور بھوک کے خوف سے مار نہ ڈالو، ہم ان کو اور تم کو دونوں کو روزی دیتے ہیں۔ ان کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے۔‘‘

حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ

’’اولاد کا قتل شرک جیسے بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔‘‘

## خاندان کو جہنم سے بچانے کی تدبیر اور اسلام

’’اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔‘‘

## خاندان اور نبی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمانوں میں بھی خاندانی اور خاندان کو بڑی اہمیت دی ہے۔

’’وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خاندان کی بنیاد والدین پر ہے ان کو اسلام یوں تحفظ دیتا ہے کہ

''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں ''اُف'' تک نہ کہو اور نہ ہی درشتی سے پیش آؤ''۔

## سورۃ البقرہ میں ہے

''اور وہ اللہ کی محبت میں قریبی رشتہ داروں کو مال دیتے ہیں۔''

''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرو۔''

''کسی شخص کا کمال یہ نہیں ہے کہ وہ حسن سلوک کا جواب حسن سلوک سے دے، بلکہ کمال یہ ہے کہ اس کے رشتہ دار اس سے بدسلوکی کریں اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش آئے۔''

''اپنی قرابت کو تازہ کرتے رہو، چاہے سلام کے ذریعے ہی ہو۔''

یہ حقیقت و حسن صرف اسلام ہی کے پاس ہے کہ جس نے والدین اور اولاد کو جہاں کچھ حقوق عطا فرمائے ہیں وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد کر دی ہیں تا کہ خاندان جیسا اہم ادارہ پھولے پھلے اور نتیجتاً معاشرے کی بہبود ہو۔ اسلام رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین اس لئے بھی کرتا ہے کہ محبت بڑھے اور نفرت ختم ہو کیونکہ نفرت سے مسائل بڑھتے ہیں۔

## والدین کی ذمہ داری اور اولاد کا فرض

اسلام نے والدین کو اپنی اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اور اولاد پر فرض کیا کہ وہ والدین کی خدمت اور عزت کرے۔

نکاح مختلف رفاقتوں کا وسیلہ ہے اور اسلام میں ہے کہ بلا وجہ نکاح سے اجتناب گناہ ہے۔ اور ممکن ہو تو خاندان یا خونی رشتے داروں کو ترجیح دی جائے جو (خاندان) ہمیں حقوق

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



وفرائض کی ادائیگی کی تربیت دیتا ہے اور تہذیب وتمدن کی پہلی منزل ہے۔

## مسجد

وسیع تر تعلقات مسجد کی بدولت ممکن ہیں۔ یہ ایک اجتماعی ادارہ ہے۔ جو یادِ خدا کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کا بھی یقین دلاتا ہے اور یہی خوفِ خدا تعلقات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مسجد میں تمام بالغ مسلمانوں کے لئے نماز پنجگانہ فرض ہے۔ جس سے ایک دوسرے سے شناسائی اور تعلقات فروغ پاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہمدردی اور اپنائیت کے جذبات پائے جاتے ہیں اور خدمت انسانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مساجد نئی نسل کو تربیت دے کر اچھے شہری بناتی ہیں۔ مسجد افراد کو احساس ذمہ داری، پابندی وقت، تعلیم ومساوات اور اصلاح معاشرہ کا درس دیتی ہے۔ مسجد کا تصور صرف عبادات تک ہی نہیں بلکہ اس کا مقام بڑا اعلیٰ اور ارفا ہے۔ مسجد میں ہر قسم کا دنیوی مسئلہ زیر بحث لایا جاسکتا ہے اور اس کا حل سوچا جاسکتا ہے اور یہیں سے انسانی تعلقات سنورتے ہیں۔

## مسجد قرآن مجید کی روشنی میں

’’(روشنی) ہے ان گھروں میں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اُس کا نام لیا جائے۔ وہ اس میں اس کیلئے تسبیح کرتے ہیں۔‘‘ (سورۃ نور)

’’یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ مکرمہ میں ہے اور یہ تمام جہانوں کیلئے ہدایت کا مرکز ہے۔‘‘ (سورۃ آل عمران)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

’’بے شک مساجد کو صرف اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہی تعمیر اور آباد کرتے ہیں۔‘‘ (سورۃ توبہ)

’’اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو مساجد میں آنے سے منع کرتا ہے۔‘‘ (سورۃ البقرہ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## مسجد کا مقام احادیث نبویؐ کی روشنی میں

''اللہ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مقامات مساجد ہیں۔''

''دنیا کے بدترین مقامات بازار اور بہترین جگہیں مساجد ہیں۔''

''مسجدیں جنت کے باغات ہیں۔''

''جس شخص کو مسجد سے محبت کرتے اور اس کی خدمت کرتے دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی شہادت دو۔''

جو میری اس مسجد میں اچھی نیت سے آتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مانند ہے۔''

''مسجد کا کوڑا کرکٹ صاف کرنا حسین آنکھوں والی حُور کا مہر ہے۔''

صبح وشام مسجد کی طرف دوڑنے والوں کیلئے اللہ صبح وشام مہمانی کا سامان تیار کرتا ہے''۔

''مسلمانوں میں بعض لوگ وہ ہیں جو مسجدوں میں جمے رہتے ہیں اور وہاں سے ہٹتے نہیں ہیں۔ فرشتے ایسے لوگوں کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہوجائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اگر بیمار پڑ جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی کام میں لگے ہوں تو فرشتے اُنکے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ مسجد میں بیٹھنے والا اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔''

''جو آدمی گھر سے وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے اور صرف نماز ادا کرنے کیلئے ہی جاتا ہے، جب یہ آدمی مسجد میں پہنچتا ہے تو اللہ اس شخص کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ گھر والے کسی عزیز کے سفر سے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔''

''جس نے اہتمام کے ساتھ وضو کیا، اور زحمت کے موقع پر بھی اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف روانہ ہوا، مسجد میں نماز پڑھی اور پھر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھ گیا، تو ایسا شخص گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے گویا کہ اس نے آج ہی جنم لیا ہے۔ یہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور بھلائی پر ہی اس کا خاتمہ ہوگیا۔''

غرض کہ مساجد اسلامی تحریکات اور تنظیمات کا صدر مقام ہیں یہاں عبادت بھی ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے اور تربیت بھی۔ تعلیم بھی دی جاتی ہے اور تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔ دفاع وطن کے لئے جہاد کی تیاری کا منبع بھی یہی ہیں۔ مختصر یہ کہ اگر اس پلیٹ فارم کو صحیح طریقے پر استعمال کیا جائے تو سماجی بہبود کے نمایاں کارنامے انجام پا سکتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس ادارے کو استعمال میں لا کر اس سے عظیم الشان مقاصد حاصل کئے گئے ہیں۔

المختصر و الجامع اسلام کی تعلیمات دنیا و آخرت کی کامیابی کی یقینی کنجی ہیں جن کو استعمال کر کے فلاح و بہبود کے دروازے کھولے جا سکتے ہیں۔

## ہمسائیگی

ہمسائے ان افراد پر مشتمل ہیں جو ہمارے گھر کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے بیس گھر تک دائیں اور بائیں جانب کے گھروں پر مشتمل افراد ہمسایہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمسایہ سے تعلقات کی اہمیت واضح ہے کیونکہ ایک فرد کے بعض ایسے امور جن سے دوسروں کی شناسائی نہیں ہو سکتی، پڑوس والے جانتے ہیں۔ پڑوسی تعلقات کے سلسلے میں حکم ہوتا ہے۔

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے شر سے اس کے ہمسایہ غیر محفوظ۔''

اس طرح واضح کر دیا ہے کہ ہمسایہ سے ہر قیمت پر تعلقات بحال اور خوشگوار رکھو تا کہ ایک دوسرے کے کام آ سکو۔ ہمسایہ کے متعلق ہے کہ یہ سب رفاقت، ہمدردی اور بھلائی کے مستحق ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ:۔

''مجھے ہمسایہ کے بارے میں اتنی تاکید کی گئی تھی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ شاید اسے وراثت کا حصہ دار بنا دیا جائے گا۔''

اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائے تین قسم کے ہیں۔

''وہ جو رشتہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ ہمسائے بھی ہیں۔

''وہ لوگ جو قرب و جوار میں تو بستے ہوں مگر رشتہ دار نہ ہوں۔

''عارضی ہمسائے ان میں ہم نشین دوست بھی ہیں اور ایسے افراد بھی جن کے ساتھ سفر کا موقع ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ہمسایوں کے حقوق احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

’’وہ شخص کامل مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔‘‘

’’اے ابوذرؓ جب تو شوربا پکائے تو کچھ پانی زیادہ کر دے اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر۔‘‘

’’جو شخص اللہ اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔‘‘

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’جبرائیل مجھے ہمسایہ کے بارے میں یہاں تک تاکید کرتے ہیں کہ میں سمجھا اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے گا۔‘‘

’’تو نے ہمسایہ کے کتے کو پتھر مارا تو ہمسایہ کو دُکھ دیا۔‘‘

’’اگر ہمسایہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اگر تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کر اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہو تو اُسے پورا کر۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

1- سوشل ورک اور اسلام کا تقابلی جائزہ لیں نیز اسلامی معاشرہ میں فرد کے حقوق و فرائض بیان کریں؟

2- اسلام میں فرد کی عظمت اور بڑائی کے اصول پر روشنی ڈالیں نیز اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سوشل ورک کے اصولوں کی وضاحت کریں؟

3- اسلام میں سماجی تعلقات کے اداروں (خاندان، مساجد، ہمسائیگی) کے وظائف بیان کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 3

# سوشل کیس ورک

1- بنیادی طریقہ کار، سوشل کیس ورک

2- سوشل کیس ورک کی تعریف اور تشریح

3- سوشل کیس ورک کے مقاصد اور اجزاء

جیسے فرد، مسئلہ، جگہ، پیشہ ور نمائندہ، طریقہ کار

4- سوشل کیس ورک کے اصول، مراحل، میدان عمل

5- سوشل کیس ورک میں پیشہ ور نمائندہ کا کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 3

## سوشل ورک کے طریقہ کار

جس طرح کسی بھی کام کے مختلف طریقے ہوتے ہیں اسی طرح سوشل ورک بھی چونکہ ایک کام ہے لہٰذا اس کے بھی کرنے کے مختلف طریقہ کار ہیں۔ جن کو ہم سوشل ورک کے طریقہ کار کا نام دیتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی معاشرے میں رہتے ہوئے انسان تین حیثیتوں سے زندگی گزارتا ہے ایک ذاتی حیثیت سے دوسری گروہی اور تیسری اجتماعی حیثیت سے۔ ذاتی حیثیت میں فرد کی اپنی ذات اپنا جسم اپنی نفسیات اپنا روزگار اپنی پسند ناپسند اور بہت سی چیزیں اور پہلو ہیں جن کا تعلق براہ راست اُس کی ذات سے ہوتا ہے۔ گروہی حیثیت میں فرد کا اپنا خاندان ہوتا ہے اُس کے علاوہ اپنے دوست احباب شامل ہوتے ہیں مزید یہ کہ فرد اپنے پیشہ وارانہ فرائض کی وجہ سے کسی نہ کسی گروہ سے وابستہ ہوتا ہے تیسری حیثیت فرد کی اجتماعی حیثیت ہے جس میں وہ مخصوص آبادی کے ساتھ مل کر اجتماعی زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔

انہی تین حیثیتوں میں زندگی گزارتے ہوئے فرد کو تین قسم کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے جنہیں ہم فرد کے انفرادی یا ذاتی، گروہی اور اجتماعی مسائل کا نام دیتے ہیں ان تین قسم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ماہرین سوشل ورک نے تین بنیادی اور تین ثانوی طریقے واضح کیے ہیں ان تین بنیادی اور تین ثانوی طریقوں کو ہم مندرجہ ذیل ناموں سے پکارتے ہیں۔

### بنیادی طریقہ ہائے کار

1- سماجی انفرادی بہبود / سوشل کیس ورک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



2- سماجی گروہی بہبود/ سوشل گروپ ورک

3- جماعتی ترقی/ کمیونٹی ڈویلپمنٹ

## ثانوی طریقہ ہائے کار

1- سماجی تحقیق یا سوشل ریسرچ

2- سماجی فلاحی انصرام یا سوشل ویلفیئر ایڈمنسٹریشن

3- سماجی عمل یا سوشل ایکشن

بنیادی اور ثانوی طریقہ ہائے کار میں فرق کا موازنہ

1- بنیادی طریقہ ہائے کار کو Direct Method یا بلاواسطہ طریقہ کار کہا جاتا ہے۔ ان طریقوں میں سوشل ورکر، فرد یا افراد کے مسائل کو حل کرنے کے لئے راہ نمائی مہیا کرتا ہے جبکہ فرد یا افراد سے اس کا واسطہ Direct یا براہ راست ہوتا ہے۔

2- ثانوی طریقہ ہائے کار کو Indirect طریقہ کار کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ہائے کار سوشل ورکر کی صلاحیتوں، کارکردگی اور تجربے میں اضافے کی وجہ بنتے ہیں مثلاً سوشل ریسرچ معلومات کا خزانہ ثابت ہوتی ہے۔

سوشل ورک کے طالب علم ہونے کی بنا پر ہم جانتے ہیں کہ سوشل ورک افراد کی مدد کرنے کا ایک مربوط سائنسی طریقہ کار ہے جس کے ذریعے افراد کی ذاتی یا گروہی اور سماجی یا اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد کی جاتی ہے۔

عظیم یونانی مفکر ارسطو نے کہا تھا کہ (Man is a Social Animal) اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان مل جل کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں کیونکہ کوئی انسان اکیلا اس قابل نہیں جو اپنے تمام مسائل خود ہی حل کر سکے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو انفرادی سماجی بہبود کا نظریہ اپنی جگہ پر خاص اہمیت کا حامل ہے اور اس کی وجہ ومنطق یہ ہے کہ بعض افراد جماعتی طور پر یا گروہی کی صورت میں اپنے مسائل کو اچھی طرح بیان نہیں کر سکتے۔ اس لئے سوشل ورکر کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ فرد کو اپنے مسائل حل کرنے کی انفرادی طور پر راہنمائی مہیا کرے سماجی کارکن کا کام سائل کے بارے میں ایسے حالات کو Create کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ جس سے فرد اپنے مسائل کو اپنے ہی وسائل سے حل کر سکے اور فرد کو اس قابل بنا دیا جائے کہ فرد میں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا عنصر نمایاں ہو جائے۔ اور اس میں احساس کمتری کا عنصر بالکل مغلوب کرنے کی کوشش کی جائے اور اس طریقہ کار میں افراد کی مدد انفرادی طور پر کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار میں سوشل ورکر نہایت محتاط طریقے سے افراد کی انفرادی طور پر مدد کرتا ہے اس میں سماجی کارکن فرد کے اُن حالات کو سب سے پہلے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ کن حالات کی وجہ سے فرد مسائل سے دوچار ہے اور کونسی رکاوٹیں مسئلے کو حل کرنے کی راہ میں حائل ہو رہی ہیں ان رکاوٹوں اور مسائل کا جائزہ لے کر وہ ان کے حل کے لئے مناسب اقدامات تجویز کرتا ہے۔

اس طرح سماجی کارکن کو افراد کے مسائل حل کرنے ہیں مدد دینے کے لیے تین مختلف حالات میں کام کرنا ہوتا ہے۔ سماجی کارکن کو بعض اوقات فرد کے بعض اوقات گروہ اور بعض اوقات جماعت یا کمیونٹی کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ حالات کی مناسب سے سماجی کارکن افراد کی مدد کے مختلف طریقہ کار اپناتے ہیں۔

افراد کی امداد کے ان مختلف طریقوں کو ماہرین عمرانیات وسوشل ورک نے سوشل ورک کے بنیادی طریقہ کار کا نام دیا ہے۔ ان میں سے سب سے پہلے سماجی انفرادی بہبود کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

## سماجی انفرادی بہبود

سوشل کیس ورک کا اطلاق افراد کی ذاتی یا انفرادی زندگی سے ہوتا ہے۔ اس کے مطابق سماجی کارکن افراد کی مدد اور رہنمائی اس طرح کرتے ہیں کہ وہ اپنے ذاتی مسائل کو اپنے وسائل کی مدد سے دوسروں پر انحصار کیے بغیر حل کرسکیں۔

### کیس ورک کا پس منظر

1- لندن میں Charity Organization Society بڑے پیمانے پر سماجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خدمات پیش کر رہی تھی۔اس کے رضا کاروں کا خیال تھا کہ ہر فرد اپنے مسائل کا خود ذمہ دار ہے۔

-2 لیکن جلدی احساس ہو گیا کہ افراد کی پریشانیوں کی وجہ اس کے کردار کی خرابی نہیں بلکہ غربت اور پست معیار زندگی ہے۔اس لیے بھی کہ مزدوروں کی آمدنی کم تھی۔

-3 صنعتی معاشرہ کی وجہ سے اور بہت سے مسائل پیدا ہوئے اور بہت سی اصلاحات ہوئیں جن کے سبب معیار زندگی کسی حد تک بہتر ہو گیا۔لیکن اب بھی کچھ افراد اور گھرانے ایسے تھے جو بغیر رہنمائی کے فراہم کردہ سہولتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے۔

-4 کارکنوں کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ موکل کے علاوہ اس کے خاندان کے دوسرے لوگ بھی توجہ کے مستحق ہیں اور ان کے مسائل کا مطالعہ ان کے سماجی پس منظر کو مدنظر رکھ کر کیا جانا چاہیے۔

-5 کیونکہ صنعتی معاشرہ ڈارون کے نظریہ کا ہم خیال تھا۔اس لئے مصیبت زدہ افراد کی مدد کا ایک باقاعدہ طریقہ کار وضع کیا گیا۔

-6 سب سے پہلے 1911ء میں ایک امریکن پورٹر لی (Porter Lee) نے کیس ورک کی تعریف ان الفاظ میں کی کہ ”کیس ورک وہ طریقہ کار ہے جو فرد کی ضروریات وسائل اور ان کے ردعمل کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔“

"Social Case Work is a method of understanding the needs, resources and reactions of individual" Porterlee

-7 لیکن کارکنوں کا رویہ موکلوں کے ساتھ اب بھی حاکمانہ تھا جبکہ موکل پہلے ہی مصیبت میں ہوتا ہے۔

-8 پہلی جنگ عظیم کے بعد رضا کاروں کی بجائے تربیت یافتہ کارکن ملازم رکھے گئے اور ان کو اجرت بھی دی گئی۔ یہ لوگ موکلوں کا انٹرویو کرتے اور ان کے گھریلو حالات کا جائزہ لے کر ان کی بحالی کے منصوبے بناتے۔

-9 1917ء میں میری رچمنڈ (عورت) نے کیس ورک کو واضح طور پر بیان کیا۔اس نے ایک کتاب لکھی۔ ”سماجی تشخیص“ اس طرح ان کا علاج تجزیہ پر مبنی ہوتا۔اس کے ساتھ ہی کارکن موکل کے حالات و کردار کے باہمی عمل کا بھی مطالعہ کرتے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



10- رفتہ رفتہ کیس ورک کا طریقہ نفسیات سے بھی بہت متاثر ہوا۔اور کارکن فرد کے سماجی ومعاشی مسائل سے زیادہ اس کے نفسیاتی اور جذباتی مسائل کی طرف توجہ دینے گے۔

11- فرائڈ'' کے نظریے تحلیل نفسی (Psycho-Analysis) نے کیس ورک کو بہت متاثر کیا۔

12- پہلی جنگ عظیم کے بعد کیس ورکرز کی مانگ ہسپتالوں میں بہت بڑھ گئی۔اس کے علاوہ اب یہ لوگ بطور نفسیات کے بھی کام انجام دینے لگے۔

## سوشل کیس ورک مفکرین کی آراء میں

سوشل کیس ورک سے مراد ''سماجی خدمات کے ذریعے لوگوں کی مدد کرنے کا وہ طریقہ کار جس سے لوگوں کو انفرادی طور پر مشورہ دیا جاتا ہے تاکہ ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔خودی اور خاندانی اکائی کو پیوست کیا جائے۔''

1- میری رچمنڈ نامی خاتون ماہر عمرانیات نے 1917ء سماجی تشخیص نامی کتاب میں کیس ورک کی تعریف یوں کی۔

''انفرادی سماجی بہبود ان عملیات پر مشتمل ہے جو شعوری طور پر فرداً فرداً اور افراد اور ان کے سماجی ماحول کے درمیان مطابقت کے ذریعے شخصیت کو اجاگر کرتے ہیں۔''

2- 1939ء میں لفٹن بی سوئفٹ نے اپنی کتاب میں کیس ورک کی تعریف کرتے ہوئے کہا ''کیس ورک افراد کی مدد کرنے کا وہ فن ہے جو افراد کو ان کی ذاتی صلاحیتیں اور قوتیں بڑھانے میں مدد دیتا ہے تاکہ وہ ان کا استعمال کر کے اپنے معاشرتی مسائل حل کر سکیں۔''

3- باورز 1956ء اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

''انفرادی سماجی بہبود ایک فن ہے۔جس میں عمرانی علوم اور انسانی تعلقات کے ذریعے افراد کی قوتوں اور جماعتوں کے وسائل کو اس طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے کہ فرد اور اس کے ماحول میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 4- ہربرٹ اسٹروپ کی رائے میں

''بحیثیت ایک طریقہ کار کے سوشل کیس ورک کی ابتدائی دلچسپی افراد ہیں اور فرداً فرداً ملاقات کے ذریعے ان کی مدد کرتے ہوئے یہ شخصیت کی تکمیل کرتا ہے۔''

## 5- جیرٹ اور سوشل کیس ورک

''انفرادی سماجی بہبود سے مراد مایوس ہونے والے افراد کی دوبارہ آباد کاری ہے جو کسی بھی وجہ سے معاشرہ سے مایوس ہوں اور اس میں بالخصوص نفسیاتی پہلوؤں کو اہمیت دی جاتی ہے۔''

## 6- ایچ ایچ پرل مین کا نقطہ نظر

''سوشل کیس ورک ایک عملیہ ہے جسے انسانی بہبود کے بعض ادارے افراد کی مدد کے لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی معاشرتی کارکردگی میں درپیش مسائل کو موثر طریقے سے حل کرسکیں۔

ان تعریفوں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کیس ورک مسئلہ حل کرنے کا ایک عملیہ ہے جس کی توجہ کا مرکز فرد ہوتا ہے یہ افراد کے انفرادی مسائل کو جو اس کی زندگی کو غیر متوان بنادیتے ہیں۔ حل کرکے ان کی سماجی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

سوشل کیس ورک کے ذریعے افراد کی مدد کا تعلق ان کی ذاتی یا انفرادی زندگی سے ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے افراد کی مدد ان کے ذاتی یا انفرادی مسائل کے حل کے لیے کی جاتی ہے۔

سوشل کیس ورک کے ذریعے افراد کی مدد ایسے طریقے سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہوسکیں اور معاشرے کے فعال (Active) رکن بن سکیں۔

مثلاً ایک شخص ٹی۔ بی کا مریض ہے یا بے روزگار ہے تو اس کی مدد سوشل کیس ورک کے ذریعے کی جائے گی۔

مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو کلہاڑی میں دستہ ٹھونک کر دیا۔ یہ نہیں کہ اس کی وقتی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ضرورت کو پورا کیا بلکہ اس کے روزگار کا مستقل بندوبست کر دیا۔

انفرادی مدد کے اسی طریقے کو ہم سوشل کیس ورک (Social Case Work) کا نام دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثال میں سائل صحابیؓ تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی ذات کیس ورکر کی (Case Worker) تھی۔ حضور ﷺ نے اپنے اسلامی جذبے کے تحت اس کی مدد اللہ کے فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے کی۔

مندرجہ بالا تمام تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ سوشل کیس ورک کا محور دراصل فرد کی ذات ہے۔ اور اس کا مقصد فرد کی مدد کرنا ہے تا کہ وہ اپنی سماجی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ یعنی اسے اس قابل کر دیا جائے کہ اپنے روزہ مرہ کے مسائل، تعلقات اور معمولات میں ہم آہنگی پیدا کر سکے۔ دوسرے لفظوں میں کیس ورک فرد کے اسی کردار کو ابھارنے میں مدد کرتا ہے جو کردار وہ جسمانی یا ذہنی معذوری یا ماحول سے مطابقت پیدا نہ کر سکنے کے باعث ادا نہیں کر سکا۔

موجودہ سوشل کیس ورک (Social Case Work) کی بنیاد اس نظریہ پر ہے۔ کہ فرد میں چھپی ہوئی صلاحیتیں (Hidden Qualities) ہوتی ہیں جو اُس کی سماجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے اجاگر کی جا سکتی ہیں۔ سوشل کیس ورک سوشل ورک کے تمام طریقوں سے زیادہ پرانا ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت سوشل ورک کے دیگر طریقوں سے زیادہ ہے۔ اس ہیجان خیز صنعتی دور میں انسانی تشخص مجروع ہو رہا ہے۔ یہ سوشل کیس ورک ہی ہے جس سے انسانی تشخص کو بحال کیا جا سکتا ہے وہ افراد جو سماجی ابتری کا شکار ہیں سارے معاشرے کی سماجی زندگی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ مثلاً، نشہ، بری عادات، ٹی۔ بی، بے روزگاری، جیب تراشی وغیرہ۔

## سوشل ورک کیس کے اجزاء

سوشل کیس ورک کے اجزاء کو (H.H.Pearlman) نے یوں ایک جملے میں بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''ایک فرد اپنے مسئلے کے ساتھ ایسی جگہ آتا ہے، جہاں ایک پیشہ ور نمائندہ اس کی مدد ایک خاص عملیہ یا طریقہ کار کے ذریعے کرتا ہے۔''

مندرجہ بالا تعریف سے سوشل کیس ورک کے مندرجہ ذیل اجزاء اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

1- فرد/موکل (Person / Client)

2- مسئلہ (Problem)

3- جگہ یا کیس ورک ایجنسی (Place / Case Work Agency)

4- پیشہ ور نمائندہ/ کیس ورکر (Professional Rep. / Case Worker)

5- عملیہ (Process)

## 1- فرد

فرد یا سائل اس شخص کو کہتے ہیں جو سوشل کیس ورکر سے مدد حاصل کرتا ہے۔ دوسرے افراد کی طرح وہ بھی معاشرے کا ایک رکن ہوتا ہے۔ جسماجی لحاظ سے وہ بھی بڑی حد تک دوسرے افراد سے ملتا جلتا ہے۔ اس کی اپنی پسند، ناپسند کا معیار ہے۔ اکثر لحاظ سے وہ بھی بڑی حد تک دوسرے افراد سے مشابہت بھی رکھتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اس کی ذات میں بھی انفرادیت پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اس فرد کو جو چیز دوسرے افراد سے الگ کرتی ہے۔ وہ صورت حال ہے جس کے تحت یا جس سے متاثر ہو کر وہ شخص کسی مسئلے کا شکار ہو جاتا ہے اور جس کی وجہ سے وہ کسی کیس ورک ایجنسی میں مدد کے حصول کے لئے آتا ہے۔

''فرد کیس ورک کا اہم جزو ہے۔ جس کے بغیر کیس ورک کا تصور ممکن نہیں۔''

Perlman کے مطابق فرد یا سائل ایک مرد، عورت یا بچہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ کسی سماجی یا جذباتی مسئلے کا شکار ہوتا ہے۔ اور اسے اس کے حل کے لیے مدد درکار ہوتی ہے۔

مختلف صورت حال میں ہر فرد کا ردعمل مختلف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر فرد کی ضروریات، وسائل اور مسائل دوسرے افراد سے مختلف ہوتے ہیں لہٰذا سوشل کیس ورکر ہر فرد کے سماجی پس منظر کا جائزہ لیتا ہے تاکہ اس کے مسئلے کا بہترین حل تجویز کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مثلاً ہمارے پاس ایک شخص مسئلے کے حل کے لئے آتا ہے اور وہ بے روزگار ہے۔ ہم اس کی شخصیت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ نشے کا عادی ہے۔ یہ بات ہمیں اس کے گھر والوں یا رشتہ دار یا دوستوں سے معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اس کی یہ عادت چھڑوانی ہوگی۔ یا یہ کہ ایک شخص T.B کا مریض ہے۔ اور اس کے گھر کھانے کو نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

## 2- مسئلہ

کیس ورک کا دوسرا اہم جزو فرد کا مسئلہ ہے جسے لے کر یا جس کے ساتھ وہ کیس ورک ایجنسی میں آتا ہے۔ مسئلہ فرد کی ایسی جسمانی سماجی اور ذہنی حالت یا کیفیت کا نام ہے۔ جس کی وجہ سے فرد اپنی ذاتی اور سماجی زندگی میں اپنا کردار صحیح طریقے سے انجام نہیں دے سکتا۔ ہر فرد کا مسئلہ اور اس کی نوعیت الگ ہوتی ہے۔ اور ہر مسئلے کے حل کے لیے افراد کی ضروریات اور وسائل کا تعین کرنا ضروری ہے۔ وہ اس لیے کہ ہر فرد کی ضروریات، وسائل اور مسائل دوسرے افراد سے مختلف ہوتے ہیں۔ ہر مسئلے کے حل کے لیے ان محرکات کا جاننا ضروری ہوتا ہے جو کہ اس مسئلے کے پس منظر میں ہوتے ہیں۔

## 3- جگہ یا کیس ورک ایجنسی

جگہ سے مراد کیس ورک کا وہ ادارہ ہے جس جگہ فرد اپنے مسئلے کے حل کے لیے آتا ہے اور جہاں کیس ورکر فرد کی مدد اس کی ذاتی یا سماجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے کرتا ہے۔ سوشل ویلفیئر ایجنسی یا سماجی بہبود کا ادارہ ایک ایسے سرکاری، غیر سرکاری، یا نیم سرکاری، ادارے کو کہتے ہیں جو لوگوں کے سماجی مسائل حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کیس ورکر کا کیس ورک ایجنسی کا ساتھ مکمل رابطہ ہوتا ہے۔ اور وہ (کیس ورکر) کیس ورک ایجنسی سے ہدایات وصول کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایجنسی کے وسائل اور فنڈز کے بارے میں باخبر ہوتا ہے۔ کیونکہ فرد کی مدد کے لیے ایجنسی کے وسائل کا علم ہونا ضروری ہے۔ کیس ورکر کیس ورک ایجنسی کے علم میں لائے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ ہسپتال اسی سلسلے کی اہم مثال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ (T.B Clinic) اور ذہنی وجسمانی معذوروں کے ادارے، دارالامان، یتیم خانے، صنعت زار وغیرہ بھی ان اداروں میں شامل ہیں۔

## 4- پیشہ ور نمائندہ یا کیس ورکر

سائل یا فرد جب کسی کیس ورک ایجنسی میں مدد کے حصول کے لیے آتا ہے تو اس کی مدد کے لیے ایجنسی میں جو نمائندہ مقرر ہوتا ہے اسے ہم کیس ورکر کہتے ہیں۔ کیس ورکر ایجنسی کے وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے اور انسانی رویے کے علم اور کیس ورک کے طریقہ کار اور مہارت کے ساتھ فرد کی مدد کرتا ہے۔ یہ بھی کیس ورک کا ایک اہم جز ہے کیونکہ اس کے بغیر فرد کی مدد کا تصور بے کار ہے۔ سوشل کیس ورکر چونکہ ایجنسی یا ادارے میں ملازم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خاص ضابطہ اخلاق کے تحت افراد کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔ فرد کی مدد کے لیے وہ کیس ورک کے اصول بھی استعمال کرتا ہے۔

## 5- عملیہ یا طریقہ کار

کیس ورک میں کیس ورکر فرد کی مدد کا جو طریقہ کار استعمال میں لاتا ہے اسے ہم عملیہ (Process) کا نام دیتے ہیں۔ یہ ایک طویل طریقہ کار ہے۔ یہ فرد کیساتھ کیس ورکر کی پہلی ملاقات سے شروع ہوتا ہے اور آخری ملاقات تک جاری رہتا ہے۔ اگرچہ ہر فرد کے مسئلہ کی نوعیت الگ ہوتی ہے۔ لیکن کیس ورک کے طریقہ کار میں چار مراحل کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

ان چاروں مراحل کا مندرجہ ذیل میں تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

i- مطالعہ (Case Study)

ii- تشخیص (Diagnostic Evaluation)

iii- حل یا علاج (Treatment)

iv- پیروی (Follow up)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 1- مطالعہ

یہ کیس ورک کے تمام مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے۔اس میں فرد کے ذاتی، سماجی، خاندانی، ذہنی، ثقافتی اور دوسرے حقائق کا جائزہ لیا جاتا ہے جس کا تعلق فرد کے مسئلے اور اس کے حل کے ساتھ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اس میں فرد کے ماضی اس کی موجودہ حیثیت اور شخصیت کا جائزہ بھی شامل ہے۔اس کے علاوہ یہ کہ کیا وجوہات اور مسائل تھے۔جن کی بنا پر وہ موجودہ مسئلے کا شکار ہوا وغیرہ وغیرہ۔

موکل سے باقاعدہ ضروری معلومات حاصل کرنا موکل کے مسئلہ کے حل کے لئے رشتہ دار دوست اور ادارے وغیرہ سے معلومات اکٹھی کی جا سکتی ہیں اس کے لئے باقاعدہ دو طرح سے ہم معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔

(Case History) کو انٹرویو کے ذریعے ترتیب دیا جاتا ہے۔اس طریقہ سے پہلے ایک خاکہ (Outline) تیار کر لیا جاتا ہے جسے Face Sheet کہتے ہیں جس میں موکل کا نام۔عمر۔تعلیم۔پیشہ اور معاشرتی ومعاشی زندگی کے بارے میں معلومات موکل سے یا اس کے رشتہ دار، دوست یا اداروں سے اکٹھی کی جاتی ہیں۔اس ریکارڈ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے کہ ان معلومات کی بنیاد پر ہی تشخیص اور علاج مبنی ہوتا ہے۔اس سوانح میں موکل کی مسئلہ کے حل کے بارے میں کی گئی کاوشوں اور ردعمل کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔سوانح کے آخر میں ورکر تاثرات اور مشورے درج کر دیتا ہے۔

انٹرویو (Interview) کے لئے بہت مہارت کی ضرورت ہوتی ہے کہ موکل اپنے مسئلے کے متعلق جو کچھ بھی جانتا ہے یا محسوس کرتا ہے اور تمام ممکنہ حل بھی ورکر کے جاننے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔لیکن اس دوران ورکر پیشہ ورانہ تعلق کو بہتر بنائے گا اور کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرے گا۔ورکر موکل کا بغور جائزہ لے گا۔اور ضروری باتیں ریکارڈ کرے گا۔ اپنے ادارے کے کردار کے بارے میں پہلے ہی وضاحت کر دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- تشخیص (Diagnosis)

مطالعہ کے بعد دوسرا مرحلہ تشخیص کا ہے۔ ورکر موکل کی شخصیت، مسائل، گذشتہ اور موجودہ حالات کا تفصیلی مطالعہ کر کے مسئلہ کی اصل وجوہات دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور صحیح تجزیہ حل کے لئے نہایت ضروری ہے اور اچھے تجزیے کے لئے غیر جانبدرانہ رویہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ یعنی ورکر اپنے ذاتی نظریات کو شامل نہیں ہونے دے گا۔ اس لیے یہ سب سے مشکل مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ مطالعہ کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔

فرد کے ذاتی یا سماجی مسئلہ کے حل کا تعین کرنے سے پہلے تمام متعلقہ حقائق کے جائزے کی بنیاد پر تشخیص کی جاتی ہے کہ اس شخص کی فلاں پرابلم ہے۔ اسے کس طرح سے حل کیا جا سکتا ہے اور اس کے ممکنہ حل کونسے ہیں۔ اس کے علاوہ فرد کے وسائل کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے۔

### i- حرکتی تشخیص (Dynamic Diagnosis)

یہ مسئلے سے متعلق عوامل کے بارے میں مختلف لوگوں کی آراء پر مبنی ہے۔ حرکتی تشخیص معلوم کرنا چاہتی ہے کہ مسئلہ کیا ہے اور اس کی سماجی، نفسیاتی اور حیاتیاتی وجوہات کیا ہیں۔ اور مسئلہ حل کرنے کے لئے موکل اور جماعت کے پاس کیا وسائل ہیں۔ یہ تشخیص مسئلے کی نوعیت کے لحاظ سے سادہ یا پیچیدہ ہو سکتی ہے۔

### ii- معالجاتی تشخیص (Clinical Diagnosis)

اس قسم کی تشخیص میں افراد کی درجہ بندی ان کی بیماریوں کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ یہ افراد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور خصوصیات کو اس کی سماجی نامطابقت یا غیر تسلی بخش سماجی کارکردگی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ اس تشخیص میں موکل اور ورکر کے باہمی تعلقات کے مطالعے پر خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ عموماً یہاں مریض نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔ جن کو نفسیاتی علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تشخیص میں مسئلہ کی نوعیت، اس کا شخصیت سے تعلق اور مدد کرنے کے ذرائع اور مسائل ہوتے ہیں۔ عموماً یہ تشخیص ماہر نفسیات کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iii- سوانحی تشخیص (Etiological Diagnosis)

اس طریقہ تشخیص میں ورکر مسئلہ کے داخلی اور خارجی پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے اور سوانحی طریقہ استعمال کرتے ہوئے موکل کے سابقہ حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ شخصیت، سماجی کارکردگی، مختلف وجوہات کا باہمی تعلق، موکل کے تلخ تجربات اور مسئلے کے متعلق موکل کا ردعمل وغیرہ کو بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے۔

اس کو Diagnostic Evaluation بھی کہتے ہیں۔ Diagnosis کے ذریعے مسئلہ کی نوعیت، متعلقہ عوامل، اور ان کا آپس میں تعلق دیکھتے ہیں، Evlaluatio کے ذریعے ہم موکل کی خوبیاں اور سائل کا جائزہ لیتے ہیں جو مسئلہ کے حل میں مددگار ہوتا ہے۔

3- علاج (Solution/Treatment)

علاج، مطالعہ اور تشخیص پر مبنی ہوتا ہے اور کیس ورک میں علاج کا مقصد موکل کی سماجی کارکردگی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور داخلی اور خارجی حالات میں مطابقت پیدا کرنا اور موکل کی بحالی سے مزید انتشار سے روک تھام اور صلاحتیوں کو بڑھانا ہے۔ کیس ورک میں علاج، موکل کے ثقافتی وسماجی پس منظر، موجودہ حالات موکل کے وسائل اور کارکن کی صلاحیت پر مبنی ہوتا ہے۔

اس مرحلہ میں تشخیص کی بنیاد پر سائل یا فرد کے سماجی مسائل کے حل کے لیے اسی کا علاج شروع کیا جاتا ہے یا مسئلہ کے حل کے لیے مختلف اقدام اٹھائے جاتے ہیں۔ مسئلہ کے حل کے لیے کیس ورکر منصوبہ بندی شروع کرتا ہے اور جو عمل اختیار کرتا ہے اس کو علاج یا حل کا نام دیا گیا ہے۔ سوشل کیس ورک کے طریقہ کار میں حل کے ضمن میں مندرجہ ذیل اہم مقاصد کیس ورکر کے پیش نظر ہوتے ہیں۔

i- فرد کی ذاتی زندگی کو بہتر اور خوشگوار بنانا۔

ii- فرد کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا تا کہ وہ ان کے استعمال سے اپنی سماجی زندگی کو بہتر بنا سکے۔

iii- فرد کے رویے میں تبدیلی کے لیے اس کی مدد کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



iv- فرد کو مزید ابتری سے بچانا تاکہ وہ مزید کسی مشکل کا شکار نہ ہو۔

v- فرد کے کام کرنے کی صلاحیت کو اور استعداد کو بڑھانا۔

vi- ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کروانا۔

بعض دفعہ مسئلے کے حل کے وسائل فرد کے پاس موجود ہوتے ہیں لیکن اسے ان کا علم نہیں ہوتا۔کیس ورکر اسے باخبر کرتا ہے۔اس کے علاوہ بعض دفعہ فرد کے ذرائع نہیں ہوتے اور ورکر کو مختلف جگہوں کے اسے ذرائع مہیا کرنے ہوتے ہیں۔بعض دفعہ فرد کا صرف رویہ ہی تبدیل کرنا ہوتا ہے۔بعض دفعہ فرد کے ساتھ صرف باتیں کرنا مقصود ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی ہچکچاہٹ ختم کر سکے۔

iv- پیروی (Follow up)

کیس ورک کا طریقہ علاج پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ حل کے بعد پیروی بے حد ضروری ہے۔حل کے بعد پیروی کے مرحلے میں کیس ورکر دوبارہ فرد کے پاس جاتا ہے۔اور اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ آیا فرد کہیں دوبارہ تو اس مسئلے کا شکار نہیں ہو گیا۔اگر ہو گیا ہے تو کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر وہ دوبارہ اس مسئلے کا شکار رہا۔

مثلاً بعض دفعہ نشے کے عادی افراد کیس ورکر کے قائل کرنے اور گھر والوں کی وجہ سے کچھ عرصے کے لیے نشے سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں۔مگر دوبارہ اپنی بری صحبت یا قوت فیصلہ میں کمی کی وجہ سے وہ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت میں اُن تمام وجوہات کا جاننا بے حد ضروری ہے۔پیروی میں کیس ورکر اسی بات کا جائزہ لیتا ہے۔

## سوشل کیس ورک کے اصول

کیس ورکر کو ایک ہی وقت میں بہت سے افراد سے واسطہ پڑتا ہے۔جن کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔لہٰذا بنیادی طور پر چند راہنما اصول کیس ورکر کے لیے مرتب کیے گئے ہیں۔جن کو استعمال کر کے ورکر موکل کی بہترین راہنمائی کر سکتا ہے۔

i- اصول قبولیت (Principle of Acceptance)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii- اصول انفرادیت (Principle of Individuality)

iii- اصول شرکت (Principle of Participation)

iv- اصول مواصلات (Principle of Communication)

v- اصول رازداریت (Principle of Confidentiality)

vi- اصول خودشناسی (Principle of Self-Awareness)

## 1- اصول قبولیت

اصول قبولیت سے مراد یہ ہے کہ کیس ورکر، موکل کو اس طرح سے قبول کرے کہ سائل اپنے رازوں سے خود ہی پردہ اُٹھا دے۔ کیس ورک میں کیس ورکر کا زیادہ تر تعلق فرد کی ذات میں ہوتا ہے۔ کیس ورک میں کسی ورکر کی کامیابی کا دارومدار فرد اور کیس ورکر کے پیشہ ورانہ تعلقات کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ یہ تعلق صرف اسی صورت میں بہتر بنایا جا سکتا ہے جبکہ کیس ورکر اور سائل کے درمیان قبولیت کا جذبہ موجود ہو۔ جب کیس ورکر سائل سے پہلی مرتبہ ملتا ہے تو یہ ممکن ہے کہ اس کے ذہن میں نئے آدمی کے متعلق خوف وہراس اور پریشانی پائی جاتی ہو۔ خاص طور پر اس صورت حال میں جبکہ وہ اپنے مسئلہ کے حل کے سلسلے میں دباؤ کا شکار بھی ہو۔ کیس ورکر کو سائل کو اپنے آدمی کی صورت میں قبول کر لینا چاہیے جو کہ مختلف اطراف وجوانب سے دباؤ کا شکار ہے۔ کیس ورکر کو فرد کے بیرونی حالات اندرونی جذبات یا احساسات کو جاننے کیلئے بہت زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

کیس ورکر میں قبولیت کا یہ جذبہ سائل میں بھی قبولیت کے اسی احساس کو اُجاگر کرتا ہے۔ اور یہ آپس کی قبولیت کیس ورکر اور فرد کے درمیان پیشہ ورانہ تعلقات کو بہتر بناتی ہے۔ قبولیت کا یہ اصول کیس ورک کا اہم اصول ہے۔

قبول کرنے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ سائل کی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ فرد کی قبولیت سے مراد یہ لی جاتی ہے۔ کہ فرد اپنی پوشیدہ صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی سماجی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔ المختصر یہ کہ کیس ورکر سائل کے ساتھ تعلقات قبولیت کے درجے تک اس طرح استوار کرے کہ سائل خود ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سب کچھ بتا دے۔

## 2-اصول انفرادیت

ہر فرد کو اپنی ذات میں انفرادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ انفرادیت کے اس اصول کے مطابق ہر فرد کے مسائل اور وسائل الگ الگ ہو سکتے ہیں بعض دفعہ ایک ہی صورت حال میں دو مختلف افراد کا ردعمل مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح فرد کے مسئلے ،وسائل اور ضروریات میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔ ہر فرد رویے جسمانی اور ذہنی استطاعت یا صلاحیت اور سماجی پس منظر میں دوسرے افراد سے مختلف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے فرد کی شخصیت میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔ سماجی کارکن اپنے تجربات اور پیشہ ورانہ تربیت کی وجہ سے فرد کی شخصیت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ مسائل فرد کی شخصیت کے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا نہ کر سکنے کے باعث ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ (کیس ورکر) فرد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہے۔

اس کے لیے ورکر فرد کے مسائل کو اس کی مختلف وجوہات کے ساتھ دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونک کیس ورکر کا ایک وقت میں بہت سے افراد کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے۔ لہٰذا کیس ورکر ان تمام کی شخصیتوں کا الگ الگ مطالعہ کرتا ہے۔ اور اپنے تجربے کی بنیاد پر اُن کی شخصیتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ فرد کے ذاتی یا انفرادی، سماجی پس منظر کو نظر میں رکھتے ہوئے مسئلے کے حل کو تلاش کرنے میں مدد دیتا ہے۔"

## 3-اصول شرکت

اصول شرکت بھی سوشل ورک کا اہم اصول ہے۔ کیس ورکر کا اس بات پر یقین ہوتا ہے۔ کہ ہر فرد کو اپنے مسئلے کے تعین کا حق حاصل ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کا اصل مسئلہ کیا ہے اور اس کے حل کے لیے کون کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ مسئلے کے حل کرنے کے عمل میں فرد کی شرکت Participation بے حد ضروری ہے۔ کیس ورکر کو نہ صرف ایک مددگار کی حیثیت حاصل ہے۔ بلکہ اسے ایک راہنما بھی تصور کیا جاتا ہے۔ کیس ورکر کی زیادہ دلچسپی صرف اس بات میں نہیں ہوتی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرد کے لیے کچھ کیا جائے۔ بلکہ اس کا اصرار اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ فرد کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنے ذاتی اور سماجی مسائل کے حل کے لئے اپنی ذاتی صلاحتیوں کو بروئے کار لائے۔شرکت کے اصول کے مطابق اگر فرد کو مسائل سے نجات دلانا ہے اور اس کے ساتھ اس کی ذاتی اور سماجی زندگی میں مطابقت بھی پیدا کرنا ہے تو اسے مسئلے کے حل میں ہر صورت شریک کرنا ہوگا۔

## 4-اصول مواصلات

سوشل کیس ورک میں فرد اور کیس ورکر کے درمیان خیالات کے باہمی تبادلے کو مواصلات کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت اس طرح بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بغیر مواصلات کے کوئی شخص بھی کسی دوسرے شخص کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ان خیالات کو جو فرد کے ذہن میں پائے جاتے ہیں ان کا جاننا بہت ضروری ہے۔

مواصلات کا اصول اس صورت میں بہتر طور پر کار فرما ہوسکتا ہے جب فرد اور ورکر کے درمیان ایک حد تک بے تکلفی پائی جائے گی اس صورت میں وہ اپنے تمام ارادے ورکر پر ظاہر کردے گا۔

”اس اصول کا مقصد یہ بھی ہے کہ فرد اور کارکن کے درمیان ایک پیشہ ورانہ بامقصد تعلق پیدا ہو۔ ورکر کو اپنے تعلقات اس حد تک رکھنے چاہیں کہ نہ تو خود فرد کسی قسم کی Depression یا مایوسی کا شکار ہو اور نہ ہی وہ بہت زیادہ خوش فہمی کا شکار ہو اور ورکر سے بہت زیادہ امیدیں نہ باندھ لے۔ اس کے علاوہ ورکر اسے جھوٹی امیدیں False Hopes نہیں دلاتا۔ورکر وہی کہہ سکتا ہے اور اُس بات کی امید دلاتا ہے جو اسے اس کے ادارہ نے ہدایات دی ہوں جس سے وہ منسلک ہو۔“

## 5-اصول رازداریت

کیس ورکر کو چونکہ فرد کی ذاتی یا پرائیوٹ زندگی سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔لہٰذا اگر فرد کو اس بات کا احساس ہو کہ اس کے داخلی اور ذاتی معاملات کیس ورکر کے ذریعے کسی دوسرے فرد تک پہنچائے جارہے ہیں۔تو کیس ورکر کو اصل صورت حال سے آگاہ نہیں کرے گا۔اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بہت سے اپنے معاملات یا واقعات سے پردہ نہیں اٹھائے گا۔ اس صورت حال میں کیس ورکر بھی فرد کے اصل مسئلے کو سمجھنے میں ناکام رہے گا۔ اس لیے فرد کو اس بات کا یقین دلانا ہوگا کہ اس کے تمام معاملات کے سلسلے میں مکمل راز داریت سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور یہ یقین اسے ورکر اپنے رویے، اخلاق اور ہمدردی کے ذریعے دلاتا ہے۔ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اپنے ذاتی معاملات اس وقت تک نہیں بتاتا جب تک کہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ دوسرا شخص اس کے ساتھ مخلص ہے اور اس کے معاملات راز میں رہیں گے۔

## 6-اصول خود شناسی

خود شناسی کے اصول کے مطابق کیس ورک میں کیس ورکر کے نزدیک پیشہ ورانہ مقصد کو اولیت حاصل ہوتی ہے۔ کیس ورکر بھی چونکہ ایک عام آدمی ہوتا ہے۔ اس کی بھی اپنی پسند، ناپسند کا معیار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں بہت سے افراد کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے جن کی پسند اور ناپسند کا معیار الگ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے سماجی اور ثقافتی پس منظر الگ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیس ورکر کو ان سب کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلقات استوار کرنا پڑتے ہیں۔ اگر وہ اپنے ذاتی تعصّبات اور پسند، ناپسند کو فرد کے معاملات میں شامل کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو اس کی پیشہ ورانہ حیثیت متاثر ہوگی۔ لہٰذا ورکر کو اپنے پیشہ ورانہ کردار کے بارے میں باخبر ہونا چاہیے۔ اپنی پسند، ناپسند، جذبات، احساسات اور تعصّبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پیشہ ورانہ خدمت انجام دینی چاہیے۔

مس گارڈن ہملٹن (Miss Gordon Hamilton) نے اپنی کتاب (Theory & Practice of Social Case Work) جو 1952ء میں شائع ہوئی میں علاج کے تین طریقے بیان کئے ہیں۔

1- سماجی خدمات کا مہیا کرنا۔ 2- ماحول سے مطابقت پیدا کرنا۔ 3- مشاورت۔

## کیس ورکر کا کیس ورک میں کردار

اگر موکل خود ادارہ میں آئے یا کسی ادارے کی طرف بھیجا گیا ہو تو اس کا مطلب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہ فرد ادارہ کے وظائف کے متعلق اور اپنے مسائل سے آگاہ ہے اس لیے کارکن کے ساتھ کام کرنے میں کوئی دشواری نہیں آئے گی۔ لیکن موکل کو اس کی رائے معلوم کیے بغیر اگر کسی ادارہ میں بھیج دیا جاتا ہے تو ورکر موکل کے خیالات کا اندازہ نکالتا ہے۔ ابتدا میں کیس ورکر کو مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اس لیے ورکر مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

## 1- موکل کو سمجھنا (To understand the Client)

موکل کا جائزہ

i- یعنی کیا مسئلہ ہے کیا ادارہ مدد کر سکتا ہے۔

ii- شروع میں موکل سے زیادہ معلومات کے حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ موکل ناراض ہو سکتا ہے۔

iii- کیس ورکر مسئلہ کے (داخلی یا خارجی) پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے

iv- موکل کا مدد حاصل کرنے کا کیا مفہوم ہے ورکر کو چاہے کہ غلط نظریات کا تدارک کرے اور ساتھ ہی موکل میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ یہ تمام باتیں ورکر کے لئے بہت ضروری ہیں بقول پرل مین

"کیس ورک میں ابتدائی دور موکل کی ایک جھلک ہوتا ہے۔ اکثر پہلے انٹرویو میں ورکر یہ طے کر لیتا ہے کہ آیا اس کا علاج جاری رکھنا چاہیے یا نہیں اور کیس ورکر اس کی کیا مدد کر سکتا ہے۔"

## 2- موکل سے تعلق (Relationship with the Client)

یہی تعلق کیس ورک میں مدد کا مرکزی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ بقول پرل مین

"ورکر کے رویہ سے، توجہ، عزت، ہمدردی اور استقلال ظاہر ہونا چاہیے۔ ہمدردی کا رویہ اور نیک نیتی کا مظاہرہ الفاظ سے زیادہ موکل کی ہمت افزائی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی تکالیف بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ توجہ ابتدائی مراحل میں ہی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ کیونکہ موکل زمانے کا ستایا ہوتا ہے۔ اس لیے یہ تعلق مسئلے کی تہہ تک پہنچنے میں بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔"

کیس ورک میں موکل اور ورکر کا تعلق وہ مرکزی ذریعہ ہوتا ہے۔جس کو کیس ورک کا تمام عملیہ کہا جاسکتا ہے۔

کیس ورکر اپنی توجہ کے ذریعے موکل کو بتاتا ہے کہ وہ اس کے مسئلے میں پوری توجہ دے رہا ہے۔ اکثر وبیشتر ورکر کے پاس آنے سے پہلے موکل اپنے رشتے داروں اور دوستوں کی تنقید کا سامنا کرچکا ہوتا ہے۔ان حالات میں کیس ورکر کا رویہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

موکل اور کیس ورکر کا باہمی تعلق ابتدا سے لے کر آخر تک نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ابتدائی دور میں ہی تعلقات بندھ جاتے ہیں یا بگڑ جاتے ہیں۔اس باہمی تعلق سے کیس ورکر موکل کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرتا ہے۔جس کے درج ذیل مقاصد ہو سکتے ہیں۔

1- موکل کو جلد سے جلد اپنے پیروں پر کھڑا کرنا۔

2- کوشش کے ذریعے موکل میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا۔

جس مسئلے کو موکل شروع میں بہت مشکل سمجھ رہا ہو اس کے حل کے کرنے کے بعد اُس میں خوداعتمادی آجاتی ہے۔

## اختیارات کا استعمال

کیس ورک میں کام کی ابتدائی دور مسئلے کی شناخت ہو جاتی ہے اور مسئلے کا تفصیلی جائزہ بعد میں لیا جاتا ہے۔لیکن کیس ورکر موکل کے مشورے کے بعد ہی کام کرنا شروع کرتا ہے۔کیس ورکر میں جہاں تک ہو سکے فیصلے موکل کو کرنے چاہیں۔موکل کو حق یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے وسائل کا استعمال اپنی مرضی سے کرے اگرچہ کبھی کبھی کیس ورکر اپنے اختیارات کا استعمال مشوروں کی صورت میں کرتا ہے۔لیکن اس کی وجہ کیس ورکر کی عملی صلاحیت اور سماجی پوزیشن ہوتی ہے۔جس طرح بچوں کو محبت وشفقت کے ساتھ روک ٹوک بھی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح کا ہی رویہ کیس ورکر کا موکل کے ساتھ ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

1- سوشل کیس ورک سے کیا مراد ہے (تعریف، خصوصیات، مقاصد) نیز سوشل کیس ورک کے اجزاء بیان کریں؟

2- سوشل کیس ورک کے بنیادی اصول بیان کریں؟

3- سوشل کیس ورک کے مراحل بیان کریں نیز سوشل کیس ورک میں پیشہ ور نمائندہ یا کیس ورکر کے کردار پر روشنی ڈالیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 4

# سوشل گروپ ورک

1- سماجی گروہ کی تعریف اور تشریح
2- سماجی گروہوں کی اقسام جیسے (بنیادی، ثانوی، رسمی، غیر رسمی)
3- سوشل گروپ ورک کی تعریف
4- سوشل گروپ ورک کے مقاصد
5- سوشل گروپ ورک کے اجزاء (گروہ، ادارہ، ورکر، عملیہ، پیروی)
6- سوشل گروپ ورک کے اصول
7- سوشل گروپ ورک کا میدان عمل
8- سوشل گروپ ورک میں پیشہ ورانہ ورکر کا کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 4

## سماجی گروہی بہبود

(Social Group Work)

سوشل ورک میں سوشل گروپ ورک ایک طریقہ کار ہے جس کے تحت سوشل ورکر یا پیشہ ور نمائندہ گروپ کے ساتھ ان مقاصد کے حصول کے لیے کام کرتا ہے جس کے لیے گروپ قائم کیا گیا ہو۔

اس کے علاوہ سماجی کارکن گروہی بین عمل یا تفاعل یا گروہی سرگرمیوں اور گروہی بحث ومباحثے کو عمل میں لاتے ہوئے گروہ کے افراد کو آپس میں اچھے تعلقات استوار کرنے اور اپنی اپنی شخصیتوں کی نشوونما اور ضروریات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

سوشل گروپ ورک کے بارے میں جاننے سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوشل گروپ سے کیا مراد ہے؟

سماجی گروہ (Social Group) دو یا دو سے زیادہ افراد کا مجموعہ ہوتا ہے جو حالت بین عمل ہوتے ہیں۔ گروہ ایک آدمی سے نہیں بنتا۔ گروہ کے لیے دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان دو آدمیوں کے درمیان میں عمل کا ہونا ضروری ہے۔ اگر بین عمل نہیں تو پھر یہ سوشل گروپ نہیں کہلائے گا۔ مثلاً بس سٹاپ پر لوگ موجود ہوں تو ان میں بین العمل نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہم اُسے سماجی گروہ نہیں کہہ سکتے اُسے ہم افراد کا ہجوم کہہ سکتے ہیں۔

Eubank نے 1940ء میں گروہ کی تعریف یوں کی:

''گروہ سے مراد دو یا دو سے زائد افراد جن کے درمیان نفسیاتی بین عمل کا مسلمہ نمونہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پایا جاتا ہو اور اپنے مخصوص اجتماعی کردار کی بناء پر اس کے ارکان اور دوسرے افراد بھی اسے ایک وحدت تسلیم کرتے ہوں۔"

ایمری۔ ایس۔ بوگارڈس (E.S,Bogardus) کے الفاظ میں:

"گروہ سے مراد دو یا دو سے زائد افراد ہیں۔ جو توجہ کے مشترک مراکز اور باہم وفاداری رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے محرک ثابت ہوں اور یکساں نوعیت کے مشاغل میں شرکت کرتے ہوں۔"

## گروہ کے لوازمات

گروہ کے چار لوازمات درج ذیل ہیں۔

1- کم از کم دو افراد ہوں۔

2- گروہ اور افراد کے درمیان رابطہ ضرور ہونا چاہیے تفاعل کے لئے جسمانی رابطے لازمی نہیں ہوتے۔ یعنی جب ہم ریڈیو پر صدر کی تقریر سنتے ہیں تو رابطہ کا عمل جاری ہوتا ہے۔

3- مفاد ایک دوسرے کے ساتھ منسلک یعنی مشترکہ مفاد ہوں۔

4- منظّم نظام موجود ہوں جو افراد کی سرگرمیوں میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں۔

## بین عمل یا تفاعل

یہاں تفاعل یا بین عمل کی وضاحت ضروری ہے جو کہ کچھ یوں ہے:

"جب انسان ایک دوسرے کے ذہن کو بلاواسطہ اور بالواسطہ طور پر متاثر کرتے ہیں تو اس عمل کو ہم بین عمل کا نام دیتے ہیں۔"

## بین عمل کی چار صورتیں

بین عمل کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں جو ہر وقت معاشرہ میں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں:

1- تعاون (Cooperation)

2- مسابقت (Competition)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



3- تصادم (Collision)

4- سمجھوتہ/ کشمکش (Compromise/Conflict)

## 1- تعاون

جب افراد مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے وسائل کو یکجا کر کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اسے ہم تعاون کہتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ ٹیم، ٹرانسپورٹ وغیرہ۔ اس صورت حال میں افراد ایک دوسرے کے ذہن کو مثبت انداز میں متاثر کر رہے ہوتے ہیں۔

## 2- مسابقت

جب افراد کسی شے کے حصول کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی یا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اسے مسابقت کہتے ہیں۔ یہ مسابقت قواعد وضوابط کے تحت ہوتی ہے۔ (ریسلنگ، ہاکی کا کھیل، امتحانات، انعام اکرام اور شہرت وغیرہ)

## 3- تصادم

جب دو گروپ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے قواعد وضوابط کو توڑ دیتے ہیں۔ تو اسے ہم تصادم کا نام دیتے ہیں۔ دو افراد بھی ایسا کرتے ہیں اور دو گروہ، دو سیاسی پارٹیاں، دو فرقے حتیٰ کہ دو ملک بھی تصادم کی اس صورت حال میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں افراد ایک دوسرے کے ذہن کو شدت کے ساتھ متاثر کر رہے ہوتے ہیں۔

## 4- سمجھوتہ یا کشمکش

دنیا میں ہمیشہ تصادم کی حالت میں نہیں رہا جا سکتا۔ جب افراد تصادم والی صورتحال سے ذہنی طور پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ تو اسے سمجھوتہ یا (Compromise) کا نام دیتے ہیں۔ اس دوران ذہنی طور پر کشمکش کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے اور ہندوستان کے درمیان پچھلے ساٹھ سال سے جاری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## گروپ کی اقسام

گروپ کی اقسام جو سوشل ورک کے طالب علموں کے لئے سمجھنا ضروری ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بنیادی اور ثانوی گروہ
2- رسمی اور غیررسمی گروہ
3- عمودی اور افقی گروہ
4- داخلی اور خارجی گروہ

اب ان تمام گروہوں کا باری باری تذکرہ کیا جاتا ہے۔

# بنیادی اور ثانوی گروہ

## بنیادی گروہ

بنیادی یا پرائمری گروپ کی ممبرشپ محدود ہوتی ہے۔مثلاً 25 افراد تک۔اس میں ارکان کی تعداد کم ہوتی ہے۔افراد میں آپس کے تعلقات ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ارکان کے اندر اپنائیت پائی جاتی ہے۔لوگ ایک دوسرے کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔اور پہچانتے ہیں۔ بین عمل بڑی شدید صورت میں پایا جاتا ہے۔بنیادی گروپ کے اندر بھائی چارے کی فضا اور ایثار وقربانی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔افراد کی شخصیت پر پرائمری گروہ کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔انسان پیدا ہی پرائمری گروپ کے اندر ہوتا ہے۔مثلاً گھر کے افراد، محلے کے دوست وغیرہ۔

## ثانوی گروہ

اس میں ارکان کی تعداد محدود نہیں ہوتی۔تعلقات ذاتی نوعیت کے نہیں ہوتے اس لیے افراد یا ارکان ایک دوسرے کو جانتے نہیں یعنی اپنائیت نہیں پائی جاتی۔ارکان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بین عمل اتنا شدید نہیں ہوتا۔مثلاً سیاسی پارٹیاں، سٹوڈنٹس یونین وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رسمی اور غیر رسمی گروہ

## رسمی گروہ

- O اس میں گروہ مخصوص اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے معرض وجود میں آتے ہیں۔
- O گروہ کے با قاعدہ اصول وضوابط ہوتے ہیں۔
- O رکنیت کی شرائط ہوتی ہیں۔
- O ممبران کے حقوق و فرائض اور مناصب تعین شدہ ہوتے ہیں۔
- O ان کے کام کرنے کا طریقہ یا طریقے بھی تعین شدہ ہوتے ہیں۔
- O ممبران کے لیے اصول وضوابط کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔

## غیر رسمی گروہ

- O اس کے اندر کوئی اصول ضوابط نہیں ہوتے۔
- O کام کرنے کے طریقے واضح نہیں ہوتے۔
- O خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا کوئی طریقہ نہیں۔
- O خاص مقاصد نہیں ہوتے۔
- O ممبر شپ کی شرائط نہیں ہوتیں۔
- O منظّم نہیں ہوتے۔

# افقی گروہ اور عمودی گروہ

## افقی گروہ

وہ گروہ جس کے ممبران تقریباً ایک طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ تعلیمی معیار ایک ہو۔ مناصب ایک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جن کا ثقافتی پس منظر ایک ہو۔ وہ افقی گروپ یا Horizontal Group کہلاتا ہے۔ مثلاً Punjab Lecturers Association

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## عمودی گروہ

وہ گروہ جس کے ممبران مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن کا تعلیمی معیار مختلف ہوتا ہے۔ ثقافتی پس منظر مختلف رکھتے ہیں۔ وہ عمودی گروہ یا گروپ کہلاتا ہے۔ مثلاً محلے کی اصلاح معاشرہ سوسائٹی وغیرہ۔

## داخلی اور خارجی گروہ

ایسا گروہ جس کے ساتھ ہمارا ذہنی تعلق ہے جس کے ہم رکن ہیں جس کے ساتھ وابسطہ ہیں وہ داخلی گروہ اور باقی خارجی گروہ ہوں گے۔

# بنیادی گروہ کی اہمیت

1- فرد کی تعلیم و تربیت (Socialization) میں پرائمری گروہ کی بہت اہمیت ہے۔ خاندان یا Family بنیادی گروہ ہے فرد خاندان کے اندر جنم لیتا ہے۔

خاندان ہی اس کی پہلی تربیت گاہ ہے۔ خاندان ہی اسے استاد، ماں، باپ، عزیزوں کا ادب کرنے اور ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ بنیادی اخلاقی تربیت دیتا ہے۔ خاندان افراد کی زندگی میں سب سے گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

2- پرائمری گروپ افراد کو اظہار خیال اور اس کی نشو ونما کے بہتر مواقع فراہم کرتا ہے۔ پرائمری گروپ کو ذہنی، جذباتی، نفسیاتی بیماریوں کے علاج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پاگل خانوں یا اسی قسم کے نفسیاتی ہسپتالوں میں مریضوں کی توجہ ہٹانے کے لیے گاہے بگاہے اکھٹے گروپ کی صورت میں کھیل کھلائے جاتے ہیں۔

3- پرائمری گروہ ہمیں انسانی کردار کے معیار کو معلوم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مثلاً ہندو معاشرے میں ہندو گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس لیے کہ انہوں نے اسی بنیادی گروہ میں جنم لیا ہے۔ اور یہ چیزیں ہم پرائمری گروپ یا بنیادی گروہ سے سیکھتے حاصل کرتے ہیں۔

4- پرائمری گروپ انسانوں کی بری عادات کو ترک کرنے اور اچھی عادات سکھانے اور اُن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی اصلاح کے ضمن میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

## سماجی بہبود اور گروہ

ہر فلاحی کارکن یہ جانتا ہے کہ کچھ گروہ عرصہ دراز سے تشکیل شدہ ہوتے ہیں کچھ مختصر تاریخ کے حامل کچھ مستقل کچھ عارضی۔ کسی گروہ کا ایک مخصوص پروگرام اور کسی کا عام نوعیت کا، کچھ گروہ مختصر وقتوں میں نئی نئی شکلیں اختیار کر لیتے۔ اس لیے سماجی کارکن گروہ کے متعلق تمام معلومات اکٹھی کرتا ہے۔

## سوشل گروپ ورک میں گروہ کی چند خصوصیات

1- ممبران کی تعداد اتنی مناسب (کم) ہونی چاہیے کہ ایک دوسرے کو انفرادی طور پر جانتے ہوں بلکہ وہ خود بھی گروہ کی سرگرمی میں حصہ لیتے ہوں۔

2- آپس میں وابستگی ہونا ضروری ہے تاکہ ایک مناسب عرصہ تک اکھٹے رہ سکیں۔

3- کسی حد تک تنظیم ہوتا کہ ہر رکن اپنی صلاحیت کے مطابق حصہ لے سکے۔

4- نئے ممبران حاصل کرنے کا ایک متفقہ طریقہ ہو۔

5- گروہی سماجی بہبود کے گروہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادارہ اور کارکن کو قبول کرے اور بھرپور تعاون کرے۔

## گروہی سماجی بہبود کا پس منظر

اس طریقہ کار کو سب سے پہلے مذہبی و مشنری اداروں میں لوگوں کی چرچ میں شمولیت اور اتوار سکول (Sunday School) میں شمولیت اور شہری زندگی کو خطرات سے بچانے کے لئے استعمال کیا گیا لیکن نوجوان طبقہ جنھوں نے گروہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ وہ زیادہ تر ان سرگرمیوں کی طرف مبذول ہوتا جس میں مادی فائدہ، تعلیمی فوائد یا خوشی پائی جاتی تھی۔ اسی طرح گروہی سماجی بہبود کے اداروں میں بچوں اور بالغوں کے لئے اس قسم کے محرک شامل کیے گئے۔ 20 ویں صدی کے آغاز میں بوائے سکاؤٹ اور اس طرح کی دوسرے گروپ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے منظّم کیے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



A ) اس طریقہ کار میں ایک تبدیلی اس وقت آئی جب اس کو طریقہ علاج (Method of Therapy) کے طور پر پاگل خانوں (Mental Hospitals) اور بچوں کی اصلاح (Child Guidance) کے اداروں میں تفریحی پروگراموں کی شکل میں اعصابی اور دماغی مریضوں کے لئے روشناس کرایا گیا۔

اس کے علاوہ گروہی سرگرمیوں کے رجحان میں تبدیلی آئی۔ کھیلوں، جسمانی تعلیم، مباحثے اور ہنر وغیرہ کی طرف اس کا رخ ہوا۔ انسانی زندگی کی ترقی ہوئی اور گروہی زندگی کا بہتری کی طرف رجحان ہو گیا۔ پھر گروہی زندگی میں درپیش مسائل کو حل کرنے اور ضروریات پوری کرنے میں ایک منظّم طریقہ کار وضع کیا گیا۔ جسے ہم گروپ ورک کا نام دیتے ہیں۔

## گروہی سماجی بہبود کا فلسفہ

دنیا میں ہر انسان دوسرے انسانوں کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بھی صلاحیتیں عطا کی ہیں ان کی نشوونما معاشرے میں رہتے ہوئے ممکن ہوئی۔ فرد دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کے ذریعے تجربے حاصل کرتا ہے جس سے اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ فرد کی ترقی اور خوشحالی دوسرے افراد کے ساتھ وابستہ ہوئی۔ گروہی تجربے کی ضرورت بنیادی ہے اور ہر جگہ محسوس کی جاتی ہے۔

گروہی کارکن اس نظریئے پر یقین رکھتا ہے کہ ہر فرد میں اصلاح کی گنجائش ہوتی ہے۔ فلاحی اداروں کی حدود میں اچھے ماحول کے ذریعے فرد کی شخصیت میں مثبت تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں نا صرف گروہ میں ہوتی ہیں۔ بلکہ گروہ کے ذریعے بھی ہوتی ہیں۔ چونکہ انسان دوسرے لوگوں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اس کا اٹھنا، بیٹھنا، بولنا وغیرہ دوسرے افراد کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جیسا ماحول اور تربیت دی جائے گی۔ شخصیت ویسی ہی ہو گی۔ گروہ کے افراد کے باہمی تعلقات اگر مناسب طریقے سے کام میں لائے جائیں تو گروہ بے حد کامیاب رہتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات جتنے اچھے ہوں گے اتنی ہی اچھی شخصیت سامنے آتی ہے۔ دوسری طرف اگر کسی شخص کے تعلقات لوگوں کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خراب ہیں تو اتنا ہی شخصیت میں منفی اثر دکھائی دے گا۔

سماجی گروہی سماجی بہبود کی بنیادی خصوصیت جمہوریت ہے کیونکہ گروہ میں شامل تمام افراد کے لئے ترقی کے یکساں مواقع ہوتے ہیں انہیں خیالات کے اظہار کی آزادی دی جاتی ہے اور وہ معاشرتی گروہ کے ہر پروگرام میں شریک ہوتے ہیں۔ گروہ کے افراد اپنے مقاصد اور اس سے متعلق تمام فیصلے کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس طرح سے گروہ کے ذریعے جمہوری ماحول کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔

## گروہ کا ارتقائی عمل اور تشکیل

آج سے تقریباً 45 سال پہلے گروہ کی جو تعریف کی جاتی تھی اس سے مراد دو یا دو سے زائد افراد کا مجموعہ ہے جن کے درمیان نفسیاتی بین العمل پایا جائے۔ گروہ کے بارے میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ گروہ چند افراد کا مجموعہ ہونے کے ساتھ ساتھ مقاصد بھی رکھتا ہے گروہ کے افراد کی شخصیت تبدیل ہونے سے پورے گروہ پر اثر پڑتا ہے۔ ہر انسان اپنی پیدائش سے لے کر موت تک مختلف گروہوں سے منسلک رہتا ہے مثلاً بچے کے لئے سب سے پہلا گروہ خود بچے کا خاندان ہے اور اس گروہ سے بچے کے تعلقات بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے بچے کے کردار پر اس کے ماں باپ اور بہن بھائی بہت زیادہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔ دوسری طرف جب بچہ گھر سے باہر قدم رکھتا ہے تو اُسے مختلف گروہوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس طرح سے اس کی شخصیت کی مزید نشوونما ہوتی ہے۔ سماجی تحقیق میں سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ گروہ کا فرد کی شخصیت پر اثر لازمی ہے۔ کچھ لوگ اپنے گروہ سے بہت زیادہ قریب ہو جاتے ہیں گروہی سرگرمیوں میں انتہائی دلچسپی سے شریک ہوتے ہیں۔ اپنے گروہ سے جذباتی لگاؤ پیدا کر لیتے ہیں۔ جب کہ کچھ افراد گروہ سے معمولی دلچسپی رکھتے ہیں۔

ہر فلاحی کارکن یہ جانتا ہے کہ معاشرے میں مختلف گروہ پائے جاتے ہیں کچھ گروہ ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور کچھ وقتی ضرورت کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے کچھ گروہوں میں محدود افراد شامل ہوتے ہیں اور کچھ گروہ افراد کی بہت بڑی تعداد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

گروہ تشکیل دیتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

1- گروہ میں ممبران کی تعداد اتنی کم ہونی چاہیے کہ ایک رکن دوسرے رکن سے انفرادی واقفیت حاصل کر سکے۔ اس طرح سے چھوٹے گروہ میں کارکن کے لئے بھی گروہ کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

2- گروہ کے افراد کی ایک دوسرے کے ساتھ وابستگی ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ ایک عرصے تک اکٹھے رہ سکیں۔

3- ہر گروہ میں کسی تنظیم کا پایا جانا ضروری ہے کیونکہ فرائض کی ادائیگی کے لئے تنظیم کا ہونا ضروری ہے۔

4- گروہی سماجی بہبود کے گروہ میں نئے ممبران شامل کرنے کے لئے ایک خاص طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔

5- سماجی گروہی بہبود کے گروہ میں ضروری ہے کہ ادارہ اور کارکن ایک دوسرے کو قبول کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

انفرادی اختلافات نا صرف افراد میں پائے جاتے ہیں بلکہ گروہوں میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ تمام افراد جو گروپ میں شامل ہوتے ہیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن پھر بھی گروہ کی کامیابی کا انحصار گروہ کے افراد کے اچھے تعلقات پر ہوگا۔ جس طرح فرد کی شخصیت میں وقت گزرنے کے ساتھ تبدیلیاں آتی ہیں۔ اُسی طرح سے گروہ میں بھی نشوونما اور تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

## ابتدائی دور

ابتدائی دور میں ایک کارکن گروہ کے ممبران کے سوالات کا جواب دے کر اُن کی مدد کی کوشش کرتا ہے چونکہ اس دور میں ممبران ،،ایک دوسرے کو جاننا چاہتے ہیں اور ان مقاصد اور وجوہات کو بھی سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے جن کی وجہ سے گروہ بنایا گیا۔ گروہی کارکن افراد کو ان کی خصوصیات سے روشناس کرواتا ہے جو ان کی کامیابی یا ناکامی کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوتے ہیں۔

گروہی کارکن ابتداء میں مختصر تفریحی پروگراموں کے ذریعے گروہ میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح اصل مقاصد کے حصول کی راہ ہموار ہوجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گروہی کارکن مختلف موضوعات پر گروہ کے افراد کی رائے معلوم کرتا ہے اور یوں اُسے افراد کی ذاتی دلچسپوں اور گروہ کے بارے میں واقفیت حاصل ہوجاتی ہے۔

ان منازل کو طے کرنے کے بعد گروہ کے ارتقاء کے آثار واضح ہوجاتے ہیں۔ اس عمل کے دوران بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں اور گروہ میں ارتقاء کی ہر منزل دوسری منزل سے گہری وابستگی رکھتی ہے۔

## ماہرین کے نزدیک سوشل گروپ ورک کی تعریف

1-( کوئیل) 1948ء Grace C.Coyle کے مطابق

"سوشل گروپ ورک ایک بنیادی طریقہ کار ہے جس کے تحت گروہی تجربے کے ذریعے سماجی تعلقات کی نشوونما کی جاتی ہے۔ اس کے لیے گروہی سماجی کارکن کا فرض سماجی تعلقات کو ترقی دینا اور ایک جمہوری معاشرے کا فروغ ہے۔"

Wilson & Royland 1949ء-2

"سوشل گروپ ورک بحیثیت ایک معاون طریقہ کار کے ایک سماجی عمل میں شرکت کے ذریعے افراد کو نئے خیالات سیکھنے، نئی مہارت حاصل کرنے، انداز فکر تبدیل کرنے اور شخصیت میں پختگی پیدا کرنے میں ان کی اس طرح مدد کرتا ہے کہ وہ فیصلہ کرنے کے بعد ضروری اقدام کر کے گروہ کے مقاصد حاصل کریں۔"

Harleign B. Trecleen -3

"سوشل گروپ ورک ایک طریقہ کار ہے۔ جس کے ذریعے فلاحی ادارے میں ایک گروہ کی سماجی کارکن کے ذریعے مدد کی جاتی ہے۔ جو ان کو پروگرامی سرگرمیوں پر عمل کرانے کی خاطر باہمی ربط قائم کرنے میں اس طرح رہنمائی کرتا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو دوسروں سے وابستہ کرتے ہیں بلکہ ان کو انفرادی، گروہی اور جماعتی ترقی کی خاطر اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق ترقی کے مواقع بھی ملتے ہیں اور اس سے ان کو تجربہ بھی حاصل ہوتا ہے۔''

عام الفاظ میں ''گروہی سماجی بہبود سوشل ورک کا وہ طریقہ کار ہے جو گروہوں پر مبنی افراد کی سماجی کارکردگی بہتر بنانے اور پسندیدہ سماجی مقاصد کے حصول میں ان کی مدد کرتا ہے۔''

## سوشل گروپ ورک کے اغراض و مقاصد

1- گروپ کو منظّم کرنا

2- گروپ ممبران کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانا

3- گروپ ممبران کی مشترکہ ضروریات کو پوری کر کے ان کی شخصیت کو اجاگر کرنا

4- گروپ ممبران کو جمہوری اور خوشگوار ماحول مہیا کرنا۔ تاکہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں ذمہ داری سے کام کریں۔ اور جمہوری اقدار کے متوالے بن جائیں۔ یعنی جمہوری طرز زندگی اور انداز فکر سکھانا۔

5- گروہ کے اندر اور مختلف گروہوں کے درمیان یک جہتی دوستی اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرنا اور گروپ کے اندر اخوت، بھائی چارے کی فضا قائم کرنا۔

6- ممبران کو نظم وضبط کا پابند بنانا، سماجی آداب سکھانا۔ تفریح کے ذریعے ممبران کی تعلیم وتربیت کرنا اور مخفی صلاحتیوں کو اجاگر کرنا۔

7- صنعتی زندگی کی افراتفری میں بامقصد تفریح کے مواقع فراہم کرنا۔

8- ہسپتالوں میں ذہنی مریضوں کا علاج کرنا۔ اور دوسرے لفظوں میں گروپ ورک کو ذہنی مریضوں کے علاج کے لیے استعمال کرنا۔

9- نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو روکنا۔

10- گروپ کے افراد کی قائدانہ صلاحتیوں کو اجاگر کرنا۔

11- گروپ ممبران کے احساس کمتری کو دور کرنا۔ اور ان میں خوداعتمادی کے جذبات پیدا کرنا۔

12- تشکیل کردار کے مواقع فراہم کرنا۔

13- انتقال آبادی (Urbanization) کی وجہ سے دیہاتوں سے ہجرت کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شہروں میں آنے والے افراد میں احساس تنہائی پایا جاتا ہے۔ جسے دور کرنے کے مواقع فراہم کرنا اوراس کے ساتھ ساتھ اُن کو ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔

## سوشل گروپ ورک کے اجزاء

ELEMENTS/Components of Social Group Work

| | |
|---|---|
| 1-سماجی گروہ یا گروپ | Social Group |
| 2- گروپ ورکر یا گروہی سماجی کارکن | Group Worker |
| 3-سماجی بہبود کا ادارہ | Social Welfare Agency |
| 4-عملیہ | Process |
| 5-پیروی | Follow up |

### 1- گروہ

"گروہ سے مراد وہ سماجی گروہ ہے جس کے مسائل حل کرنے مقصود ہوں۔ ایک پیشہ ور سماجی کارکن سماجی گروہ کے مسائل اس طرح حل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی گروہی زندگی کو بہتر بنا سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ گروہ کے ارکان اپنی ذاتی صلاحیتوں کو بھی بروئے کار لا کر اپنی مدد آپ کے تحت اپنے مسائل حل کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

سماجی گروہ سے مراد دو یا دو سے زیادہ افراد کا مجموعہ ہوتا ہے جو بین عمل کی صورت حال سے دوچار ہوتے ہیں۔

### 2- گروپ ورکر

یہ ایک پیشہ ورانہ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ سماجی کارکن ہوتا ہے۔ جو گروہ کے ساتھ کام کرتا ہے

گروپ ورکر ادارے یا Social Welfare Agency کا نمائندہ ہوتا ہے۔

گروپ ورکر اپنے تمام فرائض اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں اور تربیت کے علاوہ گروہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نفسیات اورانسانی کردار سے متعلق علم کو بروئے کار لاتے ہوئے انجام دیتا ہے۔(ورکر کے اوزار اس کا علم اور مہارت ہوتے ہیں۔گروپ میں گروپ ورکر کا کردار دوہری نوعیت کا ہوتا ہے۔

i- گروپ ورکر گروپ کے ارکان کی ذاتی دلچسپیوں کو سامنے رکھتے ہوئے گروہی پروگرام تربیت دیتا ہے۔

ii- گروہ کے اُن مشترکہ مقاصد کی تکمیل یا حصول کو ممکن بنانے کی کوشش کرتا ہے۔جن مقاصد کے لیے گروپ بنایا گیا ہے۔

iii- گروپ ورکر گروہ کا لیڈر نہیں ہوتا بلکہ یہ ادارے کا نمائندہ ہوتا ہے۔لیڈر گروہ کے اندر سے ہوتا ہے یا بنایا جاتا ہے۔

iv- گروپ ورکر گروہ کے ارکان کی شخصیتوں کی نشو ونما کے لیے بطور آلہ کار کے استعمال ہوتا ہے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے۔کہ گروہ کے تمام وسائل کو ان مقاصد کے لیے بروئے کار لائے جن مقاصد کے لیے گروہ تشکیل دیا جاتا ہے۔

## گروپ ورکر کا کردار

گروپ ورکر کا کردار،فرائض،وظائف:Role of Group Worker

1- گروپ ورکر گروہ کے مشترکہ مقاصد کے تعین میں گروہ کی معاونت یا مدد کرتا ہے۔

2- گروپ ورکر گروہ کے آئین کی تیاری میں گروہ کی مدد کرتا ہے۔

3- گروپ ورکر گروہ کی ضروریات کے تعین میں گروہ کی مدد کرتا ہے۔

4- گروپ ورکر گروہ کے مقاصد کے حصول کے لیے ذرائع و وسائل تلاش میں معاونت کرتا ہے۔خواہ وہ ذرائع گروہ کے اندر یا گروہ کے باہر واقع ہوں۔

5- گروپ ورکر گروہ کے اندر قیادت کو فروغ دیتا ہے۔

6- گروپ ورکر گروہ کے ارکان کو ان کی شخصیتوں کی نشونما کے لیے مواقع فراہم کرتا ہے۔

7- گروپ ورکر گروہ کے ارکان میں اپنائیت کا احساس پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ بھائی چارے کی فضا پیدا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



-8 گروپ ورکر گروہ کے گروہی پروگراموں کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

-9 گروپ ورکر گروہ کے افراد کو تفریحی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

-10 گروپ ورکر گروہ کے گروہی جائزے میں مدد کرتا ہے کہ گروہ کے مقاصد کیا تھے، مسائل کیا تھے، پروگرام کیا تھے، گروہ نے اسے قبول کیا یا نہیں۔

-11 ادارے اور گروہ کے درمیان اگر اختلافات کی صورت پیدا ہو جائے تو گروپ ورکر اُن کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

-12 گروپ ورکر اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ گروپ کے اغراض و مقاصد اور اس ادارے کے اغراض مقاصد آئین سے متصادم نہ ہوں۔

-13 گروپ ورکر ادارے کی تنظیم، پالیسی، اور اغراض و مقاصد سے گروپ کے ممبران کو آگاہ کرتا ہے۔

-14 گروپ ورکر ادارے اور گروپ یا گروہ کے درمیان رابطہ کا کام دیتا ہے۔

## -3 سماجی بہبود کا ادارہ (Social Welfare Ageney)

سماجی بہبود کا ادارہ مندرجہ ذیل کردار ادا کرتا ہے۔

-1 ادارہ گروہ کے لیے مناسب جگہ کی فراہمی کا بندوبست کرتا ہے۔

-2 ادارہ ضروری مادی اور غیر مادی ساز و سامان کی فراہمی کا انتظام کرتا ہے۔

-3 ادارہ تربیت یافتہ سماجی کارکن کی خدمات فراہم کرتا ہے۔

-4 ادارہ گروہ کے پروگراموں کے لیے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔

-5 ادارہ اگر ضرورت ہو تو فنی اور تکنیکی امداد بھی فراہم کرتا ہے۔

-6 ادارہ اگر بلاوجہ معاشرے کی طرف سے تنقید ہو جائے تو ادارہ گروہ کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

گروہی صورت میں افراد جن اداروں میں موجود ہوتے ہیں اور ایک سماجی کارکن جن اداروں میں گروہی سماجی خدمات انجام دے رہا ہوتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

خواتین کی بہبود کے لیے دارالفلاح، کاشانہ، ورکنگ ویمن ہاسٹل وغیرہ جبکہ بچوں کی بہبود سے متعلق چمن، نگہبان، معذور بچوں کے سکول وغیرہ اور معمر افراد کے لیے عافیت جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ادارے شامل ہیں۔

4- **عملیہ** (Process)

اس مرحلے میں سماجی گروہی کارکن گروپ ورک کے اصولوں اور قواعد وضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے گروہی مسائل کے حل کا آغاز کرتا ہے۔ اس حل کے عملیہ کے دوران سماجی کارکن اپنی تعلیم وتربیت اور تجربے کو بروئے کار لا کر افراد کے مسائل کرتا ہے۔ تمام مسائل کو ترجیحات کے مطابق اہمیت دیتا ہے اور گروہ کے اندرونی اور بیرونی وسائل کے بھرپور استفادہ سے تمام مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مرحلے میں سماجی کارکن گروہ کے اختلافات کا خاتمہ بھی ممکن بناتا ہے۔ گروہ کے افراد کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہے۔ گروہی پروگراموں کی تکمیل کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس عملیہ (Process) کے مرحلے سب سماجی کارکن یا سماجی گروہی کارکن گروہ کو تفریحی سہولتیں بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ جزو انتہائی اہم ہے۔ اگر یہ جزو نہ ہو تو سماجی گروہی بہبود کا عمل مکمل نہیں کیا جاسکتا۔

5- **پیروی** (Follow up)

تمام کام مکمل کر لینے کے بعد پیروی کی شکل میں ایک نیا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ اس جزو کی اہمیت بھی باقی تمام اجزاء جیسی ہے۔ اگر سماجی کارکن پیروی نہیں کرتا تو اُسے گروہی پروگراموں کی کامیابی یا ناکامی کا علم نہیں ہوتا۔ اُسے اپنی کارکردگی کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اس مرحلے میں سماجی کارکن اُن تمام حالات و واقعات کا جائزہ لیتا ہے جن کی وجہ سے گروہی سرگرمیاں کامیابی یا ناکامی سے دوچار ہوتی ہیں۔ عام طور پر پیروی کو سوشل گروپ ورک کے اجزاء میں شمار نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے جزو ہی تصور کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# سوشل گروپ ورک کے اصول

اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سوشل گروپ ورک میں گروپ ورکر کو بہت سے گروہوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے گروہ کے اندر مختلف صورت حال کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ گروپ ورکر کے کردار کا انحصار گروپ اور حالات کی انفرادی حیثیت پر ہوتا ہے۔ لیکن یہاں چند سائنسی اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو کہ ہر گروپ ورکر کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ اور کردار کو بہتر بناتے ہیں۔ سماجی کارکن کی بہتر راہنمائی کے لیے اصول درج ذیل ہیں

## 1- گروہ کی باقاعدہ تشکیل کا اصول

یہ گروپ ورک کا پہلا اور اہم اصول ہے۔ چونکہ گروپ ورکر کو گروہ کے ساتھ ایک عرصے تک کام کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا ورکر کو چاہیے۔ کہ گروپ سوچ سمجھ کر اور شعوری طور پر بنائے، گروپ کو بناتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

- بوڑھے اور بچوں کے گروہ علیحدہ بنائے جائیں اس لیے کہ اُن کی دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں۔
- گروہ کے ممبران کی تعداد مناسب ہو۔
- افراد کو مختلف چھوٹے گروہوں میں رکھا جائے۔ تاکہ گروپ کو زیادہ فعال دلچسپ اور بامقصد بنایا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے عمر، تجربے، علم، علاقہ اور نسل کو مدنظر رکھتے ہوئے گروہ بندی کی جاسکتی ہے۔ اس لیے بھی کہ گروہی تعلقات مضبوط ہوں اور مقصدیت متاثر نہ ہو۔

سوشل گروپ ورک میں گروہ کو سارے گروپ کی ترقی کے لیے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ گروپ ورکر کا یہ کام ہے کہ وہ گروپ کی تشکیل اس طرح کرے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی صاحیتوں اور وسائل کا بھرپور استعمال کرسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- مخصوص مقاصد کے حصول کا اصول

گروپ ورک کے اس اصول سے مراد یہ ہے کہ گروہ کی اس طرح مدد کی جائے کہ گروپ ممبران اپنی صلاحیتوں اور گروہ کے وسائل کے استعمال سے نہ صرف اپنی ضروریات کو پورا کرسکیں۔ بلکہ اُن مقاصد کا حصول ممکن بھی ہو۔ جس کے لیے گروپ تشکیل دیا گیا ہے۔ سوشل گروپ ورک میں گروپ ورکر اور ایجنسی مل کر گروپ کی ضروریات، وسائل توانائیاں یا صلاحیتیں اور حدود کا تعین کرتے ہیں۔ اور پھر گروپ کی ضروریات کے پیش نظر مخصوص مقاصد کا ترجیحی بنیادوں پر تعین کیا جاتا ہے۔

## 3- ورکر اور گروہ کے درمیان با مقصد تعلق کا اصول

سوشل گروپ ورک کی کامیابی کا دارو مدار گروپ ورکر اور گروپ ممبران کے درمیان با مقصد تعلقات کی نوعیت پر ہے۔

ورکر اور ممبران کے درمیان تعلقات کے استحکام کے لیے ضروری ہے۔ کہ ورکر ممبران کو اُن کی تمام اچھائیوں اور برائیوں یا توانائیوں اور کمیوں کے ساتھ ذہنی طور پر قبول کرے۔ دوسری طرف گروپ ممبران کو بھی مدد کے حصول کے ساتھ ساتھ ورکر کو بھی ذہنی طور پر قبول کرنا ہوگا۔ گروپ ورک کے اس اصول کے مطابق ورکر گروہ کے ساتھ جذباتی یا حادثاتی انداز میں کام نہیں کرتا بلکہ اس کے تعلقات گروہ کے افراد کے ساتھ ایسے ہوتے ہیں۔ جو مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اپنے با مقصد تعلقات کی وجہ سے گروہ میں قربانی اور بھائی چارے کی فضا قائم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ورکر اپنے ان تعلقات کو گروپ ممبران کی نشو ونما کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔

## 4- مسلسل انفرادیت کا اصول

گروپ ورکر بہت سے گروہوں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ جن کی اپنی ضروریات مسائل اور وسائل دوسرے گروہوں سے الگ ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ گروپ کے اندر گروپ ممبران میں بھی ان کی ضروریات اور وسائل کے لحاظ سے انفرادیت پائی جاتی ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے مراد یہ ہے کہ ہر گروہ کی اپنی مخصوص صلاحیتیں، ضروریات، وسائل اور مخصوص ڈھانچہ ہوتا ہے اور ہر گروہ کا اپنا کردار ہوتا ہے۔ جو اُسے دوسرے گروہوں سے جدا کرتا ہے۔ گروپ ورکر مختلف گروہوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اُن کی انفرادیت کو مدنظر رکھتا ہے۔ ایک اور بات یہ کہ ہر گروہ کی دلچسپیاں دوسرے گروہوں سے جدا ہوتی ہیں۔

## 5- گروہی تنظیم میں لچک کا اصول

اس اصول سے مراد یہ ہے کہ گروہی تنظیم اور گروہ کے اصول وضوابط میں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق لچک پائی جاتی ہے یا ہو۔ اصول وضوابط بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ان سے گروپ ممبران کسی مشکل کا شکار نہ ہوں اور وہ مشترکہ مقاصد کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ایسے اصول وضوابط ہوں جن کو حالات کے بدلنے کے ساتھ بدلا جا سکے۔ اور ان میں ترمیم کی گنجائش بھی موجود ہو۔ تاکہ بدلتے ہوئے حالات میں بھی مشترکہ مقاصد کا حصول ممکن رہے۔ اس لیے کہ اصول وضوابط افراد کے لیے ہوتے ہیں یا بنائے جاتے ہیں، افراد اصول وضوابط کے لیے نہیں ہوتے۔

## 6- گروہی بین عمل کی سمت مقرر کرنے کا اصول

اس اصول کے مطابق گروپ ورکر گروہی بین عمل کی سمت مقرر کرتا ہے یا راہنمائی کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گروپ ورکر گروہ کو اس سمت لے جاتا ہے جو کہ مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ گروپ ورکر گروپ ممبران کی اس طرح راہنمائی کرتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات اور وسائل کے بارے میں باخبر ہوں اور تمام ممبران ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کریں۔ اس کے علاوہ گروپ ممبران کے تعلقات گروپ ورکر کے ساتھ بہتر ہوں اور وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں اور وسائل اُن مقاصد کے حصول کے لیے صرف کر دیں۔ جن مقاصد کے لیے گروپ قائم کیا گیا ہے۔ اگر کوئی ممبر دوران بحث ومباحثہ ضرورت سے زیادہ بولے، وقت ضائع کرے، نامعقول دخل اندازی کرے، تو اُسے آرام سے سمجھائے، اور تمام ممبران کو مناسب مواقع بھی مہیا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گروہی سماجی بہبود میں گروہی بین عمل ہی وہ بنیادی قوت ہے جو گروہی کارکردگی کو بہتر سے بہتر کرتی ہے۔ اور افراد میں تبدیلیاں پیدا کرنے یا کروانے میں موثر ثابت ہوتی ہے۔ گروہ اور گروہی بین عمل لازم وملزوم ہیں۔ گروہ میں رہتے ہوئے بین عمل اکثر مشاہدے میں آتا ہے۔

سماجی کارکن گروہ کے افراد کے بین عمل میں اضافہ کرنے کی ایسی کوشش کرتا ہے جس میں وہ خود کو پس منظر میں رکھتا ہے، تاکہ گروہ کے ممبران تعمیری سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

## 7- پروگرام مرتب کرنے کا اصول

گروپ ورکر گروہ میں بین عمل کو تیز کرنے اور مشترکہ مقاصد کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے مختلف پروگراموں کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔ پروگرام مرتب کرتے ہوئے ورکر اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ پروگرام متوازن اور جامع ہوں۔ ایسے پروگرام ہوں جن میں تفریح تعلیم اور مقاصد کے حصول کا عنصر شامل ہو۔ پروگرام مرتب کرتے ہوئے افراد کی خواہشات اور ضروریات کو مدنظر رکھے۔ اور پروگرام جنس، عمر، قابلیت کو سامنے رکھ کر بنائے جائیں۔ نیز یہ کہ پروگرام اخلاقی قدروں کے مطابق ہوں، انہیں پامال نہ کریں۔

## 8- حق خود ارادیت کا اصول

سماجی گروہی بہبود یا سوشل گروپ ورک کی بنیاد اس نظریے پر ہے کہ گروہ کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے لائحہ عمل کا خود تعین کرے۔ اور اسے اس بات کا حق بھی حاصل ہے کہ وہ ادارے کی جانب سے مہیا کی گئی خدمات کو قبول یا مسترد کر دے۔ گروپ کے ممبران اپنے تمام پروگراموں کے متعلق اور اپنی سرگرمیوں کے متعلق تمام فیصلے باہمی مشاورت اور بحث ومباحثہ کے ذریعے خود کریں۔ گروپ ورکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ گروہ کی حوصلہ افزائی کرے اور گروہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے تاکہ وہ مقاصد کے حصول کو ممکن بنا سکیں گروپ ورکر کا کام یہ ہے کہ وہ گروپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اپنی رائے دے۔متبادل تجاویز فراہم کرے اور آخری فیصلہ گروہ کے افراد پر چھوڑ دے۔اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ گروپ جو فیصلہ کرے گا یہ اس کا اپنا فیصلہ ہوگا۔اور اس کے ساتھ گروپ ممبران اپنے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے اپنے تمام تر وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

## 9-وسائل کے استعمال کا اصول

گروپ ورکر اور گروپ چونکہ کسی گروپ ورک ایجنسی یا ادارے کی سر پرستی یا راہنمائی میں کام کرتے ہیں۔ جبکہ ادارے کی سرپرستی بلواسطہ طور پر معاشرہ کرتا ہے۔لہٰذا گروہی پروگراموں کو عملی جامہ پہناتے وقت گروہ، ادارہ اور معاشرہ تینوں کے وسائل سے استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔کچھ وسائل گروہ کے اپنے ہوتے ہیں، کچھ ادارے کی طرف سے فراہم ہوتے ہیں۔اور کچھ وسائل معاشرہ کی طرف سے دستیاب ہوتے ہیں۔

گروپ ورکر کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ تمام وسائل کے بھرپور استعمال سے گروہ کے مشترکہ مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔اس کے علاوہ اُس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وسائل کا ضیاع ممکن نہ رہے۔

## 10-جائزے کا اصول

سوشل گروپ ورک میں گروپ ورکر کی خدمات، ممبران کا ردعمل اور گروہ کے پروگراموں کی خوبیوں اور خامیوں کو جاننے کے لیے مسلسل جائزے کا اصول بہت اہمیت کا حامل ہے۔اس اصول کے مطابق ورکر گروہ کے مشترکہ مقاصد کی روشنی میں جائزہ لیتا ہے کہ گروہ کے پروگرام کیا تھے۔کہاں تک کامیاب ہوئے۔اگر ناکام ہوئے تو کیوں اور افراد میں بھائی چارے کی فضا قائم ہوئی یا نہیں کہاں تک گروپ ورکر کو گروپ ممبران نے قبول کیا کہاں تک گروپ ورکر گروہ کو قبول کر پایا۔اس کے علاوہ گروہ کے افراد کا پروگراموں کی طرف کیا ردعمل ظاہر ہوا۔اور پروگرام کس حد تک مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مفید رہے یا مددگار ثابت ہوئے۔اس اصول میں گروہی بین عمل کی رفتار کا جائزہ بھی شامل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# سوشل گروپ ورک یا سماجی گروہی بہبود کا میدان عمل

## 1- بہبودنسواں

عورتوں کے مسائل کی وجہ سے اس وقت پاکستان میں بہت سے ادارے عورتوں کی تعلیم وتربیت تفریح اور بحالی کی سہولیتں مہیا کررہے ہیں۔ بہت سے ادارے اس مقصد کے تحت بنائے گئے ہیں۔ یہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری ادارے گروپ ورک کے ذریعے عورتوں کی فلاح کے مختلف کام سرانجام دے رہے ہیں۔ان اداروں میں دارالامان، کاشانہ دارالفلاح، کسر بہبود، صنعت زار، ورکنگ ویمن ہاسٹل وغیرہ شامل ہیں۔ کاشانہ اور دارالشفقت میں لاوارث خواتین کورکھا جاتا ہے۔

## 2- بہبوداطفال

بچوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے سرکاری اور غیرسرکاری ادارے غریب، لاوارث اور معذور بچوں کے کھانے پینے، تعلیم، علاج اور سیروتفریح کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ان اداروں میں Day Care Centre چمن، نگہبان سنیٹر، معذور بچوں کے سکول شامل ہیں۔

## 3- بہبودنوجوانان

نوجوانوں کو ذہنی انتشار سے بچانے کے لئے گروپ ورک کا طریقہ کار بہت زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ گروپ ورک کے ذریعے نوجوانوں کو تعلیم اور تفریح کی سہولتیں دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنا فارغ وقت مثبت مشاغل میں صرف کرسکیں۔اس سلسلے میں بوائے سکاوٹ کے ساتھ مختلف کھیلوں کے کلب وغیرہ بھی شامل ہیں۔

## 4- معمرافراد کی فلاح وبہبود

ایسے لاوارث اور بزرگ افراد جنہیں معاشرے میں کوئی اورقبول نہ کررہا ہواُن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہائش اور تفریح کے لئے حکومت نے کچھ ادارے بنائے ہیں جن میں سے ''عافیت'' سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔

## 5- معذوروں کی فلاح و بہبود

معذوروں کو بھی بہت سے ادارے گروپ ورک کے ذریعے مختلف سہولتیں فراہم کر رہے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بہتر زندگی گزار سکیں۔ اس سلسلے میں ادارہ بحالی معذوراں اور اس کے ساتھ Special Education کے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں۔

## 6- مزدوروں کی فلاح و بہبود

مزدوروں کی تفریح، علاج و معالجہ، اور فنی تربیت کے لئے بہت سے کارخانوں میں گروپ ورک معیار زندگی بہتر کر سکتا ہے۔ تاکہ یہ لوگ اپنا معیار زندگی بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مسائل سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ ان تمام شعبوں کے علاوہ طبی سماجی بہبود اور مجرموں کی آبادکاری میں بھی گروپ ورک کا طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

## 7- سکول

گروہی پروگراموں کی مدد سے سکول میں بچوں کو بزم ادب اور گروہی بحث و مباحثہ کی فراہمی سے بچوں کی شخصیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے اور اُن کی جسمانی صحت بہتر بنانے کے لیے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ تفریحی سہولتوں کی فراہمی سے نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔ مل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ تمام کام ایک تربیت یافتہ گروپ ورکر ہی انجام دے سکتا ہے۔

## 8- ذہنی معذور افراد کے ادارے

ذہنی علاج کے لیے چھوٹے چھوٹے گروہ بنائے جاتے ہیں۔ جہاں اظہار خیال کی آزادی ہوتی ہے۔ ذہنی معذوری اور سطح کے مطابق تفریحی پروگرام مرتب کرنا گروپ ورک سے ہی ممکن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 9- جنرل ہسپتال

جنرل ہسپتال خاص طور پر بچوں کی بیماری اور ذہنی بیماری والے وارڈز میں بیماریوں کی نوعیت کے مطابق بچوں کی تعلیم و تربیت اور تفریح کا انتظام سوشل گروپ ورک کے ذریعے ممکن ہے۔

### 10- یتیم خانے

گروپ ورک کے ذریعے بچوں کے جذباتی مسائل حل کرنے کے لیے اور خود اعتمادی کی کمی اور احساس کمتری کو دور کرنے کے لیے گروپ بنائے جاتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اُن کو گروہی پروگروموں میں شریک کیا جاتا ہے۔

### 11- جیلیں

جیلوں میں قیدیوں کی ذہنی تربیت اور جسمانی صحت برقرار رکھنے کے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ تشکیل کردار کے لیے گروپ ورک کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ چھوٹے شہروں سے بڑے شہروں یا دیہات سے شہروں کی طرف انتقال آبادی کی وجہ سے لوگوں میں احساسِ محرومی و تنہائی کو دور کرنا اور ماحول سے مطابقت پیدا کروانے کے لیے گروپ ورک کا استعمال کیا جاتا ہے۔

## گروپ ورکر کا کردار

### 1- معاونت کرنا

گروہی کارکن کا سب سے اہم فرض گروہ کو منظّم کرنے کے ساتھ ساتھ گروہ کے ارکان کے باہمی تعلقات استوار کرنے میں مدد دینا ہوتا ہے۔کارکن نا صرف افراد کے تعلقات بہتر بناتا ہے بلکہ پروگرام بنانے میں بھی افراد کی مدد کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- رہنمائی فراہم کرنا

گروہی کارکن کا دوسرا اہم فرض گروہ کو اپنے وسائل بہتر طریقے سے استعمال کرنے کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے تا کہ گروہ کم سے کم وسائل میں زیادہ سے زیادہ ضروریات کی تکمیل کر سکے۔

## 3- جمہوری اقدار سے روشناس کروانا

جمہوری اقدار اور اصولوں پر کاربند ہوئے بغیر نا تو کوئی گروہ ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے مقاصد حاصل کر پاتا ہے۔ باہمی اختلافات کے بعد گروہ کے منتشر ہونے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گروہی کارکن افراد میں تنقید برداشت کرنے، دوسروں کی رائے کا احترام کرنے، اور اجتماعی مفاد کی خاطر، ذاتی مفاد قربان کرنے کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔

## 4- یکساں مواقع فراہم کرنا

گروہی کارکن گروہ کے تمام ارکان کو گروہی سرگرمیوں میں شریک ہونے کا پورا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس طرح سے افراد کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کا موقع ملتا ہے۔

## 5- گروہی قیادت اُبھارنا

گروہ میں سے قیادت ابھارنا کارکن کا فرض ہے۔ اس سلسلے میں افراد کی تربیت کرتا ہے۔ گروہ کو اپنی ذمہ داریاں خود اٹھانے کے قابل بناتا ہے تا کہ وہ بغیر کسی بیرونی امداد کے اپنے مسائل خود حل کر سکے۔

## 6- دوسرے گروہوں کے ساتھ رابطہ کرنا

گروہی کارکن دوسرے گروہوں کے ساتھ رابطہ استوار کرنے میں مدد کرتا ہے تا کہ افراد معاشرے کی ترقی میں اتحاد و تعاون کے ساتھ شریک ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 7-احتساب اور ریکارڈنگ کرنا

گروہی کارکن اپنے علم کی بدولت پروگراموں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ بجٹ بناتا ہے اور تمام پروگراموں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتا رہتا ہے تاکہ خامیاں دور کی جاسکیں۔

## 8-تشخیص کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا

گروہی کارکن گروہ کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس چیز کا خیال رکھتا ہے کہ گروہ کے سابقہ تجربات کی روشنی میں آئندہ بہتر راستہ اختیار کیا جائے اور پرانی غلطیوں کو دہرایا نہ جائے۔

# اہم سوالات

1- سماجی گروہ سے کیا مراد ہے (تعریف اور تشریح) نیز سماجی گروہوں کی اقسام تحریر کریں؟

2- سوشل گروپ ورک سے کیا مراد ہے (تعریف، تشریح، مقاصد) نیز سوشل گروپ ورک کے اجزاء بیان کریں؟

3- سوشل گروپ ورک کے اصول بیان کریں نیز سوشل گروپ ورک میں پیشہ ورانہ ورکر کا کردار بیان کریں؟

4- سوشل گروپ ورک کا میدان عمل بیان کریں (بہبود نسواں، بہبود اطفال، بہبود نوجوانان، بہبود معمر افراد، بہبود معذوراں اور بہبود مزدوراں)؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر5

# اجتماعی ترقی

1- کمیونٹی/آبادی کی تعریف اور تشریح

2- اجتماعی ترقی کی تعریف

3- اجتماعی ترقی کے مقاصد

4- اجتماعی ترقی کے مراحل (مطالعہ، منصوبہ بندی، عمل درآمد، پیروی)

5- اجتماعی ترقی کے اصول

6- اجتماعی ترقی میں پیشہ ورانہ ورکر کا کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 5

# اجتماعی ترقی

اس سے پہلے کہ ہم اجتماعی ترقی کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟

کمیونٹی کے بارے میں مندرجہ ذیل ماہرین عمرانیات کی آراء:

## 1-نمکاک اورا گبرن

''ایک محدود علاقے میں سماجی زندگی کی کل تنظیم کو''کمیونٹی''کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔''

## 2-آرتھر ڈنہم

''کمیونٹی ایسے افراد کا گروہ ہے جو ایک گنجان آباد علاقے میں رہتے ہوں اور مشترکہ زندگی کے اہم عناصر کا اپنے طور طریقوں، رسم و رواج، روایات اور طرز گفتگو کے ذریعے اظہار کرتے ہوں۔''

## 3-کنگرائے ڈیوس

''وہ چھوٹے سے چھوٹا علاقائی گروہ جو معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر سکے۔''

## 4-W.H ذرباگ

''کمیونٹی ایک ایسا جغرایائی علاقہ ہے جس کے باشندے ایک زبان بولتے ہیں، ایک قسم کے رسم و رواج کے پابند ہیں کم وبیش ایک جیسے جذبات ہوتے ہیں اور رجحانِ علم ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جیسا ہوتا ہے۔"

## 5- آسبون نیومیئر

"ایسے افراد کا گروہ جو مسلسل جغرافیہ علاقہ میں سکونت پذیر ہو۔"

## 6- جی۔اے ہیلری

"ایسے افراد پر مشتمل گروہ جو مشترکہ علاقوں میں سکونت پذیر ہو۔ جن کا ایک دوسرے سے رسمی اور غیر رسمی حیثیتوں سے سابقہ پڑتا ہو کمیونٹی کہلاتی ہے۔"

7- "کمیونٹی لوگوں کا وہ گروہ ہے جو مشترکہ علاقہ میں رہائش پذیر ہوں۔ ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ اپنائیت کا احساس ان کو متحد کرتا ہو۔ اور دوسرے لوگوں سے علیحدہ کرتا ہو۔"

8- "کمیونٹی کسی نسلی یا مذہبی گروہ کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد اہل محلّہ یا ایسے لوگ ہیں جو ایک گاؤں، بستی یا شہر میں رہائش پذیر ہیں۔"

9- "کمیونٹی سے مراد ایسا گروہ ہے جو محدود علاقے میں رہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو وحدت سمجھتا ہو اور مشترکہ مفادات کی وجہ سے ایک دوسرے سے منسلک ہو۔"

"کمیونٹی سے مراد ایک چھوٹا معاشرہ ہوتا ہے جو کسی مخصوص جغرافیائی علاقے یا حدود میں نسل در نسل مستقل رہائش پذیر ہوتا ہے۔

جن میں ہم آہنگی، اپنائیت، بھائی چارہ، باہم وابستگی، ثقافت، ضروریات اور مسائل کا مشترکہ احساس اور ان کے حل کی طلب پائی جاتی ہے۔"

# اجتماعی ترقی

"اجتماعی ترقی (Community Development) سے مراد کسی مخصوص جغرافیائی حدود میں رہنے والے افراد کی اپنی مدد آپ کے تحت اس علاقے کی مکمل فلاح و بہبود اور ترقی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اجتماعی ترقی کا عمل ایک ایسا عمل ہے۔ جس کے تحت ایک مخصوص علاقے کے لوگ اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت اور حکومت کے تعاون کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ اس مخصوص علاقے کے لوگوں کو قومی زندگی کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں مدد مل سکے اور قومی ترقی میں معاون ثابت ہوسکیں۔''

فرد معاشرے میں مختلف حیثیتوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔ انفرادی حیثیت میں، مختلف سماجی گروہوں میں گروہی صورت میں اور کسی مخصوص جغرافیائی علاقے میں رہتے ہوئے اجتماعی، جماعتی یا علاقائی حیثیت میں۔

''سوشل ورک کا وہ طریقہ کار جو علاقائی یا اجتماعی مسائل کے حل اور ضروریات کی فراہمی میں افراد کی معاونت اور راہنمائی کرتا ہے اور ان کی سماجی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے ہم اجتماعی ترقی کا نام دیتے ہیں۔''

''اجتماعی ترقی (Community Development) سوشل ورک کا وہ طریقہ کار ہے جس کا مقصد کمیونٹی کے تعاون اور اشتراک سے اپنی مدد آپ کے تحت اپنے وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے علاقے کے مسائل کو حل کرنا اور علاقائی ضروریات کی فراہمی ہے۔''

پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں سوشل ورک کے اس طریقہ کار نے بڑے کار ہائے سرانجام دیئے ہیں۔ چونکہ ہمارا سب سے اہم مسئلہ بنیادی ضروریات کی فراہمی ہے۔ اور پھر وسائل کی کمی کی وجہ سے ''خود انحصاری'' کے اصول کو اپنائے بغیر ہم خود دار اور آزاد ممالک کی صف میں کھڑے نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا سوشل ورک کے اس طریقہ کار کی پاکستان میں بہت اہمیت ہے۔ اجتماعی ترقی میں سب سے پہلے لوگوں میں شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ ان کو تعلیم دی جاتی ہے کہ عزت نفس اور اشرف المخلوقات ہونے کا تقاضا یہ ہے۔ کہ انسان اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہو۔

بقول شاعر

مانگے کی روشنی سے نہ پاؤ گے راستہ
اس تیرگی میں لے کے خود اپنے کنول چلو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس کے علاوہ کوئی ایسی عادت نہیں اپنانی چاہیے، جو کہ عزت نفس کو مجروح کرے۔ جب یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر انہیں ایک تنظیم کی صورت میں متحرک کرنا اور اپنے مسائل حل کرنے کے لئے آمادہ کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے وسائل اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ترجیحات کے پیش نظر اپنی مدد آپ کے تحت کام شروع کر دیں تو اس سلسلہ میں ان کی راہنمائی اور معاونت کی جاتی ہے۔ یہی آزاد اور جمہوریت پسند اقوام کا شیوہ ہے۔ اس میں انسانی عظمت بڑھ جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں اس نظریے کو عملی شکل دینے کی بہت ضرورت ہے۔

ہماری دیہی آبادی، سڑکوں، سکولوں، مراکز صحت، تفریحی مقامات اور اسی قسم دوسری بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ یہ تمام سہولتیں ان کو اجتماعی ترقی کے طریقہ کار کے ذریعے فراہم کی جاسکتی ہیں۔

”اجتماعی ترقی (Community Development) دیہی اور شہری علاقے کی معاشی و معاشرتی ضروریات اور افراد کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے انسانی اور مادی وسائل کے موثر اور فوری استعمال کا مفید طریقہ ہے۔ یہ ایک ایسا عملیہ ہے جس میں کمیونٹی کے افراد کی کاوشوں کو یکجا کر کے، حکومت کے تعاون سے ان کی معاشی، سماجی اور ثقافتی حالت کو بہتر بنایا جاتا ہے تا کہ لوگ قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔“

”اجتماعی ترقی (Community Development) کا طریقہ کار مقامی قیادت کو فروغ دیتا ہے۔ بہتری اور علاج کے منصوبوں کا آغاز کرتا ہے۔ افراد کی چھپی ہوئی صلاحیتوں اور قوتوں کو متحد کر کے کئی مخصوص علاقے کی ترقی کے لئے کوششوں کو منظّم کرتا ہے۔“

ترقی پذیر یا پسماندہ علاقوں میں یہ طریقہ کار کافی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ان ممالک کے وسائل محدود اور مسائل لامحدود ہونے کی وجہ سے ترقی کی رفتار سست ہونے کے ساتھ ساتھ ترقی کے ثمرات بھی محدود ہوتے ہیں۔ حکومت کے وسائل اس قدر نہیں ہوتے کہ وہ تمام عوامی ضروریات کی کفالت کر سکے۔ ان حالات پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام اور حکومت کے وسائل، قوتوں اور صلاحیتوں کو متحد کیا جائے۔ عوام میں اپنی مدد آپ کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جذبہ پیدا کیا جائے اور مقامی لوگوں کے رویوں اور خیالات میں تبدیلی پیدا کی جائے۔اس تحریک کا نام اجتماعی ترقی ہے۔

## اقوام متحدہ کے مطابق

''اجتماعی ترقی (Community Development) ایک ایسا نظام ہے جس میں لوگوں کی کوششوں اور مسائل کو حکومت کی کوششوں کے ساتھ مربوط کر کے لوگوں کی معاشی ،معاشرتی اور تمدنی حالت کو اس طرح بہتر بنایا جائے کہ وہ قومی زندگی کا حصہ بن جائیں اور اس کی تعمیر وترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے اہل ہوں۔''

1948ء کی Cambridge کانفرنس نے اس کی تعریف یوں کی ہے۔

''اجتماعی ترقی (Community Development) ایک ایسی تحریک ہے جس کا مقصد عوام اور حکومت کے باہمی اشتراک سے ان کے اپنے لئے بہتر زندگی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔''

برطانیہ کے دفتر نو آبادیات نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے۔

''اجتماعی ترقی (Community Development) صرف معاشی ترقی کا نام نہیں ہے اور نہ ہی اس کا اندازہ مادی ترقی کے بعض منصوبوں کی تکمیل سے لگایا جاسکتا ہے۔ یہ صرف سیاسی اور معاشی مقاصد کے حصول کا ذریعہ بھی نہیں۔اجتماعی ترقی کا سب سے بڑا مقصد سکول کنویں تعمیر کرنا اور نہ ہی نئی فصلیں بنانا ہے بلکہ مضبوط بنیادوں پر خود انحصار معاشرتی اکائیوں کی تعمیر ہے جن میں معاشرتی اور سیاسی ذمہ داریاں واضح ہوں۔دوسرے لفظوں میں کمیونٹی کے لوگوں کے ذہنوں میں ایسی تبدیلیاں لانا ہے جس کے زیر اثر وہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنے علاقے کی معاشی ومعاشرتی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔''

''اجتماعی ترقی (Community Development) سے مراد وہ عوامی جدوجہد ہے جس میں کسی علاقے کے لوگ باہمی اشتراک عمل سے مقامی وسائل بروئے کار لا کر اپنے مسائل کے حل کے لئے کوشش کرتے ہیں۔''

اس کے علاوہ ''اجتماعی ترقی (Community Development) سے مراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عوامی سطح پر بہتر زندگی کی تحریک ہے جو کہ افراد اور گروہوں کے اشتراک پر مبنی ہو۔"

# اجتماعی ترقی کی خصوصیات

اجتماعی ترقی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

## 1- عوامی جدوجہد

اجتماعی ترقی (Community Development) ایک عوامی جدوجہد کا نام ہے جس کا مقصد عوام کی سطح پر بہتر زندگی کی تحریک ہے۔ جو افراد اور گروہوں کے اشتراک پر مبنی ہو۔ اس کے تحت ایک مخصوص علاقے میں رہنے والے لوگوں کے معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور ثقافتی حالات کو بہتر بنانے کے لئے یا لوگوں کو بہتر معیار زندگی فراہم کرنے کے لئے حکومت اور مقامی وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

## 2- جمہوری طرز عمل

یہ ایک جمہوری طرز عمل ہوتا ہے۔ جس کے تحت لوگ اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل پیرا ہو کر اپنے مقامی وسائل کو منظّم کر کے مقامی مسائل کو اجتماعی کوششوں اور باہمی تعاون سے خود مل جل کر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

## 3- ورکر کا مخصوص طریقہ کار

ورکر یا گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کردہ تربیت یافتہ سماجی کارکن خود فیصلے کر کے اسے اس مخصوص علاقے کے لوگوں پر نہیں ٹھونستا بلکہ اصول شرکت کو اپناتے ہوئے وہ اس علاقہ کے افراد میں یا عوام میں ان کے مسائل کے متعلق آگاہی اور شعور پیدا کرتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ان کے بنیادی مسائل اور ضروریات کے متعلق ترجیحات کے مطابق حل کرنے میں مدد بھی فراہم کرتا ہے۔ پھر لوگوں کو ان کی تعین کردہ ترجیحات کے مطابق ان مسائل کو عملی طور پر باہمی تعاون اور مشترکہ کوششوں سے حل کرنے کے لئے ترغیب دیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ انہیں پیشہ ورانہ راہنمائی ( Professional

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(Guidance) بھی فراہم کرتا ہے۔

اجتماعی ترقی کے عمل میں مخصوص علاقے کے لوگ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے تمام فیصلے خود کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر وہ سماجی کارکن کی راہنمائی میں حق خود ارادیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے علاقے کی بہتری اور بھلائی کے لئے تمام فیصلے خود کرتے ہیں اور انہیں عملی جامہ بھی پہناتے ہیں۔

## 4- اجتماعی ترقی سب کے لئے

اجتماعی ترقی کا طریقہ کار علاقے کے مخصوص طبقے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس طریقہ کار کے ذریعے علاقے میں رہنے والے تمام افراد کے حالات زندگی کو بلا امتیاز رنگ ونسل ومذہب بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## 5- انسانی زندگی کے تمام پہلو

اجتماعی ترقی کا عمل انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط کرتا ہے یعنی اس کے تحت زندگی کے کسی خاص شعبہ کو بہتر بنانے کی کوشش کی نہیں جاتی۔ بلکہ زندگی کے تمام شعبوں کی ترقی کے لیے ایک جامع اور مربوط پروگرام علاقے کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا جاتا ہے۔تاکہ وہ علاقہ معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور ثقافتی اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے اور وہاں کے لوگ بہتر طرز زندگی اور بہتر معیار زندگی کو اپنانے کے قابل ہو سکیں۔

## 6- افراد اور ورکر کا تعلق

اجتماعی ترقی کے عمل میں علاقے کے لوگ تربیت یافتہ ورکر کی پیشہ ورانہ راہنمائی میں اپنے تمام ذرائع اور وسائل سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت حکومت اور اسی نوعیت کے دوسرے محکمے مثلاً کارپوریشن، محکمہ تعلیم اور بعض اوقات ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بھی امداد لی جاتی ہے۔اس امداد سے اجتماعی ترقی کے اپنی مدد آپ (Self-help) کے کردار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 7- مقامی قیادت کوفروغ دینا

ورکر کی یہ انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مقامی قیادت کوفروغ دے۔اور علاقے کی ترقی کے متعلق تمام تر ذمہ داریاں مقامی قیادت کوسونپ دے۔اور خود ان کی رہبری اور راہنمائی کے فرائض انجام دے۔کیونکہ جب مقامی ترقی کی ذمہ داریاں مقامی قیادت اپنے ذمے لے لیتی ہے تو اس طرح مقامی ترقی کا عمل جاری رہتا ہے۔اور اس علاقے کے لوگ دوسروں پر انحصار (Depend on Others) کیے بغیر معاشرتی ذمہ داری کے احساس کے تحت ترقی کی راہ پر گامزن رہتے ہیں۔

## اجتماعی ترقی کے جواز

کن وجوہات کی بناء پر اجتماعی ترقی کی ضرورت پڑتی ہے جن اسباب کو ماہرین نے اجتماعی ترقی کا جواز بتایا وہ یہ ہیں۔

### i) گورنمنٹ کے وسائل کا محدود ہونا

گورنمنٹ کے وسائل خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے محدود وسائل ہوتے ہیں۔خواہ حکومت کتنی بڑی اور وسائل سے مالا مال ہی کیوں نہ ہو۔وہ عوام کی تمام ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔اس لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ تمام لوگ اپنے وسائل کو منظّم کریں اور انہیں بروئے کار لا کر اپنی مدد آپ کے تحت اپنی ضروریات کو پورا کریں۔

### ii) حکومت کے مسائل

گورنمنٹ کے ذمہ اہم مسائل اور کام ہوتے ہیں۔جن میں دفاع، امور خارجہ اور امن وامان جیسے اہم مسائل شامل ہیں اس کے علاوہ کسی حکومت کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ مقامی مسائل پر پوری توجہ دے سکے۔اس لئے مقامی مسائل کو حل کرنے کے لیے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مقامی طور پر باہمی تعاون واشتراک کے ذریعہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنے مسائل کو حل کیا جائے۔بوقت ضرورت حکومت سے مدد لی جاسکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## iii) فلاحی ریاست

موجودہ زمانے میں فلاحی ریاست یا مملکت کا تصور عام ہے۔کوئی حکومت اس وقت تک فلاحی نہیں بن سکتی جب تک کہ وہ باہمی اشتراک کے ساتھ کام نہ کرے۔حکومت اگر فلاحی بننے کی خواہش مند ہے۔تو وہ صرف اس صورت میں ممکن ہے۔کہ حکومت اور عوام مشترکہ طور پر اپنے مقامی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کام کریں۔

اگر تمام کام حکومت پر چھوڑ دیا جائے تو فلاحی مملکت کا تصور خواب بن جاتا ہے۔فلاحی مملکت کے قیام کے لیے حکومت اور عوام کا باہمی جذبہ وتعاون مسائل کے حل کے لئے بے حد ضروری ہے۔

## اجتماعی ترقی کے بنیادی اغراض ومقاصد

1- کمیونٹی کے افراد کے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حالات کو بہتر بنانا۔
2- کمیونٹی کے افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانا۔
3- کمیونٹی کے افراد میں اپنی مدد آپ کے جذبات پیدا کرنا۔
4- مقامی قیادت کو فروغ دینا۔
5- کمیونٹی کے اندر شعوری منصوبہ بندی کے تحت تعلیم وتربیت کے ذریعے اجتماعی فلاح کے لیے تبدیلیاں لانا۔
6- کمیونٹی کے افراد کی عادات واطوار، غلط رسومات اور اُن کے ناخوشگوار رویے میں تبدیلیاں لانا۔
7- کمیونٹی کے اندر افراد کی محسوس کردہ ضروریات کے مطابق وہاں کے اخلاقی، روحانی اور سماجی پروگراموں پر عمل کرنا۔
8- کمیونٹی کے اندر باہمی ایثار وقربانی، اخوت، بھائی چارے اور امداد باہمی کے جذبات پیدا کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اجتماعی ترقی کے مختلف مراحل

1- جائزہ یا سروے (Survey / Evaluation)

2- منصوبہ بندی (Planning)

3- عمل درآمد (Implimentation)

4- دوبارہ جائزہ یا پیروی (Follow-up / Re-evaluation)

## 1- کمیونٹی کا جائزہ

اجتماعی ترقی کے عمل میں سب سے پہلا مرحلہ کمیونٹی کا مطالعہ ہے۔اس مرحلہ میں ورکر اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ وہ علاقہ جہاں کے مسائل حل کرنا مقصود ہیں اس کا حدود اربعہ کیا ہے۔اس کی آبادی کتنی اور کس نوعیت کی ہے۔یعنی کس قسم کے لوگ ہیں۔زیادہ تر مزدور آباد ہیں یا کسان یا ملازمت پیشہ لوگ۔اس کے علاوہ آبادی میں مرد،عورتوں اور بچوں کا تناسب کیا ہے۔یہاں پر سڑکیں اور گلیاں کتنی اور کیسی ہیں۔یہاں پر تعلیمی اور طبی سہولتیں کیا کیا میسر ہیں اور کونسی کونسی درکار ہیں،سماجی کارکن سوالنامہ اور دیگر ذرائع سے وہاں کے افراد سے کمیونٹی کے وسائل اور مسائل کا جائزہ لیتا ہے۔سوالنامہ کے ساتھ ساتھ ذاتی مشاہدے، افراد سے انٹرویو اور مقامی لیڈروں سے مشاورت کے ذریعے بھی جماعت (Community) کا جائزہ لیتا ہے۔اور اس کے علاوہ کمیونٹی کے متعلق تحریری مواد کا مطالعہ کرتا ہے۔یا اگر کوئی نقشہ یا دستاویز موجود ہو تو اس کے ذریعے وہاں کے مسائل کا جائزہ لیتا ہے۔

## 2- منصوبہ بندی

یہ کاغذی کاروائی ہے۔اس مرحلہ پر کاغذوں پر منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔اور مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک عملی طریقہ کار وضع کیا جاتا ہے۔منصوبہ بندی کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



i- ضروریات اور مسائل کی واضح نشان دہی کرنا۔

ii- مسائل کی ترجیحات کا تعین کرنا۔

iii- کمیونٹی کے پروگرام قومی پالیسی کے ہم آہنگ ہوں۔

iv- کمیونٹی کے ذرائع ووسائل کا تعین کرنا۔

v- منصوبہ بندی کرتے وقت مقامی لوگوں یا افراد کی مشاورت اور شرکت کو ممکن بنانا۔

vi- پروگرام پر عمل درآمد کے لئے افرادی قوت کہاں سے کیسے حاصل ہو۔

vii- اندرونی وبیرونی وسائل کا جائزہ لینا۔

viii- پروگرام کو عملی شکل دینے کے لیے ہر مرحلے کے وقت کا تعین کرنا۔

ix- اس بات کا خیال رکھنا کہ پروگرام سادہ ہو اور اس کی کامیابی کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

## 2- عمل درآمد

اس مرحلہ میں کی گئی منصوبہ بندی کے ذریعے پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔ پروگرام نافذ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1- کیمونٹی کے افراد کی بڑی تعداد اس میں شریک ہو۔

2- اس بات کا بخوبی اور بالخصوص خیال رکھا جائے کہ پروگراموں پر عمل درآمد کے مراحل کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس کا صحیح مصرف ہو۔

3- کیمونٹی کے تمام اندرونی وبیرونی وسائل کا بھرپور استعمال ہو اور ان سے بھرپور استفادہ بھی حاصل کیا جائے۔

## 4- جائزہ یا پیروی

اس مرحلہ میں ہم اجتماعی ترقی کے پروگرام کا طے شدہ مقاصد کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ ہمارے مقاصد کیا تھے، پروگرام کہاں تک مفید ثابت ہوئے، کتنے مقاصد ہم نے حاصل کیے، کہاں تک ہم نے کامیابی حاصل کی اور ناکامی کی صورت میں اس کی وجوہات کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تھیں۔ جائزہ کا یہ عمل جاری وساری رہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہم کام کی تکمیل ہونے کے وقت سے شروع کریں اور پھر ختم کریں۔

# کمیونٹی ڈویلپمنٹ یا اجتماعی ترقی کے اصول

(Principles of Community Development)

سماجی کارکن کو کمیونٹی یا جماعت کے ساتھ کام کرتے وقت مندرجہ ذیل چند اصول مدنظر رکھنا ہوتے ہیں۔ یہ اصول ورکر کی راہنمائی کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

-1 عظمت و بڑائی کا اصول

-2 حق خودداریت کا اصول

-3 مساوی مواقع کا اصول

-4 مقامی افراد کی شرکت کا اصول

-5 اپنی مدد آپ کا اصول

-6 محسوس کردہ ضروریات کا اصول

-7 ترجیحات مقرر کرنے کا اصول

-8 ثقافتی اقدار کے فروغ کا اصول

-9 حکومتی اور عوامی کاوشوں کے اشتراک کا اصول

-10 مقامی وسائل کے استعمال کا اصول

-11 پروگراموں میں جامعیت کا اصول

-12 مقامی قیادت کے فروغ کا اصول

-13 جائزے کا اصول

## -1 عظمت اور بڑائی کا اصول

اجتماعی ترقی کے اصولوں میں سب سے پہلے اصول میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ کمیونٹی کے افراد میں انسانی عظمت اور بڑھائی کی پہچان کرائی جائے اور سماجی کارکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی افراد کی عظمت اور بڑھائی کو تسلیم کرے۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اسے دنیا میں خدا نے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان معاشرتی حیوان بھی ہے۔ مل جل کر رہنا اس کی فطرت میں شامل ہے۔ اس حقیقت کو سماجی کارکن کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ انسان ہی اصل میں اس کائنات کا محور ہے۔ اس کے علاوہ ہر انسان کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے معیار زندگی کو بہتر بنائے۔ انسان کی عظمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انسان کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے اس کی عظمت میں فرق نہ آئے اور اس کی عزت نفس مجروع نہ ہو۔

آج کل انسان کی عزت کا معیار دولت ہے۔ حالانکہ تمام انسان برابر ہیں۔ اجتماعی ترقی کا دارومدار مل جل کر برابری کی بنیاد پر بلا تفریق رنگ و نسل یا مذہب، صرف انسانیت کی بنیاد پر مل جل کر کوششیں کرنے پر ہے۔ اس لیے کارکن کو کمیونٹی کے افراد کو اپنے سے کمتر یا آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت نہیں دینی چاہیے۔ کمیونٹی کے تمام افراد کو اپنے جیسا انسان سمجھنا چاہیے اور اس اصول کے مطابق سماجی کارکن کو ان کی عظمت و بڑائی کو تسلیم کرنا چاہیے۔

## 2- حق خود ارادیت کا اصول

اس اصول سے مراد یہ ہے کہ کمیونٹی یا جماعت کے افراد کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے کون سا لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔ وہ اس لیے کہ مقامی افراد کو اپنی ضروریات، وسائل اور مسائل کے بارے میں کسی بھی باہر کے آدمی سے زیادہ علم ہوتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اگر اس کمیونٹی میں اسکول کی عمارت نہیں ہے۔ تو اس کی تعمیر کے لئے اگر مقامی افراد چندہ جمع کرنا چاہیں یا کوئی چند افراد چاہیں کہ یہ عمارت ہم بنوا دیں گے تو ہمیں اپنی رائے نہیں ٹھونسنا چاہیے۔ مسائل کی نشاندہی کے سلسلے میں کمیونٹی کے افراد کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔

سماجی کارکن جب کمیونٹی کے اندر کام کرے تو وہ کمیونٹی کی مقامی قیادت کو اس بات کا اختیار دے کہ وہ اپنے پروگراموں کی منصوبہ بندی کے متعلق اہم فیصلے خود کریں۔ ورکر صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



متبادل تجاویز دے سکتا ہے۔لیکن آخری فیصلہ مقامی قیادت پر چھوڑ دے۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جو فیصلہ کمیونٹی کے افراد اپنے طور پر کریں گے وہ اس کو ٹھیک طرح سے سمجھنے کے ساتھ ساتھ اسے کامیاب بنانے کے لیے جدوجہد بھی کریں گے۔

## 3- مساوی مواقع کا اصول

اجتماعی ترقی کا مساوی مواقع کے اس جمہوری اصول پر مکمل یقین ہے کہ کمیونٹی کے تمام افراد کو اجتماعی ترقی کے اس Process میں شرکت کے مساوی مواقع میسر آنے چاہیں۔اگر کمیونٹی کے افراد کے کسی ایک حصہ کو نظر انداز کر دیا جائے تو اجتماعی ترقی کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔کمیونٹی کے ہر طبقے کے افراد کو اجتماعی ترقی کے پروگراموں میں ان کی اہلیت کے مطابق مواقع ملنے چاہیں۔کسی کو تعصّبانہ رویہ یا رنگ ونسل یا دولت کے انسانی معیار کو مدنظر رکھ کر اجتماعی ترقی کے پروگراموں میں شرکت سے روکا نہیں جائے گا۔

## 4- مقامی افراد کی شرکت یا شمولیت کا اصول

وہ تمام پروگرام جو کمیونٹی کی ترقی کے لئے بنائے گئے ہیں۔اُن تمام پروگراموں میں مقامی افراد کی شرکت بہت ضروری ہے۔اس اصول کے مطابق کمیونٹی ورکر کو چاہیے کہ پروگراموں کی منصوبہ بندی سے لے کر ان کے نفاذ تک تمام پروگراموں میں مقامی افراد کو شریک کرے۔ اس سے سماجی اور نفسیاتی فوائد حاصل ہوں گی۔ چونکہ افراد خود بھی پروگراموں میں شریک تھے۔لہٰذا وہ اپنے پروگراموں کو بہتر طور پر سمجھیں گے اور ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی۔مستقبل میں بھی وہ افراد اپنے وسائل کے ذریعے اپنے سماجی مسائل کو حل کر سکیں گے اور سماجی کاموں کے اس تجربہ کو دوسروں تک پہنچائیں گے۔

## 5- اپنی مدد آپ کا اصول

اجتماعی ترقی کی بنیاد ہی اپنی مدد آپ کے اصول پر ہے۔اس اصول کے مطابق ہر کمیونٹی کے پاس اندر سے ایسے ذرائع یا وسائل موجود ہوتے ہیں۔جن کے استعمال سے اجتماعی ترقی کے عمل کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔اور کمیونٹی کی ترقی کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس اصول کے مطابق اگر کمیونٹی یا جماعت کے افراد اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ اپنے سماجی مسائل بغیر کسی کی مدد کے حل کر سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ زندگی میں پیش آنے والے ہر چیلنج کا خوداعتمادی سے سامنا کرنے کا اہل ہو سکتے ہیں۔

چونکہ اجتماعی ترقی (Community Development) کے تمام پروگرام اپنی مدد آپ کے تحت انجام دیے جاتے ہیں۔ لہٰذا ورکر کو چاہیے کہ وہ کمیونٹی کے تمام ذرائع اور وسائل کے ساتھ افراد کی صلاحیتوں کو بھی بروئے کار لاتے ہوئے اجتماعی ترقی کے عمل کو آگے بڑھائے، جہاں ضروری ہو حکومت سے بھی امداد حاصل کرنی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں سماجی کارکن جماعت یا کیمونٹی کے تمام اندرونی و بیرونی وسائل کو استعمال میں لا کر تمام پروگرام اپنی مدد آپ کے تحت پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

## 6- محسوس کردہ ضروریات کا اصول

اجتماعی ترقی (Community Development) کے اس اصول سے مراد یہ ہے کہ ورکر کمیونٹی کی ترقی کے لیے جو پروگرام بنائے وہ تمام کمیونٹی کی محسوس کردہ ضروریات کے مطابق ہونے چاہیں۔ دوسرے لفظوں میں ورکر کو ان مسائل کی طرف توجہ دینی چاہیے جو کمیونٹی کے افراد اپنی روزمرہ کی زندگی میں محسوس کرتے ہوں۔ مثلاً اگر لوگ سڑک کو اپنی ضرورت سمجھتے ہیں یا سکول ضروری ہے۔ تو ایسی صورت میں ورکر کو چاہیے کہ جماعت (Community) کے افراد کو دلائل کے ذریعے قائل کرے۔ اگر وہ نہ مانیں تو پروگرام ان کی محسوس کردہ ضروریات کے مطابق ہی بنانا چاہیے۔ کوئی بھی پروگرام جو کمیونٹی کے افراد کی محسوس کردہ ضرورت کے مطابق نہ ہوگا لوگ اس میں عدم تعاون کریں گے۔ وقت پیسے اور وسائل کا ضیاع ہوگا اور پروگرام ناکامی سے دوچار ہوگا۔ مثلاً

اگر آپ علاقے میں سکول کو اہم سمجھتے ہیں۔ اور کمیونٹی مسجد کو اہم سمجھتی ہے تو آپ کو کمیونٹی کے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ اس طرح مسجد جو کمیونٹی کی محسوس کردہ ضرورت ہے تو اسے مدنظر رکھنا ہوگا۔ اس طرح کمیونٹی میں کارکن کی شمولیت بھی ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 7- ترجیحات مقرر کرنے کا اصول

جب ورکر جماعت (Community) کے ارکان کے ساتھ مل کر مسائل کا تعین کر لیتے ہیں کہ کون سے مسائل ہیں۔ اس کے بعد ان ضرورتوں یا مسائل کی ترجیحات مقرر کی جائیں گی۔ یعنی کونسا زیادہ اہم ہے۔ اور کون سا ثانوی نوعیت کا ہے کمیونٹی کی ترقی کے لیے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے ترجیحات مقرر کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ ترجیحات کمیونٹی کے افراد کے ساتھ مل کر ترتیب دی جائیں گی ترجیحات مقرر کرتے وقت اگر اختلاف رائے پایا جائے تو پھر جمہوری طریقے سے فیصلہ کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر لوگ سڑک کو ثانوی نوعیت کا مسئلہ قرار دیتے ہیں اور سکول کو اپنے لئے اہم خیال کرتے ہیں تو سڑک کو ثانوی درجہ پر رکھا جائے گا اور سکول کو ترجیح دی جائے گی۔

## 8- ثقافتی اقدار کا اصول

جو پروگرام کمیونٹی کے افراد کے مذہبی، ثقافتی، روحانی اور سماجی اقدار کے مطابق نہیں ہوں گے وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ شہروں اور دیہاتوں کی بنیادی اقدار میں فرق ہے۔ لہٰذا دیہات میں جو پروگرام بنائے جائیں گے وہ شہروں سے قدرے مختلف ہوں گے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں جہاں کے شہروں اور دیہاتوں کے معیار زندگی میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے وہاں عوام کی اخلاقی اور سماجی اقدار میں بھی واضح فرق موجود ہے۔ چونکہ ہمارے دیہات میں مرد اور خواتین کے مخلوط اجتماع کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اس لئے وہاں تفریحی مقاصد کا کوئی بھی مخلوط پروگرام کامیاب ہونا مشکل ہے اور یہ بات ان کی اخلاقی اور ثقافتی اقدار کے بھی منافی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی بھی دیہات میں اس وجہ سے ناکام ہے کہ لوگ اسے مذہبی اقدار کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ورکر کمیونٹی کی ترقی کے لیے ایسے پروگرام بنائے گا جو کمیونٹی کے افراد کی مذہبی اور سماجی اقدار کے خلاف نہ ہوں گے۔ یہ اقدار بڑی حد تک پروگراموں کی کامیابی یا ناکامی کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 9- حکومت اور عوامی کاوشوں کے اشتراک کا اصول

حکومت اور عوام کے وسائل کو مشترکہ طور پر استعمال میں لا کر اجتماعی ترقی کو تیز کیا جا سکتا ہے۔ بعض معاملات میں ورکر کو حکومت کی امداد یا بیرونی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ معاشرے میں موجود اداروں یا پہلے سے جاری شدہ پروگراموں سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔

بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا حل صرف حکومت کے ہی پاس ہوتا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لئے حکومت کی معاونت بے حد ضروری ہے۔ مثلاً سٹریٹ لائٹ یا سڑکوں کا بنانا یہ تو خالص حکومت کے ذمہ ہے۔ اس لئے ایسے کاموں کے لیے حکومت پر انحصار کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر سکول بنانا ہو اس کے لیے متعلقہ ادارے سے اجازت لینا۔ اس کے لیے اگر جگہ عوام کے پاس نہ ہو تو حکومت اسے فراہم کر دیتی ہے اور اگر کمیونٹی کے پاس عمارت کی تعمیر کے لیے اخراجات نہیں ہیں تو حکومت رقم بھی فراہم کر دے گی۔ اور اگر اس کمیونٹی کے پاس افرادی قوت بھی نہیں ہے تو حکومت افرادی قوت بھی فراہم کر سکتی ہے۔ اگر حکومت کمیونٹی کے لئے ہسپتال بنانا چاہتی ہے اور اگر کیمونٹی کے پاس جگہ اور افرادی قوت موجود ہے تو وہ کمیونٹی سے جگہ اور افرادی قوت حاصل کرے گی لیکن دیگر اخراجات حکومت خود برداشت کرے گی۔ لہٰذا اس لئے اس اصول کے تحت ورکر کو چاہیے کہ عوامی کوششوں اور وسائل کے ساتھ ساتھ جہاں تک ممکن ہو سکے حکومت کے وسائل سے بھی استفادہ حاصل کرے۔

## 10- مقامی وسائل کے استعمال کا اصول

کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں مقامی وسائل کے استعمال کو ترجیحی بنیادوں پر اہمیت حاصل ہے۔ جہاں تک ہو سکے اندرونی وسائل پر انحصار کرنا چاہیے۔ اور اس بات کی کوشش کرنا چاہیے کہ بیرون وسائل سے ممکنہ حد تک کم سے کم استفادہ حاصل کیا جائے اس سے شعوری طور پر کمیونٹی کے افراد میں خود اعتمادی اور اپنے وسائل کے استعمال کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اور دوسروں پر انحصار کیے بغیر اپنے سماجی مسائل حل کرنے کے اہل ہو سکیں گے۔ وسائل مادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوں یا غیر مادی فوقیت ہمیشہ اجتماعی وسائل کو ہوگی مثلاً اگر گلی کی تعمیر کے لیے کمیونٹی سے ہی چند افراد مل جاتے ہیں تو باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح کوئی شخص جو کمیونٹی کا رکن ہو اور یہ کہہ دے کہ وہ گلی کی تعمیر کے لیے اینٹوں کی خرید کا ذمہ اپنے سر لے لیتا ہے تو اس طرح ورکر کو چاہیے کہ اس کی حوصلہ افزائی کرے اور مقامی وسائل سے ہی کمیونٹی کی ترقی کو ممکن بنانے کی کوشش کرے۔ اس لیے کہ اجتماعی ترقی کا اصل مقصد ہی کمیونٹی کے اپنے وسائل اور ذرائع کے ذریعے کمیونٹی کی فلاح و بہبود ہے۔

## 11- پروگراموں کی جامعیت کا اصول

پروگراموں کی جامعیت کے اس اصول سے مراد یہ ہے کہ جو پروگرام کمیونٹی کی ترقی کے لیے بنائے جائیں وہ جامع اور قابل ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی آبادی کے تمام طبقات کے لیے مفید ہوں پروگرام ایسے ہونے چاہیں جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کریں۔ جن میں جسمانی، مذہبی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی پہلوؤں کو فروغ دینے کی صلاحیت موجود ہو۔

اس اصول کے مطابق کمیونٹی ورکر کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ منصوبے یا پروگرام جو شروع کیے جا رہے ہیں ان کی کامیابی کے زیادہ سے زیادہ امکانات ہوں اس کے علاوہ وہ سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے مفید ثابت ہوں۔ اس لئے کہ سوشل ورک کا اصل مقصد ہی سماجی برائیوں کا خاتمہ ہے تا کہ معاشرے کے افراد اپنی زندگی کو بہتر طور پر خوشگوار بنا سکیں۔

## 12- مقامی قیادت کے فروغ کا اصول

چونکہ کمیونٹی میں کمیونٹی ورکر اپنا کام جمہوری طریقے سے انجام دیتا ہے۔ اسی لیے قیادت کی ذمہ داری وہ مقامی افراد کے سپرد کرتا ہے۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں ورکر راہنمائی کرتا ہے۔ یعنی کسی کام کو کس طریقے سے اور کتنی مدت میں انجام دیا جا سکتا ہے۔

اس اصول پر عمل کرنے سے مقامی افراد میں لیڈر شپ کے قیام میں مدد ملتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لوگ اپنے پسند کے فرد کو اپنا راہنما چن لیتے ہیں جس کی قیادت میں وہ اپنے سماجی مسائل کے خاتمہ کے لیے مل جل کر کوشش کرتے ہیں۔اس سے لوگوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور مقامی قیادت کو فروغ بھی حاصل ہوتا ہے۔

## 13- جائزے کا اصول

اس اصول کے مطابق کمیونٹی ورکر پروگراموں کے مطابق طے شدہ مقاصد کی روشنی میں جائزہ لیتا ہے کہ پروگرام کیا تھے۔کمیونٹی کے افراد کا ان پروگراموں کی طرف کیا ردعمل Reaction تھا۔ پروگرام کہاں تک کمیونٹی کے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مفید ثابت ہوئے۔اس کے علاوہ کمیونٹی کے افراد نے کس حد تک ورکر کو اور ورکر نے کسی حد تک کمیونٹی کو قبول کیا اور یہ کہ کمیونٹی کے افراد نے آپس میں کس حد تک ایک دوسرے کو قبولیت کا مقام دیا۔ پروگراموں کی ناکامی کی صورت میں وجوہات کا جائزہ لینا بھی اس اصول میں شامل ہے۔

مندرجہ بالا اصول ورکر کی راہنمائی کے لیے وضع کیے گئے ہیں تاکہ ورکر کو کمیونٹی کے ساتھ کام کرنے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے یہ اصول ورکر کو اس کی پیشہ ورانہ مہارت کو استعمال کرنے میں بڑی حد تک معاون ثابت ہوتے ہیں۔پاکستانی معاشرہ میں بھی حکومت اور عوام کو سرکاری اور عوامی کاوشوں کو منظّم کر کے بھائی چارے کی فضا قائم کر کے اپنے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔پاکستان میں اس طریقے کو اپنانے کی بے حد ضرورت ہے۔ اجتماعی ترقی کے پروگرام مختلف صورتوں میں ہمارے ہاں ہوتے رہے ہیں۔اس وقت ہمارے ہاں بلدیاتی نظام رائج ہے جو مقامی سطح پر ترقیاتی پروگراموں کا اہتمام کرتا ہے۔اس کے علاوہ منتخب شدہ نمائندے (قومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبران)، ڈسٹرکٹ اور ڈویژن کی سطح پر مقامی وسائل کو بروئے کار لاتے ہیں اور مقامی ضروریات پورا کرنے کے لئے حکومت وسائل حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اجتماعی ترقی کی پاکستان میں ضرورت واہمیت

اجتماعی ترقی کے پروگرام تمام ممالک کے لیے بہت ضروری ہیں۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے ان کی بہت اہمیت ہے۔ بنیادی طور پر اجتماعی ترقی کے ذریعے لوگوں کی مقامی ضروریات یا مسائل کو مقامی ذرائع اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ ایک طرح کی عوامی تحریک ہے جس کا مقصد افراد کے مقامی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی اور ثقافتی حالات کو بہتر بنانا ہے۔ یہ تحریک ترقی پذیر ممالک میں بہت اہمیت رکھتی ہے خاص طور پر ان ترقی پذیر ممالک میں جو اپنے آپ کو فلاحی مملکت کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں ہمارے پاکستان میں بھی اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے بھی کہ ہماری حکومت کے وسائل ہمارے سماجی مسائل کے مقابلے میں بہت محدود ہیں۔

پاکستان میں اس وقت بے شمار سماجی مسائل پائے جاتے ہیں۔ ناخواندگی بے روزگاری پست معیار صحت، سماجی شعور کی کمی تعلیمی اور طبی سہولیات کا فقدان اور اس کے علاوہ بے شمار سماجی برائیاں پائی جاتی ہے مثلاً جہیز کی رسم وغیرہ ان تمام مسائل کو حکومت عوام کے تعاون کے بغیر حل نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ ہماری حکومت کے وسائل بہت محدود ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری زراعت پس ماندہ ہے۔ ہم صنعتی میدان میں بھی پس ماندہ ہیں۔

موجودہ حالات میں ملکی دفاع کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہماری جغرافیائی سرحدیں خطرے میں ہیں بہت سا روپیہ ہم اسلحہ کی خریداری میں صرف کر دیتے ہیں۔ جس وجہ سے حکومت مقامی مسائل کی طرف توجہ نہیں کر سکتی۔ گویا ان حالات میں حکومت کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ہمارے مقامی مسائل کو بھی اپنے محدود وسائل کے ذریعے حل کرے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ مقامی طور پر اپنی مدد آپ یا Self Help کے تحت اپنے مقامی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔ دیہاتوں میں اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت گلیاں اور سڑکیں میں بنائی جائیں۔ فلاحی ادارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تشکیل دیئے جائیں تاکہ مقامی طور پر طبی، تعلیمی اور تفریحی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ اس طرح کے اداروں کی وساطت سے سماجی برائیوں کے خلاف بھی محاذ قائم کیا جا سکتا ہے۔ رائے عامہ کو ہموار کر کے بہت سے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ صحت وصفائی کی حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جہاں ضرورت ہو حکومت سے بھی امداد لی جا سکتی ہے لیکن کلی (مکمل) طور پر حکومت پر انحصار نہیں کرنا چاہیے بلکہ مقامی طور پر بھی کوشش کرنی چاہیے۔

# جماعتی کارکن کا کردار

جماعتی کارکن کو درج ذیل حیثیتوں سے اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔

| | |
|---|---|
| 1- راہنما | 4- ماہر |
| 2- معاون | 5- معالج |
| 3- استاد | 6- رابطہ کار |

## 1- راہنما

راہنما سے مراد کوئی لیڈر یا قائد نہیں بلکہ ایسا فرد ہے جو دوسروں کو ان کے حالات، ضروریات اور مسائل سے آگاہی کے ساتھ ساتھ مقاصد کے تعین اور مسائل کے حل کے لئے وسائل کے استعمال میں رہنمائی مہیا کرتا ہو۔ جماعتی کارکن بنیادی طور پر کمیونٹی کی راہنمائی کرتا ہے تاکہ افراد اپنی ضروریات کو موثر طریقوں سے پورا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اس کردار کو ادا کرنے کے لئے جماعتی کارکن میں درج ذیل صلاحیتوں کا پایہ جانا ضروری ہے۔

1- ضروریات اور مسائل سے متعلق حقائق معلوم کرنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت
2- وسائل کی تلاش اور مسائل و وسائل میں مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت
3- منصوبہ و پروگرام بنانے اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت

## 2- معاون

بحیثیت معاون کے جماعتی کارکن کمیونٹی کو منظّم کر کے افراد کو زیادہ سے زیادہ کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ وہ افراد کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے اور مختلف امور میں معاونت کے ذریعے ان میں حوصلہ اور کام کرنے کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ جماعتی کارکن لوگوں کو مطلوبہ مقاصد کے حصول میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے لئے درج ذیل صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

1- متوازن شخصیت کا مالک ہو۔

2- فرد اور کمیونٹی کی نفسیات کا علم رکھتا ہو۔

3- افراد کو منظّم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

4- کام کی ابتداء کرنے اور افراد کو ساتھ شامل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

5- تنقید برداشت کرنے اور یکساں مواقع کی فراہمی اور مختلف صورتحال اور حالات کا جائزہ لینے کی صلاحیت موجود ہو۔

## 3- استاد

بحیثیت استاد جماعتی کارکن کا فرض کمیونٹی کے افراد کو اپنی ذمہ داریاں خود اٹھانے کے قابل بنانا ہے تا کہ وہ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو سکیں۔ لہٰذا وہ افراد کی تربیت کا اہتمام کرتا ہے اور ایسے افراد جن میں لیڈرشپ کی صلاحیت ہو ان کو مستقبل کی راہنمائی کیلئے تیار کرتا ہے۔

استاد کی حیثیت سے ورکر میں سے درج ذیل صلاحیتیں ضروری ہیں۔

1- ہر ہنگامی حالت میں نپٹنے کی صلاحیت

2- لوگوں کی تربیت اور انہیں فرائض و ذمہ داری کا احساس دلانے کی صلاحیت

3- خود میں لیڈرشپ کی صلاحیت تا کہ دوسروں میں صلاحیت پیدا کر سکے۔

## 4- ماہر

جماعتی کارکن ایک تجربہ کار شخص ہوتا ہے اور افراد کو اپنے مسائل کے حل کے لئے پروگرام مرتب کرنے اور منصوبہ بندی میں مدد فراہم کرتا ہے۔ بحیثیت ماہر اس کا فرض کمیونٹی کی ترقی کے لئے بہتر تعلقات استوار کرنا ہے۔ بحیثیت ماہر افراد کی صلاحیتوں کو استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں لا کر جماعتی کارکن رہنمائی کے فرائض ادا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ وہ مختلف انتظامی امور بھی انجام دیتا ہے۔جس میں وسائل کے لحاظ سے بجٹ بنانا اور اخراجات کا ریکارڈ رکھنا ہے۔تاکہ بے ضابطگیوں سے بچا جا سکے۔ وہ انتظامیہ کو پالیسی بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اس حیثیت سے اس میں درج ذیل صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔

1- وہ اچھا منتظّم ہوتا ہے۔

2- منصوبہ بندی کرنے اور عملدرآمد کروانے کی صلاحیت۔

3- انتظامی امور کا علم اور نظم وضبط پیدا کرنے کی صلاحیت۔

4- ادارے اور کمیونٹی کے مقاصد اور مسائل کے مطابق بجٹ بنانے کی صلاحیت۔

5- مختلف کاموں کا ریکارڈ اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت۔

6- فرض سونپنے اور کام کروانے کی صلاحیت۔

## 5- معالج

جماعتی کارکن کا کردار یہ بھی ہے کہ وہ کمیونٹی میں موجود مختلف اختلافات اور تنازعات کا جائزہ لیتا ہے اور ایک معالج کے طور پر ان کی نشاندہی کے ساتھ مجموعی مفاد کی خاطر نظر انداز کرنے اور ختم کرنے کی کوششیں کرتا ہے۔

چونکہ بنیادی مقصد افراد کے تعلقات کو فروغ دینا ہے۔اس کیلئے جماعتی کارکن میں درج ذیل صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔

1- باہمی تعلقات استوار کرنے کی صلاحیت

2- اختلافات اور تنازعات کی نشاندہی اور ان کے حل کی صلاحیت

3- غیر جانبدارانہ رویہ رکھنے کی صلاحیت

4- اختلافات کو دور کرنے کی صلاحیت

5- تمام افراد کے خیالات اور احساسات کے ساتھ رواداری کی صلاحیت

6- فلاحی کاموں کا منصوبہ بنانا اور کارکردگی کا جائزہ لینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 6- رابطہ کار

جماعتی کارکن ایک ماہر رابطہ کار ہوتا ہے وہ صرف کمیونٹی اور ادارے کے درمیان رابطہ ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ کمیونٹی کو دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے بارے میں معلومات بھی فراہم کرتا ہے تاکہ بوقت ضرورت ان اداروں سے امداد و تعاون حاصل کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ مختلف اداروں کے درمیان بھی باہمی رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی طرح مختلف وسائل کو یکجا کر کے بہتر منصوبے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے جماعتی کارکن میں مندرجہ ذیل صلاحیتیں کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔

1- سماجی بہبود کے مختلف میدانوں میں ہونے والے کاموں اور اداروں کے بارے میں علم۔

2- باہمی رابطے کی تکنیک کا علم۔

3- مختلف اداروں اور جماعتوں میں رابطہ پیدا کرنے کی صلاحیت۔

المختصر جماعتی کارکن کمیونٹی کو اپنے مسائل کے حل کے لئے متحدہ کوششیں کرنے کے لئے تیار کرتا ہے اور اس عمل کو آسان اور کامیاب بنانے کے لئے راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے تاکہ اجتماعی ترقی کا عمل کمیونٹی کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن بن جائے۔

مندرجہ بالا چھ حیثیتوں میں کمیونٹی ورکر بہت سے فرائض انجام دیتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- رضا کارانہ سماجی بہبود کے اداروں کے قیام کے لیے لوگوں کو ترغیب دیتا ہے۔

2- علاقے میں مقامی ضروریات، مسائل ذہنی و ثقافتی پس منظر کے مطابق فلاحی پروگراموں کا اجراء کرتا ہے۔

3- کمیونٹی کے اندر بذریعہ تعلیم و تربیت، شعوری طور پر تبدیلیاں لاتا ہے۔

4- لوگوں کو معیار زندگی بہتر بنانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

5- قائم شدہ فلاحی بہبود کے رضا کارانہ اداروں کی پیشہ ورانہ راہنمائی کرتا ہے۔

6- علاقے کے افراد میں سماجی شعور بیدار کرتا ہے اور ان میں حقوق و فرائض کا احساس پیدا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



7- علاقے کے سکولوں میں سکول سوشل ورک اور ہسپتالوں میں میڈیکل سوشل ورک کو فروغ دیتا ہے۔

8- کمیونٹی کے افراد کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ حکومت کے ترقیاتی کاموں میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔

9- حکومت اور علاقے کے افراد کے درمیان رابطے کا کام انجام دیتا ہے۔

10- رضا کار کارکنوں کی بھرتی کرتا ہے اور ان کو ابتدائی طبی امداد First Aid کی تربیت دیتا ہے تا کہ ہنگامی حالات میں وہ علاقے کے افراد کی مدد یا خدمت کر سکیں۔

11- مقامی قیادت کو فروغ دیتا ہے تا کہ وہ مقامی وسائل کو بروئے کار لا کر اپنے علاقے کی ترقی کے لیے کام کر سکیں۔

12- علاقے کے لوگوں کی تعلیمی، طبی، اور تفریحی سہولتوں کی فراہمی کی کوشش کرتا ہے۔

13- کمیونٹی کے افراد میں اپنی مدد آپ کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

14- کمیونٹی کے اندر بھائی چارے کی فضا کو پروان چڑھاتا ہے۔

15- کمیونٹی میں امداد باہمی کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔

## اہم سوالات

1- کمیونٹی سے کیا مراد ہے نیز کمیونٹی کی تعریف اور تشریح بیان کیجئے؟

2- اجتماعی ترقی سے کیا مراد ہے، اہمیت، تعریف اور مقاصد بھی بتائیے؟

3- اجتماعی یا جماعتی ترقی کے مراحل بیان کریں نیز اجتماعی ترقی میں ورکر کے کردار پر روشنی ڈالیں؟

4- اجتماعی ترقی کے اصول تفصیل سے بیان کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 6

# ثانوی طریقہ کار

1- سوشل ریسرچ یا سماجی تحقیق

2- سماجی تحقیق کے مراحل

3- مواد اکٹھا کرنے کے ذرائع / آلات

(سوالنامہ، انٹرویو شیڈول، انٹرویو گائیڈ، مشاہدہ)

4- سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی تحقیق کی اہمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 6

# سماجی تحقیق

(Social Research)

## تعارف تحقیق

اس سے پہلے کہ ہم سماجی تحقیق کے مفہوم، اقسام، مقاصد اور مراحل کا جائزہ لیں مناسب ہوگا کہ تحقیق کے معنی و مطالب کو سمجھ لیا جائے۔

## ماہرین کی آراء میں تحقیق کا مفہوم

تحقیق یا ریسرچ بنیادی طور پر ایک سرگرمی یا عملیہ (Process) کا نام ہے۔ عام طور پر تحقیق کے معانی تلاش یا چھان بین کے لیے جاتے ہیں لیکن تحقیق کی تعریف ماہرین نے مختلف انداز میں یوں کی ہے۔

### 1- ڈاکٹر انوار الحق کے مطابق

''تحقیق محنت، مشقت طلب تفتیش اور غور و جانچ پڑتال کے عمل کا نام ہے اور اس عمل کا تعلق ہر اس مسئلہ سے ہے جو انسانی زندگی اور اس کے روزمرہ معمولات سے متعلق ہے۔''

### 2- کلفورڈ وڈی کے مطابق

''تحقیق صرف حقیقت کا جاننا ہی نہیں بلکہ وقت طلب، گہری اور با مقصد تلاش ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 3- پاؤلین وی ینگ کے نزدیک

”تحقیق ایک ایسا سائنسی مطالعہ ہے جس میں منطقی اور باضابطہ طریقوں سے نئی حقیقتوں کو دریافت کرنے اور پرانی حقیقتوں کی تصدیق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔“

## 4- ینگ نے تحقیق کی ایک اور تعریف یوں کی ہے

”تحقیق کسی مسئلہ کے مطالعہ کا ایک بامقصد دانشمندانہ، باقاعدہ اور غیر جانبدار طریقہ ہے اس کے ذریعے پوشیدہ حقائق تلاش کیے جاتے ہیں۔“

## 5- میکملن کے الفاظ میں

”تحقیق معلومات کو اکٹھا کرنے اور ان کے تجزیہ کرنے کا ایک منظّم و بامقصد عمل ہے۔“

## گرین وڈ کے بقول

”تحقیق ایک باضابطہ تنقیدی تفتیش ہے۔“

# تحقیق کی اقسام

## 1- بلاواسطہ تحقیق (Direct Research)

اس قسم کی تحقیق میں محقق خود اس مقصد کی خاطر مواد جمع کرتا ہے۔ اس مواد کی مدد سے وہ مسئلہ کے تمام اہم پہلوؤں کی چھان بین کرتا ہے اور حقائق معلوم کرتا ہے۔ اس قسم کو بلاواسطہ تحقیق کا نام خاص طور پر اس لئے دیا گیا ہے کہ محقق وہ تمام مواد اپنی ذاتی کوششوں سے اکٹھا کرتا ہے جو تحقیق کے مختلف ادوار میں کام آتا ہے جن پر تحقیق کا تمام تر انحصار ہے۔

## 2- بالواسطہ تحقیق (Indirect Research)

اس قسم کی تحقیق کا انحصار پہلے سے حاصل کردہ مواد اور معلومات پر ہے۔ اس قسم میں محقق ایسی معلومات اور مواد کو انہی مواد کے حصول کی خاطر استعمال کرتا ہے اور ان کی مدد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com


سے نتیجہ اخذ کرتا ہے یا کسی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ یہاں محقق دوسرے ذرائع اور افراد کے ذریعے اکٹھی کی گئی معلومات پر انحصار کرتے ہوئے تحقیق کی تمام ضروریات پوری کر کے مقاصد حاصل کرتا ہے۔ مقاصد کے اعتبار سے بھی دو اقسام ہیں۔

(i) **بنیادی تحقیق** (Basic Research)

بنیادی تحقیق کے ذریعے کسی مخصوص مسئلہ کا حل بلا امتیاز سماجی یا معاشی اقدار کے تلاش کیا جاتا ہے۔ جبکہ

(ii) **خالص تحقیق** (Pure Research)

کا مقصد فروغ علم ہے۔ اس کے ذریعے تحقیق کی بنیادیں مستحکم کی جاتی ہیں اور طریقہ کار کو موثر بنایا جاتا ہے۔

3- **عملی تحقیق (اطلاقی تحقیق)** (Applied Research)

اطلاقی تحقیق کی توجہ کا مرکز وہ مسائل ہوتے ہیں جو فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ اس کے ذریعے ایسے مسئلوں کے حل کے لئے فوری اقدام کیے جاتے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد کسی طریقے کی افادیت یا عدم افادیت معلوم کرنا ہوتا ہے۔ اس کی دوسری شاخ کو (Exploratory Research) کہتے ہیں۔ اس میں قومی سطح پر مسئلوں کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد حکومت کی پالیسیوں کو موثر اور مفید بنانا ہوتا ہے۔

## سماجی تحقیق

اب سماجی تحقیق کے مفہوم کو مندرجہ ذیل تعریفوں کی مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔

1- ''سماجی تحقیق ایک محتاط، تنقیدی اور باضابطہ تفتیش یا انکوائری کا نام ہے جس کا مقصد مسائل کے حل کے لئے حقائق کی تلاش ہے۔''

2- ''سماجی تحقیق سے مراد مسائل کا جائزہ لینا ہے اور ان کے حل کے لئے اقدامات تجویز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کرنا ہے۔"

3- "سماجی تحقیق سے مراد سماجی حالات یا سماجی مسائل کا باضابطہ اور جامع انداز سے مطالعہ کرنا ہے تاکہ فرد، گروہوں اور جماعت کے مسائل کی نشاندہی کی جا سکے۔"

4- سماجی تحقیق سے مراد سماجی حالات و مسائل اور واقعات کا باقاعدگی اور جامع طور سے سائنسی انداز میں مطالعہ کرنا ہے تاکہ افراد اور جماعت کی ضروریات، مسائل اور وسائل کا جائزہ لے کر ان کے حل کے لئے مناسب اقدامات تجویز کیے جاسکیں۔"

5- "سماجی تحقیق کسی مسئلہ کے مطالعہ کا ایک با مقصد، دانشمندانہ، وسیع، باقاعدہ اور غیر متعصب طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے پوشیدہ حقائق تلاش کیے جاسکتے ہیں" غیر متعصب سے مراد غیر جانبداری کے ہیں۔ اس میں اپنی پسند ناپسند کا دخل نہیں ہو گا۔ مثلاً مولوی سے کسی مذہبی فکر کے بارے پوچھا جائے تو جانبداری، پسند ناپسند ممکنات میں سے ہے۔

6- "سماجی تحقیق کا تعلق افراد سے ہے اور چونکہ انسانی کردار اور عمل میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اس لئے معاشرتی زندگی کا مطالعہ بھی پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق کار کے اپنے ذاتی رجحانات کی وجہ سے تحقیق کا متاثر ہونا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سماجی تحقیق میں صرف مستند طریقہ کار کے استعمال پر زور دیا جاتا ہے تاکہ ان دشواریوں کا سدباب ہو سکے اور حاصل شدہ معلومات زیادہ قابل قبول ہوں۔"

## سماجی بہبود میں تحقیق کی اہمیت

سماجی بہبود میں تحقیق ایک موثر کردار ادا کر رہی ہے اس کی اہمیت و افادیت حسب ذیل نکات سے واضح کی جاسکتی ہے۔

1- سوشل ورک بھی ایک معاشرتی سائنسی ہے جو معاشرتی زندگی سے متعلق حقائق کا مطالعہ و حل سائنسی اسلوب پر کرتی ہے مگر اس کے موضوعات مطالعہ نہ تو فطری سائنس دان کی طرح بے جان اشیاء ہیں اور نہ ہی اس کی کوئی مخصوص تجربہ گاہ ہے۔ بلکہ معاشریات ذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شعور انسانوں کا مطالعہ کرتی ہے جنھیں کسی تجربہ گاہ کی مشروط صورتحال میں زیر تجربہ نہیں لایا جا سکتا لہٰذا ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے ''معاشرہ'' کو تجربہ گاہ کی حیثیت سے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

2- جہاں تک معلومات کی فراہمی کا تعلق ہے سوشل ورکر کو افراد کی فراہم کردہ معلومات پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ ان سے متعلقہ معلومات حاصل کرنا سب سے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ جسے کے لئے معاشریات کے محققین کو بے حد محنت اور کاوش کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ماہرین اور محققین کے پاس کچھ ایسے طریقے بھی ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ سب مراحل انتہائی منظّم طور پر طے کیے جاتے ہیں اور درست ترین نتائج تک پہنچا جاتا ہے۔

3- جیسا کہ ہر سائنس کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے ''سوشل ورک'' کا بھی ایک مخصوص طریقہ کار ہے جس کی اہمیت کو آج کل تمام دنیا میں تسلیم کیا جارہا ہے۔ سوشل ورک کے کسی بھی موضوع کے مطالعے میں یا معاشرتی مسائل کے حل تلاش کرنے میں یا پسماندگی کو دور کر کے معاشرہ کو ترقی دینے میں معاشریات جن تکنیکی طریقوں سے مدد لیتی ہے وہ ''معاشرتی تحقیق'' ہے۔ ان طریقوں سے نہ صرف یہ کہ درست ترین معلومات حاصل کی جاتی ہیں بلکہ سائنسی اسلوب پر منظّم طور سے ان معلومات کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے اور مفروضات کی جانچ پڑتال بھی کی جاتی ہے اور شماریاتی طریقوں کی مدد سے درست ترین نتائج بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔

4- سماجی تحقیق اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ یہ معاشرے کے متعلق ایسا علم اور نظریات بہم پہنچاتی ہے جو نہ صرف تجزیہ شدہ ہوتے ہیں بلکہ تصدیق شدہ بھی ہوتے ہیں۔ تحقیق اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ اس سے افراد کے ایسے مسائل کو جانا جاتا ہے جن کو معاشرے کے افراد فوقیت (Preference) دیتے ہیں۔ اس طرح ان کے حل کی طرف عملی اقدامات اٹھانے میں مدد ملتی ہے۔

5- سماجی تحقیق سے معاشرے میں موجود مختلف معاشرتی اداروں کے مسائل کا ادراک ہوتا ہے جو مسائل کے حل کے لئے بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔ اگر معاشرے کے افراد، معاشرتی اداروں اور ان کے ممبران کے مسائل کو جان لیں تو ان کا صحیح حل نکال سکتے ہیں۔ تحقیق اس حوالے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے بھی اہم ہے کہ اس سے معاشرہ کے افراد کی ضرورتوں کا تعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

6- سماجی تحقیق، سماجی بہبود کے نظریات کی وضاحت کرتی ہے اور ساتھ ساتھ اس کی اشاعت اور توسیع میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ سماجی بہبود کے حوالے سے تحقیق کی اہمیت اس حوالے سے بھی قابل ذکر ہے کہ تحقیق کی بنا پر کسی بھی ملک میں موجود معاشرتی مسائل اور معاشرتی برائیوں مثلاً افراط آبادی، بے راہ روی، وغیرہ کے اسباب اور ان کے ممکنہ تدارک کا پتہ لگ جاتا ہے۔

7- چونکہ سماجی تحقیق سے غربت، عریانی وفحاشی کے علاوہ دیگر معاشرتی مسائل اور برائیوں کے اسباب کا علم ہوتا ہے لہٰذا ماہرین اس مسئلہ کی شدت اور اثرات کا تعین کر کے اس کا مناسب حل تجویز کر لیتے ہیں۔

8- سماجی تحقیق اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کی بنا پر کسی بھی ملک کی انتظامیہ اپنی انتظامی کارکردگی اور اپنے انتظامی امور میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی کر لیتی ہے اور پھر ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے موثر، موزوں، بروقت اور مفید اقدامات اٹھا سکتی ہے۔

9- سماجی تحقیق معاشرے کے افراد میں شعور پیدا کرنے کے لئے بھی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی مدد سے لوگ ایک اچھے شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

10- سماجی تحقیق، سماجی بہبود کے لئے مثبت، پائیدار اور معیاری بنیادیں فراہم کرتی ہے جن پر معاشرتی مسائل کے حل کی مضبوط عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔

## سماجی تحقیق کے مقاصد

1- سماجی مسائل کی نشاندہی کرنا۔

2- سماجی مسائل کے حقائق تلاش کرنا۔

3- سماجی مسائل کے حل کے لئے تجاویز فراہم کرنا۔

4- سماجی مسائل کے بارے میں افراد کی آراء معلوم کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



5- اُن مسائل کی نشاندہی کرنا بھی ہے جو کہ معاشرے کو فوری طور پر درپیش ہوں۔

6- بعض پروگراموں کو شروع کرتے وقت ان پروگراموں کے متعلق افراد کی رائے معلوم کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سماجی تحقیق کے ذریعے افراد کی رائے معلوم کی جاتی ہے۔

7- مختلف علاقائی پروگراموں کی افادیت کا جائزہ لینا بھی سماجی تحقیق کے مقاصد میں شامل ہے۔

سماجی تحقیق کے مندرجہ بالا مقاصد کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس کی وساطت سے نہ صرف ذخیرہ علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ مسائل اور ضروریات کے مطالعہ کے علاوہ سماجی خدمات کے طریقہ کار اور پروگراموں کو بھی موثر بنایا جا سکتا ہے۔ تحقیق خامیوں کی نشاندہی کرتی ہے اس کے علاوہ منصوبہ بندی کے لئے ٹھوس بنیاد بھی فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ سماجی خدمات کا علم، ادارے اور معاشرہ کا باہمی رابطہ بھی ظاہر کرتی ہے۔

## سماجی بہبود کے میدان میں سماجی تحقیق کی اہمیت

اگر سماجی تحقیق کے مقاصد پر ایک نظر ڈالی جائے تو سوشل ریسرچ کی اہمیت سوشل ویلفیئر کے میدان میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

### 1- معاشرہ کا مطالعہ

چونکہ سوشل ورک کا مقصد معاشرہ میں صحت مند سماجی تبدیلی کا ظہور ہے۔ اس لئے معاشرہ کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے جو کہ سماجی تحقیق کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

### 2- پروگراموں کا جائزہ

موجودہ سماجی خدمات کا جائزہ اس کے علاوہ وہ پروگرام جو سماجی بہبود کے لئے معاشرہ میں شروع کیے گئے ہوں اور وہ خدمات جو افراد کی بہتری یا بھلائی کے لئے فراہم کی گئی ہوں۔ ان کا جائزہ لینا بھی سماجی تحقیق کے ذریعے ممکن ہے۔ پروگراموں کی کامیابی یا ناکامی کی صورت میں جائزہ لینے کیلئے بھی سماجی تحقیق سے مدد لی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 3- مسائل کے حل کے لئے وسائل کی دریافت

سماجی مسائل کے حل کے لئے وسائل کی دریافت اور ان مسائل کے حل کے لئے طریقہ کار بھی ہم سماجی تحقیق کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ یہ کہ کون سا طریقہ کس مسئلے کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔

## 4- رائے عامہ معلوم کرنا

سماجی بہبود کے پروگرام شروع کرنے سے پہلے ان کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے سماجی تحقیق سے استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔

## 5- سماجی بہبود کے علم میں ترقی

سماجی بہبود کے علم کو ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے لئے سماجی تحقیق ہماری راہنمائی کرتی ہے۔اس طرح سوشل ورک کے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ تحقیق کے دوران نئے نظریات جنم لیتے ہیں جو کہ سماجی بہبود کے علم میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

## 6- نئے سماجی حقائق کی دریافت

تحقیق کے ذریعے ہم نئے سماجی حقائق دریافت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پرانے حقائق اور نظریات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ یہ بات سماجی تحقیق کے ذریعے ہی ممکن ہے۔مثلاً یہ کہ اگر ہم کسی کمیونٹی میں جاتے ہیں اور وہاں بچے سکول سے بھاگتے ہیں تو ہم اس کی وجوہات معلوم کرتے ہیں کہ آخر بچے سکول سے کیوں بھاگتے ہیں اور افراد سے مل کر ہم معلوم کرتے ہیں کہ سکول ماسٹر کے رویے کی وجہ سے بچے سکول سے بھاگتے ہیں۔لیکن جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بچے سکول میں بنیادی سہولتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بھاگتے ہیں۔مثلاً سکول میں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہیں یا پانی نہیں تو ہم ایک حقیقت تک پہنچتے ہیں کہ اگر سکول میں یہ تمام چیزیں یا سہولتیں فراہم کر دی جائیں تو بچے سکول سے نہیں بھاگیں گے۔ضروری نہیں کہ ہم اشیاء کی فراہمی میں کامیاب بھی ہوں۔اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وقت تو اسے ایک حقیقت تصور کرتے ہیں مگر دوبارہ تحقیق کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ وجہ کچھ اور ہے۔اس طرح مستقل تحقیق سے ہم حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

## 7- سوشل ورک کے تصورات کا جائزہ

سوشل ورک کے پرانے تصورات کا جائزہ بھی ہم ریسرچ کے ذریعے ممکن بناتے ہیں۔سوشل ورک کے مختلف طریقہ کار کا جائزہ بھی ہم سوشل ریسرچ کے ذریعے لیتے ہیں جو کہ سماجی بہبود کے میدان عمل کے لئے بہت ضروری ہے۔

## 8- سماجی تبدیلی کے اثرات کا جائزہ

ہر قسم کے معاشرہ میں ہر وقت کچھ نہ کچھ تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں ان تبدیلیوں کو ہم سماجی تحقیق کے بغیر نہیں جان سکتے۔

## 9- افراد کا شعور بیدار کرنا

سماجی تحقیقات کے نتائج سے افراد کو آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرہ میں موجود منفی رجحانات سے آگاہ ہوسکیں اور ان کے خلاف جدوجہد کے لئے تیار ہوں۔اس طرح معاشرے کے مسائل اور وسائل کے بارے میں افراد کا شعور بیدار کیا جاتا ہے۔

## 10- انتظامیہ کو مدد فراہم کرنا

معاشرے میں موجود مختلف خامیوں کو سماجی تحقیق کے ذریعے منظر عام پر لایا جا سکتا ہے اور اُن کی بہتری کے لئے اقدامات میں مدد کی جاسکتی ہے۔اس سے بہتر اور موثر سماجی تبدیلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

## 11- دیگر مضامین میں مدد

اس کے علاوہ دیگر مضامین میں سماجی تحقیق کے ذریعے مدد کی جاسکتی ہے اور تحقیق کے لئے ذریعہ روزگار کا حصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 12- مستقبل کی منصوبہ بندی

سماجی تحقیق کی اہمیت وافادیت اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ اس کی بنا پر حکومت وقت، مستقبل کی منصوبہ بندی اپنے وسائل، مسائل اور مقاصد کو مدنظر رکھ کر بہتر طور پر کر سکتی ہے۔ کیونکہ سماجی تحقیق، سماج میں موجود مسائل کے اسباب، ان کے ممکنہ حل وعلاج پر بھی روشنی ڈالتی ہے اور معاشرے کے وسائل کا ادراک بھی اس کے ذریعے سے بہتر طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔

### 13- معاشرہ کی ثقافت سے متعلق معلومات

سماجی تحقیق افراد، گروہوں، جماعتوں بلکہ پورے معاشرے کی ثقافت اس کے رسم ورواج کے متعلق بڑی مفصّل معلومات بہم پہنچانے کا موثر، قابل اعتماد (Reliable) ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ سماجی تحقیق اس لئے بھی اہم ہے کہ یہ معاشرہ کی ثقافت کے متعلق Up-to-date معلومات فراہم کرتی ہے۔

## سماجی تحقیق کے مراحل

سماجی تحقیق کو آغاز سے تکمیل تک پہنچانے تک کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان مراحل کا یہاں پر ایک مختصر خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

(i) مسئلے کا انتخاب (Selection of the Problem)

(ii) فکری بحث اور متعلقہ لٹریچر کا مطالعہ (Theoratical Frame Work)

(iii) مفروضہ جات (Hypothesis)

(iv) ریسرچ ڈیزائن (Research Design)

(v) نمونہ بندی (Sampling)

(vi) معلومات اکٹھی کرنا (To Collect Informations)

(vii) معلومات کی درجہ بندی (Classification & Tabulation)

(viii) رپورٹ اور تجاویز (Research Report & Recommendations)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## (i) مسئلے کا انتخاب

ہر تحقیق کسی نہ کسی مسئلے پر شروع ہوتی ہے۔ بہت سے مسائل تو عام گفتگو یا روزمرہ کا موضوع ہوتے ہیں یا اس کے علاوہ اخبارات اور رسائل وغیرہ میں اکثر مسائل کا ذکر آتا رہتا ہے۔ گورنمنٹ کی سطح پر بھی بہت سے مسائل کی نشاندہی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ سماجی کارکن کے ذاتی مشاہدات اور آپ بیتی بھی مسئلے کے انتخاب میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بڑی بڑی تنظیمیں مختلف موضوعات پر تحقیق کرواتی رہتی ہیں۔ یوں مسئلے کے انتخاب میں سماجی تحقیق کار کو مختلف ذرائع سے مدد مل سکتی ہے۔ یہاں پر ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے کہ تحقیقی مسئلہ سے مراد یہ نہیں کہ یہ ہمیشہ معاشرتی مسئلہ ہی ہوتا ہے۔ تحقیقی مسئلہ معاشرتی مسئلہ بھی ہوسکتا ہے اس کے علاوہ ہوسکتا ہے جس مسئلہ کی تحقیق کی جارہی ہے وہ معاشرتی مسئلہ نہ ہو۔ مسئلے کے انتخاب میں سماجی تحقیق کو مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

### (ا) تحقیق کار کا رجحان

اگر مسئلہ تحقیق کار یا سماجی کارکن کے رجحان کے مطابق نہیں تو وہ اس پر دلجمعی سے کام نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا اسے مسئلے کے انتخاب میں پوری آزادی ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر کام کر سکے۔

### (ب) وسائل

سماجی تحقیق میں افرادی قوت، وقت اور سرمایہ تینوں قسم کے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسئلے کے انتخاب میں یہ اندازہ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے کہ آیا اس تحقیقی منصوبہ کے ضروری وسائل موجود ہیں یا نہیں اور اگر نہیں تو کیسے پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ وسائل نہ ہونے یا کم ہونے کی صورت میں سماجی تحقیق کو مکمل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

### (ج) افادیت

سماجی کارکن کو مسئلے کی افادیت کا بھی پورا پورا علم ہونا چاہیے۔ افادیت کو سامنے رکھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہوئے ترجیحات قائم کی جا سکتی ہیں۔ افادیت علمی بھی ہو سکتی ہیں اور عملی بھی۔ ایسے مسئلے تھوڑی سی کوشش کے بعد مل جاتے ہیں جو یہ دونوں ضرورتیں پوری کرتے ہوں۔ ایسے مسائل کو ترجیح دینا چاہیے۔ گو کہ علمی افادیت والے مسئلے کے لئے وسائل پیدا کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے لیکن عملی افادیت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلے کے انتخاب کے بعد ضروری ہوتا ہے کہ اس کا مختصر اور شستہ سا سرنامہ تجویز کیا جائے۔ اور پھر اس موضوع کے تحت مسئلے کا تمہیدی خاکہ (Statement) تیار کر لیا جائے۔ اس خاکہ میں سماجی تحقیق کار مسئلے سے تعارف کرواتا ہے۔ مسئلے کی نوعیت واضع کرتا ہے اور اس سلسلہ میں جو پہلے کام ہو چکا ہوتا ہے اس کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ ایسا کرنے میں اسے جو بھی متعلقہ لٹریچر ملے اس سے واقفیت حاصل کرنی ہوتی ہے اور یوں محقق اس لٹریچر کو بنیاد بنا کر اپنی تحقیق کو آگے بڑھاتا ہے۔ تمہیدی خاکے کے آخر میں تحقیق کے ممکنہ علمی اور عملی فوائد کا ذکر کرنا بھی اچھی روایت ہے۔

## (ii) فکری بحث

مسئلے کی منطقی اور نظریاتی وجوہات پر بحث کو ہم فکری بحث کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے مسئلے کے متعلق کوئی نظریہ موجود ہو۔ ایسی صورت میں مسئلے کی علمی افادیت خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اگر فوری طور پر کوئی نظریہ نہ بھی مل سکے یا موجود نہ ہو تو ایسی صورت مین فکری سوچ بچار اور منطقی وجوہات پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسے بیانات تیار کر لئے جاتے ہیں جو وجہ اور نتیجہ کا تعلق ظاہر کرتے ہوں۔ یہ وجہ اور نتیجہ کا تعلق ظاہر کرنے والے بیانات سماجی تحقیق میں استعمال ہونے والے مفروضہ جات کی بنیاد بنتے ہیں۔

## (iii) مفروضہ جات

مفروضہ جات پر تفصیل سے ذکر علیحدہ آئے گا۔ یہاں پر تعارف کے طور پر اتنا ہی کافی ہوگا کہ وجہ اور نتیجہ کو متغیرات کی شکل دے کر ان کے باہمی تعاون کو ظاہر کرنا مفروضہ کہلاتا ہے۔ تحقیق کار ان مفروضہ جات کی مدد سے تحقیقی عمل کو آگے بڑھاتا ہے اور انہی مفروضہ جات کی مدد سے اپنے مشاہداتی آلات تیار کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## (iv) تحقیقی ڈھانچہ یا ریسرچ ڈیزائن

تحقیق کے پورے عمل کو تکمیل تک لے جانے کے لئے ایک طریق کار، لائحہ عمل یا پروگرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریسرچ ڈیزائن کا تعلق عام طور پر ان سوالات سے ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے؟ اور کیسے کرنا ہے؟ آج کل تحقیق کار کے پاس کئی ایک ڈیزائن پہلے سے موجودہ ہوتے ہیں اور وہ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کسی ایک کو چن لیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ڈیزائنوں میں کیس سٹڈی (Case Study) سروے ڈیزائن (Survey Design) شمولیاتی مشاہدہ (Participation Observation) اور تجزیاتی ڈیزائن (Experimental Design) زیادہ مستعمل ہیں۔ کیس سٹڈی گو نفسیات میں مقبول ہے عمرانیات میں بھی اس سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ شمولیاتی مشاہدہ ثقافتی تحقیق میں زیادہ استعمال ہو رہا ہے اور عمرانیات میں سروے اور تجرباتی ڈیزائن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

## (v) نمونہ بندی

نمونہ سے مراد ہے کہ ایک ایسا حصہ جو کل کا نمائندہ ہو۔ سماجی تحقیق میں نمونہ بندی کو لازمی جزو سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ویسے بھی اس سے سرمایہ، وقت اور افرادی قوت کی بچت ہوتی ہے۔

## (vi) معلومات اکٹھی کرنا

اس مرحلہ میں سماجی کارکن مشاہداتی آلات کے ساتھ کوائف جمع کرتا ہے۔ معاشرتی تحقیق میں عام طور پر جو آلات استعمال ہوتے ہیں ان میں سوالنامہ، انٹرویو شیڈول اور انٹرویو گائیڈ بہت مقبول ہیں۔ عمرانیات میں ہم انٹرویو شیڈول اور سوالنامے پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

## (vii) معلومات کی درجہ بندی

کوائف جمع کرنے کے بعد ان کو خاکوں وغیرہ میں تبدیل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مقصد کے لئے شماریاتی طریقوں سے مدد لی جاتی ہے اور پھر یہی خاکے مفروضہ جات کی پرکھ اور نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

## (viii) تحقیقاتی رپورٹ کی تیاری

یہ تحقیق کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ تمام تر تحقیق اور اس کے نتائج بیکار ہو جائیں گے اگر ان کو رپورٹ کی شکل میں محفوظ نہ کر لیا جائے۔ رپورٹ تیار کرتے وقت تحقیق کے تمام مراحل کا تفصیل سے ذکر ہونا چاہیے تاکہ بعد میں آنے والے محقق ان سے راہنمائی حاصل کر سکیں۔ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ تحقیق کے نتائج منظرِ عام پر آجائیں اور جن لوگوں کو اس میں دلچسپی ہے وہ اس سے بہرہ ور ہوں۔ لہٰذا تحقیق کو فائیلوں سے باہر لا کر عوام تک پہنچانے کا کام رپورٹ پورا کر دیتی ہے۔

> نوٹ : جہاں بھی تحقیق کار، محقق یا سوال کنندہ آئے گا اس سے ہماری مراد پیشہ ور سماجی کارکن ہی ہے جو اس وقت تحقیق کے عمل سے گزرتے ہوئے مختلف حیثیتوں میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

# معلومات اکٹھا کرنے کے ذرائع

سماجی تحقیق میں مواد اکٹھا کرنے کے مندرجہ ذیل ذرائع یا آلات ہیں جن کو بالترتیب مفصّل طور پر درج ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

(1) سوالنامہ

(2) انٹرویو

(3) انٹرویو شیڈول

(4) انٹرویو گائیڈ

# سوالنامے کا طریقہ

## (1) سوالنامہ

سوالنامے سے مراد سوالات کی لسٹ ہوتی ہے جو جواب دہندہ بذاتِ خود پر کرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوالنامے کے طریقہ میں سوال کنندہ کی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا معلومات حاصل کرنے کے اس طریقہ میں انٹرویو شامل نہیں ہوتا یوں تو انٹرویو شیڈول بھی سوالات کی لسٹ ہی ہوتی ہے لیکن دونوں کے استعمال میں فرق ہے۔ سوالنامہ جواب دہندہ خود ہی پڑھتا ہے اور سوالات کا جواب بھی خود ہی لکھتا ہے۔ انٹرویو شیڈول سوال کنندہ اپنے پاس رکھتا ہے اور جوابات خود ہی درج کرتا ہے جبکہ سوالنامہ جواب دہندہ کے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے تاکہ وہ اسے پر کر کے واپس کر دے۔ سوالنامے کا طریقہ صرف پڑھے لکھے لوگوں میں ہی استعمال ہو سکتا ہے جبکہ انٹرویو شیڈول کے معاملہ میں لوگوں کا پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں۔

(2) **سوالنامہ استعمال کرنے کے طریقے**

سوالنامے دو طرح سے استعمال میں لائے جاتے ہیں یعنی ایک طریقہ تو یہ ہے کہ تحقیق کار سوالنامے بذات خود فیلڈ میں تقسیم کرے اور پھر ان کو پر کروانے کے بعد خود ہی اکٹھا کر لے۔ ایسے سوالنامے کو دستی سوالنامہ کہا جاتا ہے۔ ایسے سوالنامے طالب علموں کو کلاس روم میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ یا گھر گھر جا کر دستی تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور ایک وقفے کے بعد اکٹھا کر لئے جاتے ہیں۔ سوالنامے کا دوسرا طریقہ ڈاک کا ہے یعنی سوال نامہ ڈاک کے ذریعہ جواب دہندہ تک پہنچایا جاتا ہے اور بذریعہ ڈاک ہی واپس وصول کر لیا جاتا ہے۔ ایسے سوالنامے کو ڈاک کا سوالنامہ کہتے ہیں۔ سوالنامہ خواہ دستی ہو ڈاک کا دونوں صورتوں میں پر کرنے کا اصول ایک ہی ہے۔ سماجی تحقیق میں دونوں قسم کے سوالنامے استعمال ہو رہے ہیں اور ہر تحقیق کار اپنے حالات کے مطابق یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس نے کس قسم کا سوالنامہ استعمال کرنا ہے۔

## سوالنامے کی خوبیاں

(1) سوالنامہ انٹرویو شیڈول کے مقابلے میں کم خرچ ہوتا ہے۔ چھپائی کا خرچہ دونوں صورتوں میں بہر حال برابر رہتا ہے لیکن سوالنامے کے طریقے سے فیلڈ ورک کے اخراجات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ڈاک کے سوالنامے سے تو فیلڈ میں جانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وقت اور محنت کے اعتبار سے بھی سوالنامہ مقابلتاً کم محنت اور کم وقت لیتا ہے۔ انٹرویو کے طریقہ سے معلومات جمع کرنے میں تین تین چار چار ماہ لگ جاتے ہیں جبکہ ڈاک کے سوالنامے یا دستی سوالنامے سے یہ کام بہت جلد مکمل ہو جاتا ہے۔ محنت کے اعتبار سے بھی انٹرویو اور سوالنامہ میں فرق ہوتا ہے انٹرویو کرنے کے لئے فیلڈ ورک میں جتنی محنت درکار ہوتی ہے سوالنامے میں اس کی بچت ہوتی ہے۔

(2) سوالنامے میں جواب دہندہ کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ کھل کر جواب دے سکتا ہے۔ بہت سی باتیں جو ہم دوسروں کے سامنے کرنا نہیں چاہتے آسانی کے ساتھ سوالنامے میں درج کر سکتے ہیں چونکہ سوالنامہ علیحدگی میں پر کیا جاتا ہے اس لئے اسے مکمل آزادی اور پوری تفصیل کے ساتھ نہایت سوچ بچار کے بعد مکمل کی جا سکتا ہے۔ انٹرویو میں اگر جواب دہندہ لمبے جوابات دیتا ہے تو فیلڈ ورکر اسے روک سکتا ہے یا معذرت کر سکتا ہے کہ اس نے اور بھی انٹرویو کرنے ہیں۔ سوالنامے میں اگر جگہ کم بھی پڑھ جائے تو زائد ورق لگا کر جوابات لکھے جا سکتے ہیں۔

(3) سوالنامہ جواب دہندہ اپنی فرصت کے اوقات میں پر کرتا ہے لہٰذا اسے کوئی جلدی نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے پورے اطمینان کے ساتھ مکمل کرتا ہے۔ انٹرویو کی صورت میں ہو سکتا ہے تحقیق کار کے اصرار پر جواب دہندہ انٹرویو کے لئے تیار ہو جائے لیکن ہو سکتا ہے اس کے پاس وقت کم ہو یا وہ جلدی میں ہو۔ لہٰذا وہ چاہے گا کہ انٹرویو جلد از جلد ختم ہوتا کہ وہ اس سے فارغ ہو کر اپنے کام کو جائے۔ ایسی حالت اس کے پاس سوچنے یا غور کرنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

## سوالنامے کی خامیاں

خوبیوں کے ساتھ ساتھ سوالنامے کی چند ایک خامیاں بھی جو ذیل میں درج کی جا رہی ہیں۔

(1) سوالنامے پڑھے لکھے لوگوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسے پڑھنا اور جواب لکھنا جواب دہند کے ذمے ہوتا ہے اور اگر اسے پڑھنا لکھنا نہیں آتا تو وہ سوالنامہ پر نہیں کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سکے گا۔سوالنامے میں یہ بھی گنجائش نہیں رکھی جاتی کہ جواب دہندہ اگر پڑھ لکھ نہیں سکتا تو وہ کسی دوسرے کی مدد سے اس پڑھوا کر پر کروا سکے۔ الغرض سوالنامہ صرف اور صرف پڑھی لکھی آبادی میں ہی استعمال ہوسکتا ہےاور ایسی آبادیوں میں جہاں خواندگی کی شرح بہت کم ہو جیسے پاکستانی دیہات میں سوالنامے کا استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(2) سوالنامے کے استعمال میں ایک اور مسئلہ اس کی واپسی ہے۔ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ سوالنامے کی واپسی مشکل سے ہی ساٹھ فیصد سے اوپر جاتی ہے۔ یعنی جتنے سوالنامے تقسیم کئے جاتے ہیں واپس نہیں آتے۔ اور جو واپس آتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی بالکل الٹے سیدھے جوابات ہوتے ہیں اور ایک خاصی تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جنہیں استعمال تو کیا جاسکتا ہے لیکن نامکمل ہوتے ہیں۔ کچھ جوابات غیر سنجیدہ ہوتے ہیں یا کچھ سوالات بغیر جوابات کے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ سوالنامے کی واپسی کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے۔ عام طور پر جو کچھ بھی واپس آ جائے اسی پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

(3) سوالنامے میں غیر سنجیدہ جوابات دینے کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ انٹرویو میں ورکر ماحول کی سنجیدگی کو برقرار رکھتا ہے اور اگر ایسی کوئی صورت پیدا ہو بھی جائے تو کنٹرول کر لی جاتی ہے۔ لیکن سوالنامے کی صورت میں دارومدار جواب دہندہ کے تعاون پر ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ جوابات لکھتے لکھتے غیر سنجیدہ ہو جاتا ہے تو اسے ایسا کرنے سے روکنے والا کوئی نہیں ہوتا مثلاً تفریحی مشاغل کے جواب میں کچھ اس قسم کے غیر سنجیدہ جوابات بھی مل جاتے ہیں جیسے ''مکھیاں مارنا'' یا ''سونا'' وغیرہ۔

(4) سوالنامے کی ایک ضرورت یہ بھی ہوتی ہے کہ اسے ایک ہی نشست میں پر کیا جائے۔ اس کے لئے جواب دہندگان سے خاص طور پر کہا بھی جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ہوسکتا ہے کہ سوالنامہ ایک سے زائد نشستوں میں مکمل کیا گیا ہو۔

(5) سوالنامے میں سوالات جس ترتیب میں لکھ گئے ہوں انہیں اسی ترتیب میں پر کرنا پڑتا ہے۔ سوالات کی ترتیب بگاڑ کر جوابات لکھنا اصولاً غلط ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے جواب دہندہ آخری حصے کے سوالات کے جوابات پہلے لکھ لے اور شروع کے بعد میں لکھے۔ تحقیق کار کے پاس اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلے میں انٹرویو میں ایسا کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(6) انٹرویو کی طرح سوالنامہ بھی بالکل علیحدگی میں پر کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جواب دہندہ اسے بھی نظر انداز کر سکتا ہے ۔ وہ نہ صرف دوسروں کی موجودگی میں ایسا کر سکتا ہے بلکہ دوسروں سے مشورہ بھی کر سکتا ہے بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا تین افراد مل کر ایک سوال پر کریں۔ جو اصولاً غلط ہو گا۔

(7) چونکہ سوال نامے میں وضاحت کی گنجائش نہیں ہوتی لہذا ابہام کی صورت میں سوالات بغیر جوابات کے رہ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ یا پھر جواب دہندہ الٹے سیدھے جواب لکھ دیتا ہے۔

## سوالنامے کی تیاری

سوالنامہ بھی چونکہ سوالات کی لسٹ ہوتی ہے اس لئے اس کی تیاری میں بھی وہی اصول کارفرما ہوتے ہیں جن کا ذکر انٹرویو شیڈول کے ضمن میں آ چکا ہے۔ البتہ دونوں کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سوالات کا انداز تھوڑا سا مختلف کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ انٹرویو روبرو ملاقات کے ذریعہ ہوتا ہے اسلئے انٹرویو شیڈول میں سوالات کو گفتگو کا رنگ دیا جاتا ہے جبکہ سوالنامے میں روبرو ملاقات کے کلمات بے توقع لگتے ہیں۔

چونکہ سوالنامے کی صورت میں کسی سوال کی وضاحت کے لئے سوال کنندہ موجود نہیں ہوتا اس لئے سوالات کو سادہ ترین الفاظ و انداز میں تیار کیا جاتا ہے تاکہ وضاحت کی نوبت ہی نہ آئے۔ خواہ جواب دہندہ کتنا ہی کم پڑھا لکھا کیوں نہ ہو۔

ڈاک کے سوال نامے کے ساتھ ایک لفافہ جس پر واپسی ڈاک کا پتہ اور ڈاک کے ٹکٹ چسپاں ہوں لف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جواب دہندہ سوال نامے کو پر کر کے اس لفافہ میں بند کرنے کے بعد پوسٹ کر دیتا ہے۔ اس کو واپسی ڈاک کا پتہ لکھنے کی بھی زحمت نہیں ہوتی اور نہ ہی ڈاک کا خرچہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ترکیب سوالنامے کی واپسی میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ لیکن دستی سوال نامے میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ جواب دہندہ کو یہ اختیار رہتا ہے کہ اگر وہ سوالنامہ پر کرنے کے بعد اسے ڈاک کے ذریعہ واپس بھیجنا چاہے تو دیئے ہوئے پتہ پر ارسال کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انٹرویوشیڈول کی طرح سوالنامے کے بھی تین حصے ہوتے ہیں۔یعنی (i) تعارف (ii) ہدایات اور (iii) سوالات ۔تعارف اور ہدایات سرورق پر آ جاتی ہیں۔اوراگلے ورق سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔سوالنامے کی صورت میں تعارف واضع ہونا چاہیے کیونکہ انٹرویوشیڈول میں تو یہ کام سوال کنندہ کرتا ہے۔سوال نامے کے اوپر کے کونے میں پہلے صفحہ پر موٹے حروف میں ''خفیہ'' کا لفظ لکھنا بہت ضروری ہے۔جواب دہندہ کے لئے اس قسم کی یقین دہانی بہت ضروری ہے ورنہ وہ جوابات سے گریز کرے گا۔

سوالنامہ چونکہ جواب دہندہ نے خود پر کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہدایات پہلے صفحہ پر چھاپ دینی چاہیں تاکہ جواب دہندہ جوابات لکھنے سے پہلے انہیں ضرور پڑھ لے۔مثال کے طور پر اس قسم کی ہدایات درج کی جا سکتی ہیں۔

1- آپ سے درخواست ہے کہ سوالنامہ ایک ہی نشست میں مکمل کیجئے۔

2- جوابات لکھتے وقت آپ کا اکیلے ہونا بہت ضروری ہے۔

3- تمام جوابات کسی سے مشورہ کئے بغیر لکھیئے۔

4- یہ سوالنامہ آپ ہی کے لئے ہے اسے کسی اور کو پر کرنے کے لئے نہیں دینا چاہیے۔

5- سوالنامہ پر کرتے وقت شروع سے آخر تک ایک ہی ترتیب میں جوابات لکھیئے۔

6- جگہ کم پڑ جانے کی صورت میں زائد کاغذ استعمال کیجئے۔

7- آپ کی فراہم کردہ معلومات کسی ایسے ادارے کو فراہم نہیں کی جائیں گی جس سے آپ کو نقصان کا اندیشہ ہو۔

شکریہ۔

## سوالات

سوالنامے کے سوالات بھی انہی اصولوں کے تحت بنائے جانے چاہیں جن کا ذکر انٹرویوشیڈول میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔یعنی سوالات کی زبان سادہ، عام فہم اور غیر مبہم ہونی چاہیے۔ دوہرے سوالات سے گریز کرنا چاہیے۔سوالنامے میں بھی ذیلی سوالات، کھلے سوالات، مرکب سوالات اور باکس سوالات استعمال ہو سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوالات کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ جواب دہندہ سوالنامہ پر کرتے کرتے اکتا نہ جائے یا تھک نہ جائے۔تقریباً آدھ گھنٹہ یا پینتالیس منٹ کا سوالنامہ کافی ہوتا ہے۔طویل سوالنامے کی صورت میں اس کا آخری حصہ اکتاہٹ یا تھکاوٹ کا شکار ہو جائے گا۔دونوں صورتوں میں یا تو جواب دہندہ اسے جلدی ختم کرنے کی کوشش کرے گا یا نامکمل چھوڑ کر کسی اگلے وقت پر ٹال دے گا۔سوالنامے کی طوالت اتنی رکھنی چاہیے کہ ایسا موقع نہ آئے۔

## پیش آزمائش

سوالنامے کو بھی انٹرویو شیڈول کی طرح پیش آزمائش سے گزارنا چاہیے بیس یا پچیس سوالات کے ایک چھوٹے سے نمونے کی صورت میں سوالنامے کو پر کرا کے آزمائش کر لینی چاہیے۔اس آزمائش سے سوالات کی ترتیب،نوعیت اور ماہیت وغیرہ کا پوری طرح سے اندازہ ہو جاتا ہے۔آزمائش کے اس تجربہ کی بنیاد پر سوالات کو آخری شکل دی جاتی ہے اور فیلڈ میں بھیج دیا جاتا ہے۔

## واپسی

سوالنامے کے طریقہ میں واپسی نہایت ہی اہم ہے۔اگر سوالنامے واپس نہیں آئیں گے تو تحقیق رُک جائے گی اور ساری کاروائی ضائع ہو جائے گی کیونکہ تجزیے کا کام تو سوالنامے کی واپسی پر ہی شروع ہوگا اور سوالنامے کی واپسی ہی بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اگر سوالنامے ساٹھ سے ستر فیصد تک بھی واپس آ جائیں تو بہت غنیمت ہوتا ہے۔سوالنامے کی واپسی کے لئے جواب دہندگان کو بار بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے اور اس طرح فیلڈ کے چکر بھی لگانے پڑ جاتے ہیں اور ایک وقت تک انتظار کے بعد جو کچھ بھی حاصل ہو اسی پر اکتفا کر لیا جاتا ہے۔

## انٹرویو

استفسار کے ذریعے کوائف حاصل کرنے کے طریقے کو انٹرویو کہتے ہیں۔انٹرویو ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


موقع ہوتا ہے جس میں روبرو ملاقات کا عمل شامل ہوتا ہے۔ استفسار کرنے والے سوال کنندہ اور جواب دینے والے کو جواب دہندہ کہتے ہیں۔ تحقیقی نوعیت کے انٹرویو میں مخصوص ماحول کے اندر مخصوص سوالات پوچھے جاتے ہیں اور جواب دہندہ کا چناؤ بھی مخصوص انداز سے ہوتا ہے جسے نمونہ بندی کہا جاتا ہے۔ انٹرویو کا طریقہ معاشرتی تحقیق میں مقبول ترین طریقہ ہے۔ اور اس کی مدد سے اہم ترین تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

انٹرویو کا طریقہ بھی روزمرہ زندگی کے تجربات اور مشاہدات پر مبنی ہوتا ہے۔ روزانہ ہم اسی طریقہ سے قابل اعتماد معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی راہ گیر کسی شخص سے راستہ پوچھتا ہے تو وہ انٹرویو کا طریقہ ہی استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ قدم قدم پر ہم یا تو کسی سے کچھ پوچھ رہے ہوتے ہیں یا بتا رہے ہوتے ہیں۔ جب باپ بیٹے سے گھر میں دیر سے آنے کی وجہ پوچھتا ہے تو وہ انٹرویو ہی کر رہا ہوتا ہے۔ انٹرویو کی بنیاد پر پولیس اور عدالتوں میں کام ہوتا ہے۔ وکلاء انٹرویو کے طریقہ سے ہی حقائق معلوم کرتے ہیں اور جج صاحبان اسی طریقہ کو معتبر اور قابل اعتماد مان کر فیصلے سناتے ہیں۔ گواہی کا عمل انٹرویو کے طریقے کا ہی مرہون منت ہے۔

انٹرویو میں بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ عام حالات میں لوگ درست جوابات دیتے ہیں۔ جھوٹ کا سہارا چند مخصوص معاملات اور مجبوری کے عالم میں ہی لیا جاتا ہے۔ اگر چند احتیاطیں کر لیں جائیں تو غلط بیانی کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے تحقیقی کاموں میں انٹرویو کو ایک مہارت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا اعتماد بڑھانے کے لئے چند آلات بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان آلات میں پروجیکٹو طریقے (Projective Techniques) جیسے انٹرویو گائیڈ اور انٹرویو شیڈول بہت اہم ہیں۔

## انٹرویو کی خوبیاں

اس سے قبل ہم نے شمولیت کے طریقے کا ذکر کیا تھا اس میں بھی انٹرویو کو شامل کیا جا سکتا ہے لیکن شمولیاتی طریقہ خالصتاً مشاہداتی ہے۔ اس میں یہ ضروری نہیں کہ لوگوں سے پوچھا جائے یا سوالات کئے جائیں جبکہ انٹرویو کے طریقہ میں سوالات بڑی مہارت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ساتھ تیار کئے جاتے ہیں اور ماہرانہ طریقہ سے پوچھے بھی جاتے ہیں۔ ذیل میں انٹرویو کی چند خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## 1- لچک

انٹرویو کی سب سے بڑی خوبی لچک ہے۔ سوال کنندہ انٹرویو میں کسی بھی سوال کو دوہرا سکتا ہے، اس کی وضاحت کرسکتا ہے۔ جواب دہندہ کو جواب مکمل ہونے تک اکسا سکتا ہے اور غیر سنجیدہ جواب کو روک سکتا ہے اور کسی بھی جواب کی تصدیق کے لئے اسے دوہرانے کے لئے کہہ سکتا ہے۔

## 2- سنجیدگی

انٹرویو میں سوال کنندہ سنجیدگی کا ماحول برقرار رکھتا ہے اور پورے انٹرویو میں غیر سنجیدہ ماحول سے اجتناب کرتا ہے۔ اگر کسی سوال پر جواب دہندہ غیر سنجیدہ ہو بھی جائے تو بھی تحقیق کار کوشش کر کے سنجیدہ جواب کہلوا لیتا ہے۔

## 3- فیلڈ کی معلومات

سوال کنندہ انٹرویو کے علاوہ بھی فیلڈ کے متعلق بہت سی معلومات اپنے مشاہدے میں لا سکتا ہے جو اسے فیلڈ میں جانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً جواب دہندہ کی تلاش، بودوباش، بول چال، لب ولہجہ اور ہمسائیگی وغیرہ کے متعلق معلومات بھی تحقیق میں ذیلی معلومات کا درجہ رکھتی ہیں۔

## 4- متبادل انٹرویو کی منصوبہ بندی

انٹرویو کے طریقہ میں 90 فیصد سے زیادہ جوابات حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو انٹرویو سے بالکل انکار کردیں یا فیلڈ میں مل نہ سکیں۔ ایسی صورت میں متبادل انٹرویو کر کے نمونہ کی تعداد مکمل کر لی جاتی ہے۔

## 5- ان پڑھ افراد کیلئے موثر طریقہ برائے حصول معلومات

انٹرویو کے لئے ان پڑھ اور پڑھے لکھے سب طرح کے لوگ موزوں ہوتے ہیں۔ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لوگ انٹرویو سے خائف ہوں یا انکاری ہوں وہ بھی معمولی ترغیب سے انٹرویو کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ ان پڑھ ہوتے ہیں وہ گفتگو کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بیان کر لیتے ہیں اور جو پڑھے لکھے ہوتے ہیں وہ بھی لکھنے کی بجائے گفتگو کے ذریعے اظہار کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی میں آسانی محسوس کرتے ہیں۔

## 6- ماحول پر کنٹرول

انٹرویو میں ارد گرد کے ماحول پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے اور سماجی کارکن انٹرویو کے دوران مکمل تخلیے کا خیال رکھتا ہے۔ اگر کوئی بیرونی مداخلت ہو رہی ہو یا ہو جائے تو بھی اس کا انتظام کرنا ممکن ہوتا ہے جبکہ سوالنامے کی صورت میں ایسا کرنا ناممکن ہوتا کیونکہ وہاں سماجی کارکن موجود ہی نہیں ہوتا۔

## 7- سوالات کی ترتیب

تحقیق میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ سوالات کی ترتیب نہ بدلی جائے۔ انٹرویو میں یہ شرط مکمل طور پر پوری کی جاسکتی ہے اور انٹرویو کی ہدایات کے مطابق اسے ایسا ہی کرنا ہوتا ہے کیونکہ سوالات کی ترتیب کی اپنی اہمیت ہوتی ہے اور جواب دہندہ کو اسی ترتیب میں جوابات دینے ہوتے ہیں۔ سوالنامے کی صورت میں ہوسکتا ہے جواب دہندہ اس ترتیب کو ملحوظ خاطر نہ رکھے۔ وہ آخری سوالات کے جوابات پہلے درج کر دے اور شروع کے سوالات کے جوابات بعد میں پر کرے۔ ایسا کرنے سے جوابات کی کوالٹی میں فرق آ جائے گا۔

## 8- جواب دہندہ کی موجودگی

انٹرویو میں جوابات صرف اور صرف مطلوبہ جواب دہندہ کے ہوتے ہیں جبکہ سوالنامے میں ہوسکتا ہے جواب دہندہ نے کسی سے مشورہ کر کے جوابات لکھے ہوں یا سوالنامے کا ایک حصہ خود پر کیا ہو اور باقی حصہ دوسرے افراد نے۔ انٹرویو کی صورت میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 9- مکمل سوالات

انٹرویو میں سماجی کارکن اس امر کی خوب تسلی کر لیتا ہے کہ تمام سوالات کے جواب آ گئے ہیں اور کوئی سوال نامکمل نہیں رہ گیا۔ جبکہ سوالنامے کی صورت میں کئی ایک سوالات نامکمل رہ سکتے ہیں، جنہیں مکمل کرنے کیلئے جواب دہندہ سے بار بار رجوع کرنا پڑتا ہے۔

## 10- ایک نشست

انٹرویو عام طور پر ایک ہی نشست میں مکمل ہو جاتا ہے۔ یہی توقع سوالنامے کے سلسلہ میں بھی کی جاتی ہے کہ جواب دہندہ اسے ایک ہی نشست میں پر کرے۔ لیکن اس صورت میں جواب دہندہ پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ وہ چاہے تو ایک ہی نشست میں پورا کرے اور چاہے تو ایک سے زائد نشستوں میں پر کرے۔

# انٹرویو کی خامیاں

خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خامیاں بھی ہیں جو انٹرویو کے طریقہ میں سامنے آتی ہیں۔ ان کا ذکر بھی ذیل میں کیا جاتا ہے۔

## 1- زیادہ لاگت

انٹرویو پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے۔ انٹرویو کرنے کے لئے زیادہ سماجی کارکنان کی ضرورت پڑتی ہے جن کی تنخواہ کے خرچے کے علاوہ سفری خرچ وغیرہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سے سوالنامے کے مقابلے میں انٹرویو پر بہت زیادہ لاگت آ جاتی ہے۔

## 2- وقت کا ضیاع

انٹرویو کے طریقہ میں چونکہ جواب دہندہ کو تلاش کر کے اس کی اپنی سہولت کے مطابق انٹرویو کرنا ہوتا ہے لہذا معاملہ طے کرنے میں کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر انٹرویو پہلی ہی دفعہ میں مکمل ہو جائے تو یہ بہت غنیمت ہوتا ہے، ورنہ تو کئی چکر لگانے پڑتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں پھر پوری کوشش کے باوجود ایک دن میں بمشکل تین یا چار انٹرویو مکمل ہو سکتے ہیں اور یوں سارا کام مکمل کرنے کے لئے لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو تین سے چھ ماہ لگ جاتے ہیں جو تحقیقی نقطہ نظر سے بھی طویل عرصہ ہے کیونکہ اس دوران فیلڈ کی خصوصیات میں تبدیلیاں واقع ہوسکتی ہیں۔

## 3- ذاتی رجحان

انٹرویو کے دوران سوال کنندہ ممکن ہے اپنے ذاتی رجحانات کا اظہار کر جائے یا سوالات کی تشریح کرتے وقت بلاواسطہ جوابات تجویز کر جائے ایسی صورت میں ظاہر ہے معلومات کی کوالٹی متاثر ہوگی۔ ایسا اکثر تجربہ کار سماجی کارکن سے بھی ہوسکتا ہے اور ہو بھی جاتا ہے۔

## 4- غیر ضروری طوالت

انٹرویو میں چونکہ گفتگو کا پہلو بہت زیادہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے اس بات کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے کہ گفتگو کہیں انٹرویو شیڈول کے دائرے سے باہر نہ نکل جائے ایسا بھی ہوتا ہے کہ جواب دہندہ بولتا جاتا ہے اور یوں سوال کنندہ کو اگلے سوال پوچھنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور آخر کار سماجی کارکن کو یہ کہہ کر کہ ''بہت ہو گیا''، ''بہت خوب'' اب آگے چلتے ہیں'' جواب دہندہ کو چپ کرانا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں جواب دہندہ کی ناراضگی کا بھی خدشہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن دوسری صورت میں انٹرویو غیر ضروری طور پر طویل ہوتا جاتا ہے۔ یہ صورت حال سوال کنندہ کے لئے نہایت کٹھن آزمائش ہوتی ہے۔

## 5- رازداری

ذاتی نوعیت کے کچھ ایسے سوالات ہوتے ہیں جنہیں جواب دہندہ تخلیہ میں سوالنامے پر آسانی سے درج کرسکتا ہے لیکن سوال کنندہ کی موجودگی میں دقت یا ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# انٹرویو کی اقسام

انٹرویو کے طریقہ کو کئی ایک شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کی تین صورتیں سماجی تحقیق میں بہت زیادہ استعمال ہوتی ہیں یعنی

(i) پروجیکٹو انٹرویو

(ii) گروپ انٹرویو اور

(iii) انفرادی انٹرویو۔

## پروجیکٹو انٹرویو

یہ انٹرویو عام طور پر نفسیات میں استعمال ہوتے ہیں اور کئی مختلف طریقوں سے لئے جاتے ہیں مثلاً تحقیق کار چھوٹے چھوٹے بلاک دے دیتا ہے اور ان کی مدد سے کچھ شکلیں بنانے کو کہتا ہے کہ ان بلاکس کو جوڑ کر ایک میز یا گھر بنائیں یا سکرین پر پروجیکٹر کی مدد سے کچھ تصاویر یا مناظر دکھا دیئے جاتے ہیں اور جواب دہندگان سے کہا جاتا ہے کہ ان پر اپنے اپنے تاثرات بیان کریں یا تحریر کریں۔ پروجیکٹو انٹرویوز سے شخصیت کے بارے میں نہایت پیچیدہ امور کے متعلق مطالعہ ممکن ہو جاتا ہے۔ رائے عامہ اور ثقافتی تعصّبات وغیرہ کے مطالعہ میں یہ انٹرویوز بہت مفید معلومات مہیا کرتے ہیں۔

## گروپ انٹرویوز

گروپ انٹرویوز میں عام طور پر بحث کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ گروپ کو بحث کے لئے کوئی موضوع دے دیا جاتا ہے اور ممبران کو اس پر بحث کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اس بحث کا غور سے مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس پر رپورٹ تیار کر لی جاتی ہے۔ گروپ انٹرویوز لیڈرشپ اور احساس کمتری یا احساس برتری وغیرہ کے مطالعہ میں بہت مقبول ہیں۔

## انفرادی انٹرویوز

انٹرویو کی یہ وہ شکل ہے جس میں سماجی کارکن فرداً فرداً ملاقات سے معلومات حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے۔معاشرتی تحقیق میں انٹرویو کی یہ مقبول ترین قسم ہے۔اس میں سماجی کارکن سوال کنندہ کی حیثیت سے شامل ہوتا ہے اور جواب دہندہ کے جوابات خود ریکارڈ کرتا ہے۔ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ جوابات سوال کنندہ کے سامنے ہی ریکارڈ کئے جاتے ہیں لیکن دوسری صورت میں انٹرویو کے بعد حافظے کی بنیاد پر رپورٹ تیار کر لی جاتی ہے۔بہرحال دونوں صورتوں میں جوابات تحقیق کار کو ہی لکھنے پڑتے ہیں۔اگر تحقیق بڑے پیمانے پر کی جا رہی ہو تو انٹرویو کے مقصد کے لئے مزید سماجی کارکن بھرتی بھی کئے جاتے ہیں۔انٹرویوز میں آج کل کیمرہ، ٹیپ ریکارڈر اور ٹیپ کا استعمال بھی شروع ہو گیا ہے۔جو ایک بہت ہی مفید اور کارآمد اضافہ ہے لیکن یہ اسی صورت میں فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اگر جواب دہندہ کو کوئی اعتراض نہ ہو اگر جواب دہندہ ان آلات کے استعمال کو ناپسند کرتا ہے یا مائیکروفون کی وجہ سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے تو ایسی حالت میں مائیکروفون یا کیمرے کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔

## انٹرویو کے آلات

انٹرویو کو زیادہ قابل اعتماد اور معتبر طریقہ تحقیق بنانے کے لئے کچھ امدادی آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ان میں انٹرویو گائیڈ اور انٹرویو شیڈول زیادہ قابل ذکر ہیں۔

## انٹرویو گائیڈ

انٹرویو گائیڈ موضوعات کی ایک لسٹ ہوتی ہے جو انٹرویو کے دوران زیر بحث لائے جاتے ہیں۔تحقیق کار کوشش کرتا ہے کہ جواب دہندہ ان موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کرے۔انٹرویو کے دوران یہ موضوعات ایک ایک کر کے انٹرویو گائیڈ کی ترتیب میں پوچھے جاتے ہیں۔یہ ترتیب ہر انٹرویو میں برقرار رکھی جاتی ہے۔موضوعات کی یہ ترتیب کسی بھی صورت میں تبدیل نہیں کی جا سکتی۔جب ایک سماجی کارکن کسی سیاسی شخصیت یا سربراہ سے سیاسی یا ملکی معاملات پر انٹرویو کرتا ہے تو وہ اس مقصد کے لئے انٹرویو گائیڈ ہی استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے۔ جو موضوعات انٹرویو کے دوران زیر بحث لانے ہوتے ہیں ان کو ایک ترتیب دے کر وہ پہلے سے ایک فہرست بنا لیتا ہے۔ پھر یہ موضوعات ایک ایک کر کے انٹرویو کے دوران زیر بحث لائے جاتے ہیں اور جواب دہندہ کو ان پر اظہار خیال کی دعوت دی جاتی ہے۔ انٹرویو مکمل ہو جانے کے بعد تحقیق کار اپنی پہلی فرصت میں اس ساری گفتگو کو قلمبند کر لیتا ہے۔ ایسا جلد از جلد کر لینا چاہیے ورنہ بہت سی معلومات یادداشت سے اُتر جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ انٹرویو گائیڈ کے استعمال میں تحقیق کار جواب دہندہ کے سامنے کچھ نہیں ریکارڈ کرتا اور یوں وہ تمام تر بھروسہ اپنی یادداشت پر ہی کرتا ہے۔ زیادہ تر حالات میں تحقیق کار کو اپنے حافظے پر ہی اعتماد کرنا پڑتا ہے۔ اگر ممکن ہو سکے اور جواب دہندہ کو بھی اعتراض نہ ہو تو کیمرہ، ٹیپ ریکارڈ یا وڈیو ٹیپ کا استعمال ہو سکتا ہے۔ بنیادی اصول یہاں بھی وہی ہوگا کہ اگر ان آلات کا استعمال انٹرویو میں گڑبڑ پیدا کرے تو ایسی صورت میں ان کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔

## انٹرویو گائیڈ کا نمونہ

شعبہ: سوشل ورک گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ

موضوع: امتحانات میں طلباء کی ناکامی کے اسباب

نام تحقیق کنندہ .......................... نام نگران ..................................

1- نام .............................. 2- پتہ ..................................

اس ضمن میں کچھ فرمائیے؟

3- کیا آپ کو بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانی نتائج کی صورت حال کا علم ہے؟

4- امتحانات کی صورت حال کیسی ہے؟

5- ذریعہ تعلیم کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں؟

6- اساتذہ کی کارکردگی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

7- تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلہ میں والدین کی ذمہ داریاں کیا ہونی چاہیے؟

8- درسی کتب کے سلسلہ میں کیا پالیسی اپنانی چاہیے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



9- طلباء کے فیل ہونے کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟
شکریہ

# انٹرویو شیڈول

انٹرویو شیڈول، سوالات کی لسٹ ہوتی ہے جو تحقیق کار یا سماجی کارکن انٹرویو کے دوران جواب دہندہ سے پوچھتا ہے اور جوابات کا اندراج انٹرویو شیڈول پر جواب دہندہ کی موجودگی میں خود کرتا ہے چونکہ جوابات کا اندراج خود سماجی کارکن کو کرنا ہوتا ہے اس لئے سوالات کو ایسی شکل دی جاتی ہے کہ ان کے جوابات مختصر ترین الفاظ میں آئیں۔ اکثر جوابات میں تو ٹک (✓) کے نشان سے ہی کام چل جاتا ہے۔ انٹرویو شیڈول کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ تمام تر کام انٹرویو کے دوران ہی مکمل ہو جاتا ہے اور تحقیق کار کو انٹرویو کے بعد حافظے پر زور دینے کی ضرورت نہیں رہتی۔

## انٹرویو شیڈول کی تیاری

انٹرویو شیڈول کے تین حصے بہت اہم ہوتے ہیں۔ ایک حصے کو ہم تعارفی حصہ کہتے ہیں، دوسرا حصہ ہدایات کا ہوتا ہے اور تیسرا حصہ سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ تعارفی حصہ میں اس ادارے کا نام جو تحقیق کر رہا ہے بمعہ موضوع کے جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے۔ تعارفی حصہ کی جگہ شیڈول کے پہلے صفحہ کے اوپر والے حصہ میں ہوتی ہے۔ تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر نچلی سطور پر تحقیق کار اور تحقیق کا سادہ سا تعارف عام فہم میں کرا کے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ انٹرویو میں تعاون کر کے تحقیق کی تکمیل میں حصہ لیں اور ادارے کو شکریہ کا موقع دیں۔

اس کے بعد شیڈول کا دوسرا حصہ شروع ہو جاتا ہے یعنی ضروری ہدایات اگر تحقیق کار خود ہی فیلڈ ورک کر رہا ہے تو ہدایات کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی لیکن بڑے پراجیکٹس میں جہاں کل وقتی سماجی کارکنان کی ضرورت ہوتی ہے شیڈول کے اوپر ہدایات چھاپ دی جاتی ہیں۔ گو یہ ہدایات انہیں ٹریننگ کے دوران پوری طرح سے سمجھا دی جاتی ہیں اور ان کی اہمیت بھی پوری طرح سے واضح کر دی جاتی ہے لیکن پھر بھی یاددہانی کے طور پر انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انٹرویوشیڈول پر چھاپ دینا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ان ہدایات کا تعلق جوابات کے اندراج سے ہوسکتا ہے سوالات کی تشریح یا وضاحت سے ہوسکتا ہے یا اضافی معلومات سے ہوسکتا ہے جو فیلڈ ورکر کو مشاہدے سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

انٹرویوشیڈول کے یہ دونوں حصے پہلے صفحہ پر آ سکتے ہیں اگر اگلے صفحہ پر بھی چلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔البتہ سوالات دوسرے ورق سے شروع ہونے چاہئیں۔کاغذ بچانے کے لئے اکثر یہ دونوں حصے شیڈول کے نصف صفحے تک ہی مکمل کر لئے جاتے ہیں اور اسی صفحے سے سوالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے چونکہ انٹرویوشیڈول بھی سوال کنندہ کے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے ان دونوں حصوں کو اگر طوالت نہ بھی دی جائے تو بھی کام چل جاتا ہے۔لہٰذا عملی شکل میں انٹرویوشیڈول تعارف سے شروع ہوتا ہے جو تین چار سطروں میں آ جاتا ہے اور اس کے بعد اسی صفحہ سے سوالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔شیڈول کے اس حصہ کی تیاری کے سلسلہ میں چند راہنما اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

## انٹرویوشیڈول کی تیاری کے راہنما اصول

1- تمام سوالات تحقیق کے موضوع سے متعلق ہونے چاہئیں۔انٹرویوشیڈول میں وہی سوالات شامل کرنے چاہئیں جن کا تعلق براہ راست تحقیق سے ہو۔سوالات بناتے وقت یہ کوشش کرنی چاہیے کہ لاتعلق اور غیر ضروری سوالات شامل نہ کئے جائیں۔

2- سوالات سیدھے سادھے انداز اور الفاظ میں پوچھے جانے چاہئیں۔ سائنسی اصطلاحات وغیرہ بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جواب دہندہ کا تعلق سائنس سے ہونا ضروری نہیں۔ہوسکتا ہے وہ پڑھا لکھا بھی نہ ہو۔اگر جواب دہندہ ہر سوال پر وضاحت طلب کرے گا تو انٹرویو کا دورانیہ خواہ مخواہ طویل ہو جائے گا۔

3- انٹرویوشیڈول کی طوالت بھی ایک مسئلہ ہے۔یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انٹرویو میں جواب دہندہ کا وقت استعمال ہوتا ہے اس لئے انٹرویو میں جتنا بھی تھوڑا وقت لگے گا اتنا ہی اچھا ہے۔یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ انٹرویو آدھ یا پون گھنٹہ سے اگر طویل ہو جائے تو جواب دہندہ میں اُکتاہٹ اور گریز کی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ ویسے بھی اگر انٹرویو ایک گھنٹہ سے اوپر چلا جائے تو سوال کنندہ اور جواب دہندہ دونوں تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں لہٰذا انٹرویو شیڈول میں سوالات کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ انٹرویو آدھ پون گھنٹہ تک ختم ہو جائے۔ اندازاً چالیس یا پینتالیس سوالات پر مشتمل انٹرویو شیڈول اتنا وقت لیتا ہے لیکن یہ سوالات کی نوعیت پر منحصر ہے کیونکہ اگر جوابات لمبے اور سوچ سوچ کر دینے والے ہوں گے تو زیادہ وقت لگے گا۔ ایسے سوالات جن کے جوابات میں جملے لکھنے پڑیں زیادہ وقت لیتے ہیں۔ لہٰذا سوالات پوچھنے کا طرز ایسا ہونا چاہیے کہ جوابات مختصر ترین صورت میں دیئے جا سکیں مثلاً ''ہاں'' ''نہیں'' یا پھر ٹک (✓) کی صورت میں۔

مثال کے طور پر یہ سوال ملاحظہ ہو:

س: کیا آپ جمہوریت کے حق میں ہیں؟

ج: ہاں ☐ نہیں ☐

س: کیا آپ ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں؟

ج: ہاں باقاعدہ ☐ کبھی کبھی ☐ بالکل نہیں ☐

یہاں بھی ٹک کے نشان سے کام چل جائے گا۔

## 4- غیر مبہم سوالات

انٹرویو شیڈول تیار کرتے وقت یہ خاص خیال رکھنا چاہیے کہ سوالات غیر مبہم ہوں۔ غیر واضح اور مبہم سوالات کی صورت میں جوابات بھی غیر واضح اور مبہم ہو چکے ہوتے ہیں مثلاً یہ سوال ملاحظہ ہو۔

''آپ کی ازدواجی حیثیت کیا ہے؟

جواب دہندہ یہ جواب دے سکتا ہے کہ بہت اچھی ہے یا بہت بری ہے یا بیوی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ لیکن اگر یہی سوال کچھ اس طرح سے پوچھ لیا جائے تو جواب بہتر آ سکتا ہے۔

س: اپنی ازدواجی حیثیت بتائیے، مناسب جگہ پر ٹک (✓) کا نشان لگائیے۔

i) غیر شادی شدہ ☐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ii) شادی شدہ ☐

iii) زوج فوت شدہ ☐

iv) طلاق شدہ ☐

جواب دہندہ مناسب جگہ پر آسانی سے نشان لگا دے گا اور یوں کسی قسم کا ابہام بھی باقی نہیں رہے گا۔

اسی طرح کا یہ سوال جو عام طور پر پوچھا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

س: کیا آپ اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں؟

ج: ہاں ☐ نہیں ☐

اول تو اس سوال میں "نہیں" کی گنجائش ہی نہیں۔ جواب سو فیصد ہی ہاں میں ملے گا۔ اس لئے یہ سوال بے مقصد سا ہوتا ہے۔ دوسرے نفاذ اسلام کا تصور بذات خود غیر واضح اور مبہم ہے کیونکہ ہوسکتا ہے اس سے تحقیق کار کی مراد اور ہو اور جواب دہندہ کی کچھ اور۔ یا پھر اس سلسلہ میں اُٹھائے جانے والے اقدامات پر رائے زنی کی گنجائش ہو۔ ہاں اگر اسی سوال کو اقدامات کی شکل میں علیحدہ علیحدہ پوچھا جائے تو بہتر جواب آ سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ سوال کئی ایک سوالات کا مجموعہ ہے، جنہیں الگ الگ کرنا چاہیے۔

## 5- دوہرے سوالات

بعض دفعہ ایسے سوالات بھی شامل کر لئے جاتے ہیں جنکے جوابات دہرے معنی رکھتے ہیں۔ جوابات سے کوئی واضح مطلب ظاہر نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر سوال دیکھئے۔

س: کیا آپ چاہتے ہیں کہ حکومت جوہری تحقیق روک دے اور معاشرتی بہبود پر توجہ دے؟

ج: ہاں ☐ نہیں ☐

اگر جواب دہندہ "ہاں" میں جواب دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جواب دہندہ جوہری تحقیق کے خلاف ہے اور معاشرتی بہبود کے حق میں ہے۔ لیکن اگر وہ دونوں کے حق میں ہے تو بھی جواب "ہاں" میں ہی ہوگا۔ لیکن اگر جواب "نہیں" میں ہے تو اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جوہری تحقیق نہیں رکنی چاہیے، خواہ معاشرتی بہبود رُک جائے۔ لیکن یہ بھی جواب اخذ ہوسکتا ہے کہ جوہری تحقیق نہیں رکنی چاہیے اور معاشرتی بہبود بھی جاری رہنی چاہیے۔ جواب کی دوہری صورت اس لئے پیدا ہوئی کہ اصل میں سوال میں ہی دو باتیں پوچھی گئی ہیں۔ ایک جوہری توانائی اور معاشرتی بہبود لہٰذا ''ہاں'' یا ''نہیں'' دونوں کے لئے ہوسکتا ہے یا دونوں میں سے ایک کے لئے بھی۔ ایسے سوالات کو دہرے سوالات کہتے ہیں۔ انٹرویو شیڈول میں ایسے سوالات ناقص سوالات ہوتے ہیں۔

## 6- کھلے سوالات

یہ وہ سوالات ہیں جن کے سامنے جواب کے لئے جگہ کھلی چھوڑی ہوتی ہے اور جواب دہندہ اپنا جواب اس جگہ میں درج کر دیتا ہے یا انٹرویو کے دوران درج کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً آمدنی کے متعلق کھلا سوال اس طرح ہوگا

س: آپکی ماہانہ آمدنی کتنی ہے؟ ..........................

جواب دہندہ مجوزہ جگہ پر اپنی آمدنی لکھ دے گا یا انٹرویو شیڈول میں یہ سوال ہے تو جواب دہندہ کا جواب درج کرلیا جائیگا۔ ایسے سوالات کے متعلق اندازہ کر لینا چاہیے کہ جوابات کے اندراج کے لئے کتنی جگہ کی ضرورت ہوگی اس کے لئے مناسب جگہ سوال کے بعد چھوڑ دینی چاہیے اس قسم کے سوالات میں جواب دہندہ کو ایک مشکل جو پیش آتی ہے اس کا تعلق اختصار سے ہے۔ وہ کبھی کبھی مختصر جواب دینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا یہ اشارہ بھی دے دینا چاہیے کہ زائد ورق استعمال ہوسکتا ہے۔ کھلے سوالات میں کبھی کبھی غیر سنجیدہ جوابات کا پہلو بھی نکل آتا ہے۔ مثلاً یہ ایک عام سوال ہے جو انٹرویو شیڈول اور سوالناموں میں پوچھا جاتا ہے۔

سوال: آپ کے تفریحی مشاغل کون کون سے ہیں؟ ..................................

اس قسم کے سوال میں ایک دشواری تو یہ ہوتی ہے کہ جواب دہندہ کے پاس کوئی قابلِ ذکر مشاغل کا حوالہ نہیں ہوتا۔ وہ بتانے میں پس و پیش سے کام اس لئے بھی لیتا ہے کہ اسے اپنے مشاغل کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا یا اسے خوف ہوتا ہے کہ لوگوں کو پتہ چل جانے کے بعد اس کی قدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ومنزلت میں فرق آ جائے گا بصورت دیگر وہ غیر سنجیدہ جوابات کا سہارا لیتا ہے اور اس قسم کے جوابات دیتا ہے جیسے "مکھیاں مارنا" "بس سٹاپ پر کھڑے ہونا" یا "سوتے رہنا" وغیرہ اس قسم کے سوالات کو اگر ترکیب بدل کر پوچھا جائے تو بہتر جوابات مل جاتے ہیں۔

## 7- مرکب سوالات

یہ وہ سوالات ہوتے ہیں جن میں متبادل جوابات تجویز کر دیئے جاتے ہیں اور جواب دہندہ ان میں سے کسی ایک کو صورتِ حال کے مطابق چن لیتا ہے۔ مثلاً تفریحی مشاغل کے سوال میں مشاغل خود درج کر دیئے جاتے ہیں تا کہ جواب دہندہ کو جواب دینے میں آسانی ہو۔ لہٰذا ہمارے اوپر والے سوال کی مرکب شکل کچھ اس طرح ہو گی۔

سوال: آپ اپنے تفریحی مشاغل بتایئے۔

نیچے میں سے ایک سے زائد کو بھی ٹک (✓) کر سکتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| (i) ٹکٹیں جمع کرنا ☐ | (ii) باغبانی کرنا ☐ |
| (iii) جانور پالنا ☐ | (iv) شکار کرنا ☐ |
| (v) میوزک سننا ☐ | (v) Internet پر chat کرنا ☐ |

انٹرویو شیڈول میں آمدنی کے متعلق بھی کوئی نہ کوئی سوال ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ وہ سوال ہے جس کا درست جواب کوئی بھی نہیں دینا چاہتا۔ تنخواہ دار لوگ بھی صحیح تنخواہ بتانے سے گریز کرتے ہیں یا تو بڑھا چڑھا کر بتاتے ہیں اور یا بہت ہی کم کر دیتے ہیں۔ اس لئے آمدنی پر اگر کھلا سوال دیا جائے تو جوابات میں مبالغے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا آمدنی پر سوال مرکب شکل میں دیا جاتا ہے۔ مثلاً

مندرجہ ذیل میں سے جو آپ کی ماہانہ آمدنی کے قریب ترین ہو ٹک (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) 1000 روپے سے کم ☐

(ii) 1001 سے 10,000 روپے تک ☐

(iii) 10001 سے 20,000 روپے تک ☐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(iv) 20001 سے 50,000 روپے تک ☐

(v) 500001 سے 70,000 روپے تک ☐

(vi) 70,000 سے اوپر ☐

اس سوال میں جواب دہندہ سے اس کی اصل آمدنی نہیں پوچھی گئی بلکہ اسے مختلف سطحیں تجویز کردی گئی ہیں ان میں سے وہ اپنی سطح ٹک کردیتا ہے۔اس ترکیب سے جوابات میں نہ صرف آسانی پیدا ہوجاتی ہے بلکہ مبالغہ کا امکان بھی بہت کم ہوجاتا ہے۔اس قسم کے سوالات جواب دہندہ کے لئے بلاواسطہ جواب کی مختلف صورتیں تجویز کرتے ہیں اور یوں اسے جواب دینے میں مدد مل جاتی ہے لیکن ان سوالات پر دوطرح کے اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں۔ایک تو یہ کہ ایسے سوالات اپنی ترکیبی نوعیت کی وجہ سے جگہ بہت زیادہ گھیرتے ہیں اور یوں انٹرویوشیڈول یا سوال نامے میں کاغذ کا خرچہ بڑھ جاتا ہے دوسرے چونکہ سوالات میں جوابات کی طرف اشارات موجودہ ہوتے ہیں اس لئے جواب دہندہ انہی میں سے جواب تلاش کرلیتا ہے یا پھر اگر اس کا جواب ان تجویز شدہ شقوں میں موجود نہیں ہوتا تو وہ جواب کو ہی اُدھورا چھوڑ دیتا ہے۔جہاں تک پہلے اعتراض کا تعلق ہے وہ صرف اور صرف اخراجات سے تعلق رکھتا ہے۔ایسا ہوسکتا ہے کسی دوسری مَدّ میں سے اخراجات کم کر کے کاغذ کا خرچہ پورا کرلیا جائے۔دوسری قسم کے اعتراض میں خاصہ وزن ہے۔اسی لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ سوال کے آخر میں کچھ جگہ چھوڑ دینی چاہیے جہاں جواب دہندہ اپنے خیالات کا اندراج کرسکے۔

## 8- باکس سوالات

ایسے سوالات بنانا بھی ممکن ہوتا ہے جن میں بہت سے کوائف یکجا ہوں۔اگر انہی کوائف کے لئے علیحدہ علیحدہ سوال بنالئے جائیں تو انٹرویوشیڈول کی طوالت غیر ضروری طور پر بڑھ جاتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک ہی سوال میں بہت سے کوائف پوچھ لئے جاتے ہیں۔ایسے سوالات کو باکس سوالات کہتے ہیں۔مثال کے طور پر تعلیمی کوائف کے متعلق یہ باکس سوال ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: اپنی تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل کے تحت درج کیجئے۔

| نام امتحان | ڈویژن | سال | ادارہ جس سے امتحان پاس کیا |
|---|---|---|---|
| (i) میٹرک | ............ | ............ | .................................... |
| (ii) انٹرمیڈیٹ | ............ | ............ | .................................... |
| (iii) بی۔اے | ............ | ............ | .................................... |
| (iv) ایم۔اے | ............ | ............ | .................................... |
| (v) کوئی اور | ............ | ............ | .................................... |

خاندانی کوائف کے سلسلہ میں اس قسم کا باکس سوال تیار کیا جا سکتا ہے۔

سوال: اپنے خاندان کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات درج کیجئے۔

| نام فرد | سربراہ سے رشتہ | صنف | عمر |
|---|---|---|---|
| ............ | .................. | ............ | ............ |
| ............ | .................. | ............ | ............ |
| ............ | .................. | ............ | ............ |
| ............ | .................. | ............ | ............ |
| ............ | .................. | ............ | ............ |

## (9) ذیلی سوال

بعض اوقات ایک سوال کے کسی جواب کے ذیل میں مزید معلومات درکار ہوتی ہیں۔اس لئے اس سوال کے ساتھ مزید سوالات لگا دیئے جاتے ہیں۔انہیں ذیلی سوال کہا جاتا ہے۔ذیلی سوال کو مزید ظاہر کرنے کے لئے ان کے گرد بھی باکس بنا دیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر پنجاب یونیورسٹی کی ایک ریسرچ رپورٹ سے لیا گیا سوال ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کیا آپ کے پاس فرصت کا کوئی وقت ہوتا ہے؟

ہاں، اکثر اوقات ☐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہاں کبھی کبھی ☐
نہیں ☐

ذیلی سوال کا نمونہ

| |
|---|
| اگر ہاں تب |
| ا۔ کس وقت................................ |
| ب۔ آپ عام طور پر اسے کیسے گزارتی ہیں........................ |

سوال کا باکس کیا ہوا حصہ ذیلی سوال کہلاتا ہے۔

## پیش آزمائش

(Pretest)

انٹرویو شیڈول کا ابتدائی ڈھانچہ تیار ہو جانے کے بعد اسے ماہرین کے زیرِ بحث لانا چاہیے۔اس پر جتنی بھی بحث ہو کم ہے۔اس بحث میں شیڈول کے ہر پہلو پر غور وفکر کرنا ہوتا ہے اور تحقیق ضروری ردّ و بدل اور ترمیمات کے بعد آخری مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ مرحلہ پیش آزمائش Pre-Test کا ہوتا ہے۔اس مرحلے میں شیڈول کو فیلڈ سے لئے گئے بہت ہی چھوٹے نمونے میں استعمال کیا جاتا ہے یوں محدود انداز میں استعمال سے مزید کمزوریوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔پیش آزمائش راہنمائی کا کام دیتی ہے اور اس کی راہنمائی میں شیڈول کو آخری شکل دی جاتی ہے۔پیش آزمائش میں ہمیں مندرجہ ذیل امور پر راہنمائی ملتی ہے۔

### 1- دورانیہ

یہ پیش آزمائش سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک انٹرویو مکمل کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے۔ اگر انٹرویو بہت طویل ہو جاتا ہے تو کوشش کی جاتی ہے کہ اس کا دورانیہ کم ہو جائے۔ سوالات کی تعداد کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ انٹرویو مناسب حد تک طویل رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

## 2- ساخت

سوالات کی ساخت کے متعلق بھی پیش آزمائش سے راہنمائی ملتی ہے۔ سوالات کی نوعیت، جملوں کی ساخت اور الفاظ کے استعمال میں ردّ و بدل اسی پیش آزمائش سے ممکن ہوتا ہے۔ ورنہ تو دفتر میں بیٹھ کر سب درست اور عیاں لگتا ہے۔ یہ پیش آزمائش میں ہی پتہ چلتا ہے کہ سوالات جواب دہندہ کی سمجھ میں آتے ہیں کہ نہیں یا ان کے پوچھنے کا انداز کیا ہونا چاہیے۔

## 3- ترتیب

سوالات کی ترتیب جو ماہرین نے تیار کی ہوتی ہے ہوسکتا ہے فیلڈ میں ناکام ہو جائے۔ یہ پیش آزمائش کی روشنی میں فائنل ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیش آزمائش کی وجہ سے سوالات کی ترتیب بدلنی پڑے یعنی کچھ سوالات شروع میں لانے پڑتے ہیں اور اسی طرح کچھ آخر میں لے جانے پڑتے ہیں۔

## 4- سوالات کی وضاحت

سوالات کے واضح اور غیر واضح ہونے کے متعلق بھی پیش آزمائش سے ہی پتہ چلتا ہے۔ اگر کسی سوال کے متعلق جواب دہندگان وضاحت طلب کریں تو ظاہر ہے اسے سادہ اور واضح کرنا ہو گا۔ شیڈول کے ایسے سوالات جو بظاہر واضح ہوں ضروری نہیں کہ فیلڈ میں بھی واضح ثابت ہوں۔ پیش آزمائش سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے سوالات کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور یوں اس کمی کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے۔

لہٰذا کسی بھی انٹرویو شیڈول کو پیش آزمائش کے بغیر فیلڈ میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ انٹرویو شیڈول یا سوالنامہ پیش آزمائش کے مرحلہ سے گزر کر ہی فیلڈ میں استعمال کے قابل ہوتے ہیں۔

# سماجی تحقیق میں سوشل ورکر کا کردار

## (Role of Social Worker in Social Research)

سماجی کارکن یا سوشل ورکر کا کام چونکہ معاشرے سے افراد کے مسائل کو حل کرنا ہوتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ہے۔لہٰذااس بات کی ضرورت ہے کہ وہ ان مسائل کوحل کرنے کے لئے اقدامات کرنے سے پہلے ان مسائل اور معاشرتی حالات کو درست طریقہ سے سمجھے اوران حالات کے تجزیے کی روشنی میں مناسب اقدامات کرے۔ یہ سب صرف سماجی تحقیق یا Social Research کے ذریعے ہی ممکن ہے۔اس لئے کسی بھی موثر یا کسی بھی اچھے سماجی کارکن کے لئے سماجی تحقیق کے بنیادی تصورات،اصولوں اورطریقوں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

سماجی تحقیق کے ذریعے سماجی کارکن مسائل کی وجوہات اورترجیحات کے تعین کے ساتھ ساتھ نئے حقائق کوتلاش کرتا ہےاورکبھی پرانے حقائق کی صلاحیت پرکھتا ہے مثلاً یہ کہ اگرکسی Community کے بارے میں یہ تصور عام ہے کہ وہاں کے لوگ بہت زیادہ شرافت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔اوروہاں سماجی برائیوں کا کوئی تصورنہیں اورمسائل کے تجزیے کے دوران سماجی کارکن اس حقیقت کودرست خیال نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے تجزیے کی روشنی میں حقائق تلاش کرتا ہے یا یہ تصورعام ہوکہ اس Community کےلوگ سماجی بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔تو یہ تصورغلط یا صحیح ثابت ہوسکتا ہے یا یہ کہ وہاں یعنی Community میں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔یا بہت سے افرادنشہ کرتے ہیں۔

تحقیق کے تکنیکی طریقہ کارمیں مہارت سماجی تحقیق کاایک انتہائی اہم پہلو ہے مگراس کے باوجودایمانداری اورمحتاط انداز میں سائنسی طریقہ کاراستعمال کرنے والا فردصرف اسی وقت کارآمداورقابل اعتمادنتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے جب اس میں سماجی بصیرت اورمعاشرتی جامعیت، حساس مشاہدہ کی اہلیت،تخیل کی پابندی اور غیرجانبدار رہنے کی خصوصیات بھی موجودہوں۔دراصل دوسرے علوم کے مقابلہ میں سماجی تحقیق پرشخصی عوامل سب سے زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ سماجی سائنسدان (سماجی کارکن )انتہائی غیرجذباتی اورغیرجانبدارانہ اندازاپناتے ہوئے کسی طوربھی شخصی عوامل کوسائنسی تحقیق پراثرنداز نہ ہونے دے۔

ذاتی اورگروہی تجربات،سماجی حیثیت،تعلیمی قابلیت اورنسلی یا قومی امتیازایسے ہی چند اہم نفسیاتی اور ثقافتی عوامل شامل ہیں۔ اس کے برعکس ذاتی شوق،توجہ، دلچسپی،فائدہ، نقصان،پسندناپسند،فیصلہ کرنے کی صلاحیت کی نوعیت تعصب وجانبداری،جلدنتائج حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرنے کی خواہش وہ چند اہم اور بااثر نفسیاتی اور ثقافتی عوامل ہیں جو کہ سماجی تحقیق کو اصلی مقصد اور صحیح راستے سے ہٹا سکتے ہیں۔ سماجی تحقیق میں سائنسی طریقہ کار استعمال کرنے کا ایک مقصد تحقیق کے دوران ایسے عوامل پر قابو پانا بھی ہے۔

## اہم سوالات

1- سماجی تحقیق سے کیا مراد ہے (تعریف اور تشریح) نیز سماجی تحقیق کے مراحل بیان کریں؟

2- سماجی تحقیق میں مواد اکٹھا کرنے کے ذرائع بیان کریں (سوالنامہ، انٹرویو شیڈول، انٹرویو گائیڈ، مشاہدہ)؟

3- سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی تحقیق کی اہمیت بیان کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 7

# سماجی فلاحی انصرام

1- سماجی فلاحی انصرام کی تعریف اور تشریح

2- سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی فلاحی انصرام کی اہمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 7

# سماجی فلاحی انصرام

(Social Welfare Administration)

سماجی فلاحی انصرام کی تعریف اور تشریح و وضاحت کرنے سے پہلے یہ زیادہ مناسب ہے کہ ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ انصرام کیا ہے؟ انصرام کسے کہتے ہیں؟ انصرام کے لئے انگریزی زبان میں لفظ Administration استعمال ہوتا ہے اور یہ لفظ لاطینی لفظ Minsitiare سے ماخوذ ہے جس کے لفظی معانی و مطالب ''خدمت کرنا'' کے ہیں۔

عام طور پر انصرام سے مراد کسی کاروبار کو چلانا اور اس کاروبار کو چلانے والے سٹاف کی نگرانی کرنا ہے۔ جبکہ ماہرین کے نزدیک انصرام کسی ادارے کے وظائف کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق اس ادارے کے نظم و نسق سے ہوتا ہے۔

انصرام ایک فن ہے اور سائنس بھی ہے فن اس اعتبار سے کہ انصرام کے اصولوں کو عملی شکل دینے کے لئے کچھ صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے اگر سربراہ ادارہ میں یہ صلاحیتیں موجود ہوں تو وہ کامیاب منصرم (Administrator) ہوتا ہے جبکہ اس فن کو پایہ تکمیل تک لے جانے کے لئے سائنسی علوم کی ضرورت ہوتی ہے۔

## ماہرین کی آراء میں انصرام کی تعریفیں

### 1- رائے جونز کے نزدیک

''انصرام مقاصد بنانے اور پالیساں جاری کرنے، تنظیم بنانے اور برقرار رکھنے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



منصوبے بنانے اوران پرعمل کرنے اورنتائج کا تجزیہ کرنے کا عملیہ ہے۔''

## 2- پیرل کا خیال

کہ ''انصرام ایک طریقہ کار ہے جس کے ذریعے مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ پالیسیاں اختیار کی جاتی ہیں، منصوبے بنائے جاتے ہیں اوران پرعمل کیا جاتا ہے۔''

## 3- ٹریکر کی رائے میں

''انصرام سوچنے، منصوبے بنانے اورعمل کرنے کا ایک تخلیقی طریقہ کار ہے جوادارے کومنظّم کرتا ہے اس کے علاوہ سلجھے ہوئے انداز میں لوگوں کے ساتھ کام کرنے، نصیب العین کا تعین کرنے، تنظیمی تعلقات استوار کرنے، ذمہ داریاں تقسیم کرنے، پروگرام چلانے اورکامیابیوں کا تجزیہ کرنے کا عملیہ ہے۔''

## 4- امریکن ایسوسی ایشن آف سکول ایڈمنسٹریٹرز (AASA) مطابق

''انصرام ایسے عوامل کا مجموعہ ہے جس کے ذریعہ سے مناسب مادی اورانسانی وسائل مہیا کیے جاتے ہیں اوران کوموثر بنایا جاتا ہے تاکہ کسی ادارے کے مقاصد کوحاصل کیا جاسکے۔

We can say that "Administration is a process of bringing together human and material resources of the organization for the maximum achievements of its goals."

## ڈاکٹر لیناوڈ، ڈی وائٹ کے مطابق

''انصرام ان تمام طریقوں پرمشتمل ہے جن کا مقصد صاحب اختیار افراد کی طرف سے اعلان کردہ سماجی پالیسی کی تکمیل اورانعقاد ہے۔''

ان تعریفات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ

1- ''سماجی فلاحی انصرام سے مراد کسی سماجی بہبود کے ادارے کے وہ وظائف اورامور ہیں جن کا مقصد ادارہ کومنظّم کرکے اس کی کارکردگی کوبڑھانا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



-2 ''سماجی فلاحی انصرام ایک عملیہ ہے جس کی مدد سے سماجی پالیسی کو سماجی خدمت اور تجربہ کے لئے لاگو کیا جاتا ہے جس سے تجزیہ میں مدد ملتی ہے اور پالیسی میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔''

-3 ''سماجی فلاحی انصرام اُن تمام انتظامی امور پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی بھی ادارے کی کارکردگی اور خدمات کے معیار کو بہتر اور بلند کرنے کیلئے انجام دیئے جاتے ہیں۔''

-4 ''ایک جملے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماجی فلاحی انصرام سماجی خدمات کی ادائیگی کو منظّم اور موثر بناتا ہے۔''

-5 ''فلاحی انصرام دو بلیڈوں والا قینچی نما آلہ ہے جس کے ایک بلیڈ کا تعلق منصوبہ بندی اور حکم جاری کرنے رابطہ کرنے، بجٹ بنانے وغیرہ سے ہے اور دوسرا بلیڈ ادارے کے پروگرام کے علم اور ان تکنیکوں سے منسلک ہے جو اس کے عمل کیلئے ضروری ہیں۔

## سماجی فلاحی انصرام کے اصول

ادارہ کی تنظیم کا مقصد ادارہ کی کارکردگی کو بڑھانا ہے۔ ہر ادارہ سب سے پہلے اپنے مقاصد کا خاکہ تیار کرتا ہے جس کی روشنی میں کارکن پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کو صحیح طریقے سے عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ اصول اور طریقے مرتب کئے جاتے ہیں اور ان کے مطابق کاموں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

سماجی فلاحی انصرام کے اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

### -1 حقائق کا اصول

اس اصول کے تحت سماجی فلاحی انصرام میں حقائق کی بنیاد پر مقاصد اور پروگراموں کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔

### -2 ضروریات کے تعین کا اصول

سماجی فلاحی انصرام میں اس اصول کے تحت موجودہ حالات کا تجزیہ کر کے ضروریات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کاتعین کیا جاتا ہے۔ مستقبل کے پروگرام اس کی روشنی میں بنائے جاتے ہیں۔

## 3- مسائل کے حل اور جائزہ کا اصول

اس اصول کی روشنی میں حالات اور وسائل کا جائزہ لے کر ایک سے زیادہ حل نکالے جاتے ہیں پھر ان کا تجزیہ کر کے کسی ایک مناسب حل کو منتخب کیا جاتا ہے۔

## 4- منصوبہ کا اصول

اس اصول کے مطابق منتخب حل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

## 5- اسٹاف کی تقرری وتربیت کا اصول

سماجی فلاحی انصرام کے اس اصول کے مطابق منصوبہ کے لحاظ سے اسٹاف کی تقرری اوران کی تربیت ونگرانی کی جاتی ہے۔ مختلف کاموں کو اسٹاف میں ان کی صلاحیتوں کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

## 6- نگرانی کا اصول

پروگرام کو مختلف شعبوں کے درمیان تقسیم کر کے ہر شعبے کو ایک کارکن کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے۔

## 7- مسلسل جائزہ کا اصول

مسلسل جائزہ کے ذریعے اسٹاف کی رہنمائی اور نگرانی کی جاتی ہے تاکہ معینہ مقاصد حاصل کئے جاسکیں۔

## 8- باقاعدہ ریکارڈ رکھنے کا اصول

معلومات کو جمع کرنا، ان کا باقاعدہ ریکارڈ رکھنا اور معلومات کا تجزیہ کر کے پوری صورت حال کا اندازہ کرنا بھی سماجی فلاحی انصرام کا اہم اصول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 9- اخراجات وآمدنی کا اصول

اخراجات اور آمدنی کا باقاعدہ حساب رکھنا ہوتا ہے تاکہ بدعنوانیوں کا احتمال نہ رہے اور وسائل کا صحیح استعمال ہو۔

### 10- عوام سے رابطے کا اصول

عوام اور جماعت کے دوسرے اداروں سے رابطہ قائم رکھنا ضروری ہے جس سے ادارے کی کارکردگی بڑھتی ہے۔

## سماجی بہبود میں فلاحی انصرام کی اہمیت

ہر شعبہ اور پیشہ میں پیشہ ورانہ مہارت و قابلیت مخصوص نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ تعلیم میڈیکل، تجارت، بنکاری، تعمیرات یا صنعتی شعبوں میں انصرام موثر خدمات کی انجام دہی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہسپتال کا انچارج ہو یا کسی سکول و کالج یا کسی صنعتی ادارے کا سربراہ، سبھی کو مخصوص سٹاف اور ان کی تربیت و نگرانی کے مخصوص انتظامی و تنظیمی قواعد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ صحت اور تعلیم سے متعلقہ پروگراموں کا انعقاد ممکن بنایا جاسکے یا صنعتی مصنوعات کا معیار بہتر بنایا جاسکے۔ بالکل اسی طرح ہر فلاحی ادارہ بے سہارا، لاوارث، پسماندہ، معذور، بیمار اور بے راہرو افراد کو مختلف الانواع خدمات کے ذریعے معاشرہ میں بحالی کے لئے انتظامی مشینری کو منظّم کرتا ہے۔

لیوس ماریم (Lowis Mariam) فلاحی انصرام کا موازنہ دو بلیڈوں والے قینچی نما آلے سے کرتا ہے جسکا ایک بلیڈ منصوبہ بندی، تنظیم، سٹاف کی تقرری، احکام جاری کرنا، رابطہ اور بجٹ بنانے کی تکنیکوں کے علم سے متعلق ہے جبکہ دوسرا بلیڈ پروگرام کے علم اور ان تکنیکوں پر مشتمل ہے جو اس کے عمل سے متعلق ہیں اور بقول لیوس کے اچھے اوزار کے لئے ان دونوں بلیڈوں کا موثر استعمال ضروری ہے۔

موجودہ تیز رفتار دور میں سماجی مسائل کے پیش نظر سماجی خدمات کے سائز اور اداروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی بڑھتی ہوئی تعداد نے انصرام کی اہمیت کو بھی بڑھا دیا ہے کیونکہ فلاحی خدمات روز بروز پیچیدہ سے پیچیدہ صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ اس لئے ایک مستند اور منظّم انتظامیہ ہی ادارے کی کارکردگی اور خدمات کے معیار کو بہتر بنا سکتی ہے۔

سماجی بہبود کے شعبے میں فلاحی انصرام کی اہمیت و افادیت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے انصرام کے کردار سے آگاہی حاصل کی جائے تاکہ انہیں سماجی بہبود کے حوالے سے پرکھا اور جانچا جا سکے۔ انصرام کے کردار کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) خدمات کی فراہمی سے متعلق کردار (2) انتظامی کردار

## 1- خدمات کی فراہمی

i) ادارے کی خدمات، سہولتوں یا مصنوعات سے متعلق حقائق جمع کرنا۔

ii) انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سماجی حالات و خدمات سے متعلق اعداد و شمار کا تجزیہ کرنا۔

iii) ادارے کے لئے مقاصد کا تعین کرنا اور مناسب پالیسی بنانا۔

iv) ادارے کے پروگراموں کے لئے منصوبہ بندی کرنا اور وسائل کا تعین کرنا۔

## 2- انتظامی کردار

i) ادارے کو منظّم کرنے کے لئے انتظامی ڈھانچہ بنانا۔

ii) ادارے کے لئے مناسب و اہل سٹاف کا تقرر کرنا۔

iii) سٹاف و وسائل پر کنٹرول اور نگرانی کرنا۔

iv) ادارے کے پروگراموں اور وسائل کی ریکارڈنگ اور حساب کتاب رکھنا۔

v) مالی وسائل کا استعمال یا بجٹ بنانا۔

سماجی بہبود کے پیشے میں بھی دیگر شعبوں کی طرح فلاحی انصرام درج بالا کردار ادا کرتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان نکات سے سماجی بہبود میں فلاحی انصرام کی اہمیت کو سمجھا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 1- حقائق جمع کرنا

سرکاری یا رضا کار فلاحی ادارہ اپنے مقاصد اور پروگراموں کو مرتب کرنے کے لئے مختلف مسائل و حالات سے متعلق تحقیق کے طریقہ کار کو اپناتے ہوئے اعداد و شمار اکٹھا کرتا ہے تاکہ ادارے کی خدمات کی فراہمی کو زیادہ موثر اور بہتر بنایا جا سکے۔ ایسے فلاحی ادارے جو مستند حقائق اور اعداد و شمار اکٹھا کئے بغیر خدمات فراہم کرتے ہیں ان کی کامیابی مشکوک ہی نہیں ناممکن بھی ہوتی ہے۔ ہر فلاحی ادارے کی انتظامیہ اپنے ادارے کے بہتر انصرام کی خاطر وقتاً فوقتاً تحقیق اور سروے کا انعقاد کرواتی رہتی ہے تاکہ بدلتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر ادارے کے پروگراموں اور خدمات میں بھی تبدیلیاں کی جا سکیں۔

## 2- مسائل کا تجزیہ

سماجی مسائل کا تجزیہ فلاحی ادارے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ خدمات کی نوعیت اور مستفید ہونے والے افراد کی تعداد کا اندازہ لگا سکے۔ اس طرح معاشرہ کے افراد کی محسوس کردہ ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ مستقبل کے بدلتے ہوئے رجحان اور ضرورتوں کی نشاندہی سماجی بہبود کے ادارہ کی کارکردگی کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

## 3- مقاصد و پالیسی کا تعین

موجودہ اور مستقبل کی سماجی ضروریات کی تشخیص کے بعد فلاحی ادارہ کے لئے یہ سہل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مالی و مادی وسائل کی حدود میں اپنے لئے عملی کام کرنے سے متعلق مناسب پالیسی اور مقاصد واضح کر سکے اور یہی تعمیری مقاصد کا تعین ادارے کی حدود اور نوعیت کو واضح کرتا اور مستقبل کے لائحہ عمل اور نصب العین کی سمت کا تعین کرتا ہے۔

## 4- منصوبہ بندی اور وسائل کا تعین

منصوبہ بندی اور وسائل کا تعین اور تقسیم انتظامیہ کی بہترین کارکردگی کا مظہر ہے جس کے ذریعے وہ اپنے مقاصد اور پالیسی کی تکمیل کرتی ہے۔ فلاحی ادارہ کی انتظامیہ اپنے فوری اور طویل المدت پروگراموں اور خدمات کے لئے منصوبے بناتی ہے تاکہ وہ اپنے محدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وسائل کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے مؤکلین کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کو احسن طریقے سے پورا کر سکے۔

## 5- تنظیمی ڈھانچہ

فلاحی ادارہ میں تنظیمی ڈھانچہ بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ ادارہ کے سٹاف کے درمیان نہ صرف فرائض کی تقسیم کا فرض ادا کرتا ہے بلکہ انہیں اپنی ذمہ داریوں سے متعلق ضروری معلومات و ہدایات فراہم کرنے کے ساتھ ان کی نگرانی، کارکردگی کا جائزہ اور باہمی رابطہ و تعاون بھی پیدا کرتا ہے۔ سماجی خدمات کا معیار ادارہ کے ماحول اور سٹاف کی کارکردگی پر منحصر ہوتا ہے اس لئے تنظیمی ڈھانچہ جتنا منظّم اور مستند ہوگا ادارہ اتنا ہی سماجی بہبود کے میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔

## 6- سٹاف کی تقرری و دیگر امور

سرکاری فلاحی ادارے میں سٹاف کی تقرری، تنخواہ، تربیت و ترقی، چھٹیاں اور کام کرنے کے اوقات، سٹاف کی کارکردگی کا جائزہ، ریٹائرمنٹ کے قواعد اور پالیسی وفاقی یا صوبائی حکومت کی سطح پر بنائی جاتی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ الگ سے ریاستی ادارے بنائے گئے ہیں جبکہ رضا کار ادارہ میں یہ کردار اس ادارہ کا انتظامی بورڈ انجام دیتا ہے۔ اس سلسلے میں بہترین اور غیر جانبدار پالیسی ہی ادارہ کی کارکردگی اور معیار کو موثر بناتی اور سٹاف میں کام کرنے کا جذبہ اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کرتی ہے۔

## 7- سٹاف و مالی وسائل پر کنٹرول

فلاحی اداروں کے پروگراموں پر مناسب انتظامی کنٹرول انتظامیہ کو اپنے مقاصد کے کامیاب حصول میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس میں سٹاف کے درمیان تعاون، نگرانی، سٹاف اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ، مشاورت، سٹاف کانفرنس اور مالی وسائل پر کنٹرول بہترین طریقے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 8-ریکارڈنگ

فلاحی اداروں کے تمام اخراجات اور مختلف کاموں کا حساب رکھنا اور ریکارڈنگ کرنا نہ صرف اسے اپنے بجٹ اور وسائل کا مستند تجزیہ کرنے میں کارآمد ثابت ہوتا ہے بلکہ اپنے انتظامی بورڈ یا ادارے کے ممبران کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرنے اور بہتری کے اقدامات تجویز کرنے کے لئے بھی مددگار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف پروگراموں اور وسائل کی ریکارڈنگ مستقبل میں ادارے کی پالیسی اور بجٹ و منصوبہ بندی میں مناسب اور مختلف اصلاحات کرنے کی ضرورت کی نشاندہی کرنے کے ساتھ انتظامیہ کو بدعنوانیوں اور وسائل و وقت کے ضیاع سے بھی بچائے رکھتی ہے۔

## 9-بجٹ بنانا

فلاحی ادارہ کے مالی وسائل کا استعمال ادارہ کی نوعیت اور ڈھانچہ پر منحصر ہے۔ سرکاری فلاحی اداروں میں وسائل کا استعمال اور بجٹ میں فنڈز کی تقسیم وفاقی، صوبائی یا مقامی حکومت کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے جبکہ رضا کار فلاحی اداروں میں فنڈ ادارہ کے ممبران و مخیّر حضرات سے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس ادارہ کا انتظامی بورڈ بجٹ پر کنٹرول رکھتا ہے تاکہ وصول شدہ فنڈز ادارہ کی پالیسی اور اصولوں کو مدنظر رکھ کر احتیاط سے خرچ کئے جائیں۔ اس کے علاوہ دونوں اقسام کے فلاحی اداروں میں بجٹ بنانا اور وسائل کو مختلف مدوں میں تقسیم کرنا اس لئے بھی اہم اور ضروری ہے تاکہ فلاحی اداروں کے تمام شعبے اپنے پروگرام موثر طور پر چلا سکیں۔

گویا فلاحی انصرام سماجی بہبود کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اچھا منصرم نہ صرف اپنے ادارے کے نظم و نسق کو بہترین طریقے سے چلاتا ہے بلکہ اپنے ماتحت افراد کے اعتماد کو بحال کرتا اور ان میں کام کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ سماجی بہبود ایک ایسا شعبہ ہے جو افراد اور معاشرہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے مگر اس جدوجہد میں فلاحی ادارے خود بھی بہت سے انتظامی و مالی مسائل کا شکار رہتے ہیں۔ اگر ان مسائل کا تدارک نہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جائے تو نہ صرف ادارہ انتشار کا شکار ہو جائے گا بلکہ اس کی طرف سے مہیا کردہ خدمات کا معیار بھی گر جائے گا۔ اس لئے اگر ہم سماجی بہبود کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور افراد و معاشرہ کی بہتری و فلاح کے لئے جدوجہد کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں سماجی بہبود کے اداروں کے انتظام کو سائنسی بنیادوں پر منظّم کرنا ہوگا جو فلاحی انصرام کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

المختصر کسی مفکر نے کیا خوب کہا ہے کہ

''سماجی پروگرام ایک گاڑی کی مانند ہیں جو افراد، گروہ اور کمیونٹی کے لئے علاج اور بحالی کی خدمات لئے ہوئے ہے جبکہ فلاحی انصرام اس گاڑی کے پہیوں کی مانند ہے جو ان پروگراموں کو طاقت، رفتار اور بہترین کارگزاری مہیا کرتے ہیں اور گاڑی کا ڈرائیور ادارہ کا سربراہ ہے جو اپنی مہارت، لیاقت اور وسائل پر دسترس کی بدولت سماجی خدمات کی اس گاڑی کو اپنے نصب العین کی طرف صحیح سمت میں چلاتا ہے اور مناسب اوقات میں گاڑی کی سمت اور رفتار میں مناسب اور موثر تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

1- سماجی فلاحی انصرام سے کیا مراد ہے (تعریف اور تشریح)؟
2- سوشل ورک کے طریقہ کار میں سماجی فلاحی انصرام کی اہمیت بیان کریں؟
3- سماجی فلاحی انصرام کے اصول بیان کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 8

# سوشل ورک کا میدان عمل

1- سکول سوشل ورک

2- طبی سماجی بہبود

3- اجتماعی ترقی

4- بہبودی اطفال

5- بہبودی نوجوانان

6- بہبودی خواتین

7- بہبودی مزدوراں

8- بہبودی جسمانی معذوراں جیسے اندھے، بہرے، گونگے اور لنگڑے

9- بہبودی ذہنی معذوراں

10- بہبودی سماجی معذوراں جیسے بیوہ، ظلم کا شکار خواتین وغیرہ

11- کمسن مجرموں اور بالغ مجرموں کی فلاح و بہبود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر8

# سوشل ورک کا میدان عمل

(Fields of Social Work)

## تمہید

جب ہم بات کرتے ہیں سوشل ورک کے میدانِ عمل کی تو اس سے ہماری مراد زندگی کے مختلف پہلوؤں اور مختلف شعبہ جات میں سوشل ورک کے طریقہ کار اور اصولوں کو استعمال کر کے معاشرہ کے افراد کی فلاح و بہبود ہے۔ سوشل ورک کا میدان عمل معاشرہ کے افراد کی زندگیوں کے مختلف مدارج اور مختلف پہلوؤں سے لے کر کئی ایک شعبہ جات تک پھیلا ہوا ہے۔ سوشل ورک کے میدان عمل کے مختلف شعبوں کا تعارف، ان کے ذریعہ سے پایہ تکمیل پانے والے کاموں سے آ گاہی، ان شعبوں کا فلسفہ و مقاصد اور ان میں سوشل ورکر کے کردار کو درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

## سکول سوشل ورک

''سکول سوشل ورک'' ان خدمات کا مجموعہ ہے جو سکول سوشل ورکر، سکول کے خاص ماحول میں خصوصی طور پر کیس ورک کے طریقہ کار کو استعمال میں لا کر سکول کے طلباء کے لئے سرانجام دیتا ہے تاکہ طلباء تعلیمی مواقعوں سے فائدہ اٹھا کر نہ صرف اپنے مسائل سے چھٹکارا پاسکیں بلکہ وہ اپنی استعداد و قابلیت میں اضافہ کر لیں۔

''سکول سوشل ورک، ایک ایسا طریقہ کار یا عملیہ ہے جس کے ذریعے ان بچوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امداد کی جاتی ہے جو سکول کے ماحول میں پروگرام کے مطابق مہیا کردہ سہولیات سے مستفید ہونے میں مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں۔''

''سکول سوشل ورک سے مراد وہ خدمات ہیں جو سکول سوشل ورکر، سکول کے ماحول میں کیس ورک تکنیک کے ذریعے طالب علموں کو فراہم کرتا ہے تاکہ وہ تعلیمی مواقعوں سے بھرپور فائدہ اٹھا کر اپنی ذہنی استعداد اور قابلیت میں اضافہ کرسکیں۔''

## موجودہ دور اور سکول سوشل ورک

اکیسویں صدی جو کمپیوٹر و ٹیکنالوجی کی صدی ہے اس میں سکول اور طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے سکول سوشل ورک کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سکولوں میں طلباء کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے طلباء پر اساتذہ انفرادی توجہ نہیں دے پا رہے، ان کو وقتاً فوقتاً جن مسائل کا سامنا ہے۔ اُن سے بھی اساتذہ آگاہ ہونے سے قاصر ہیں۔ طلباء کی کثیر تعداد کا سکولوں میں موجود ہونا بھی اساتذہ کے مسائل میں اضافے کی وجہ بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس جدید عہد میں معاشرتی قدریں کمزور پڑتی جا رہی ہیں۔ خاندانی نظام اور مادہ پرستی کی وجہ سے طلباء ذہنی انتشار و ابتری کا شکار ہو رہے ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ طلباء کو ذہنی انتشار سے بچانے اور ان کو سماجی نامطابقت جیسے مسائل پر قابو پانے کے لئے سکول سوشل ورک کے طریقہ کار کو اپنایا جائے اس طریقہ کار سے طلباء کی منفی سرگرمیوں مثلاً سکول سے بھاگنے، سکول میں بدنظمی سے کام لینے وغیرہ کو روکا جا سکتا ہے۔

## سکول سوشل ورک کا دائرہ کار

سکول سوشل ورک کے دائرہ کار کا تعلق طلباء کے ان مسائل سے ہوتا ہے جن کا تعلق بچے کی شخصیت اور ان کے والدین کے باہمی تعلقات اور سکول کے ماحول سے ہے۔ اس کے علاوہ سکول سوشل ورکر سکول کی انتظامیہ اور اس کے عملے سے خوشگوار تعلقات قائم کرتا ہے اور ان کو سکول کے مقاصد حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے لئے سکول سوشل ورکر سوشل ورک کے مختلف طریقوں کو اپناتا ہے تاکہ طلباء کو پیش آنے والے مسائل کو حل کیا جا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سکے۔بعض اوقات یہ مسائل تعلیمی انتظامیہ اور بعض اوقات وہ طلباء خود سکول سوشل ورکر کے پاس لے کر آتے ہیں جو مختلف ذہنی وسماجی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔

## سکول سوشل ورک کے مقاصد

سکول سوشل ورک کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں

1- سکول کے ایسے طلباء جو گھریلو تنازعات یا دیگر وجوہات کی بنا پر فراہم کردہ تعلیمی سہولیات سے فائدہ نہیں اُٹھا پاتے، ان کے مسائل کا حل کرنا۔
2- سکول سے بھاگنے یا غیر حاضر رہنے والے ایسے بچوں کے مسائل حل کرنا جو ذہنی یا اعصابی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے۔
3- طلباء کے مسائل حل کرنے میں سکول، اساتذہ اور سکول انتظامیہ کی مدد کرنا۔
4- سکول انتظامیہ، اساتذہ اور بچوں کے والدین کے درمیان خوشگوار روابط قائم کرنا۔
5- طلباء کو ان کے رجحان کے مطابق مضامین منتخب کرنے میں مدد دینا۔

## سکول سوشل ورک کی کامیابی کا انحصار

سکول سوشل ورک کی کامیابی کا انحصار دو باتوں پر ہے۔

1- سکول اور محکمہ تعلیم کا تعاون سکول سوشل ورک کی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔
2- سکول سوشل ورک کی کامیابی کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ سکول سوشل ورکر کا دائرہ کار واضح ہو۔

## سکول سوشل ورک کی ضرورت

سکول میں درجہ ذیل مسائل کی وجہ سے سکول سوشل ورک کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

### 1- تعلیمی استعداد کا پست ہونا

کچھ بچوں کی تعلیمی استعداد پست ہوتی ہے یا کلاس میں سستی کا مظاہرہ کرتے اور تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے جس کی وجہ ان کا کوئی ایسا جسمانی نقص یا بیماری ہوسکتی ہے جس کا ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے اساتذہ یا والدین کو علم نہ ہو اور بچہ خود بھی اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہ پا رہا ہو مثلاً نظر کا کمزور ہونا یا کم سنائی دینا جس کی وجہ سے وہ تختہ سیاہ پر لکھے حروف یا اساتذہ کا درس درست طریقے سے نہیں سمجھ پاتے اور تعلیم میں آہستہ آہستہ ان کی دلچسپی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

## 2- طلباء کا سکول سے بھاگنا

کچھ بچے سکول سے بھاگتے یا سکول جانے سے جی چراتے ہیں۔ ایسے بچوں کو سکول اور کلاس کا ماحول یا اساتذہ کا سخت و ناروا رویہ سکول سے بددل کر دیتا ہے۔

## 3- نفسیاتی مسائل

بعض بچے کسی خوف یا ڈر کا شکار ہوتے ہیں۔ دوست بنانے میں مشکل محسوس کرتے یا ہکلاتے ہیں۔ بچوں کی چیزیں چراتے، جھگڑالو یا دوسرے بچوں کو مارتے اور اذیت دیتے ہیں۔ ایسے بچے عام طور پر نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔

## 4- امتحان میں بار بار ناکامی

بعض بچے امتحانات میں بار بار فیل ہو جاتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ان کو وہ کچھ پڑھایا جا رہا ہو جو ان کی ذہنی استعداد سے بہت زیادہ ہو اور وہ اسے یاد کرنے سے قاصر ہوں یا پھر ان مضامین میں ان کی عدم دلچسپی انہیں فیل کرواتی ہو اور بعض اوقات بہت ذہین بچے بھی اپنے خوشگوار گھریلو حالات اور والدین کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر فیل ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ درجہ ذیل بچوں کو بھی سکول سوشل ورک کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

1- ایسے بچے جو باغیانہ رویے رکھتے ہیں۔

2- اساتذہ کا کہنا نہیں مانتے۔

3- چوری کرتے ہیں۔ گھریلو الجھنوں کے باعث دلچسپی نہیں لیتے۔ ناخوشگوار حالت کی وجہ بنتے ہیں۔

4- قواعد و ضوابط نہیں مانتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



5- شرمیلے بچے، تنہائی پسند، گھلنے ملنے سے اعتراض کرنا۔
6- بعض بچوں میں خوداعتمادی کی کمی ہوتی ہے، مار پیٹ بھی کرتے ہیں۔اس کے علاوہ بعض بچوں میں سیکھنے کی اہلیت کا فقدان ہوتا ہے۔
7- بعض بچے خاص مضمون میں عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
8- کچھ بچے جان بوجھ کر Rules کو توڑتے ہیں۔
9- اس کے علاوہ ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جو سکول سے بھاگ جاتے ہیں اور گھومتے پھرتے ہیں۔
10- کچھ بچے سکول کے ماحول سے ڈرتے ہیں۔ مالی حالات کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

## سکول سوشل ورک میں ورکر کا کردار

سکول سوشل ورک میں ورکر مندرجہ ذیل امور کے تحت خدمات انجام دیتا ہے۔

1- بچوں کے مسائل کو سمجھنے کے لئے کیس ہسٹری تیار کرے گا۔اس کے لئے وہ بچے، والدین، اساتذہ، دوستوں اور دیگر متعلقہ افراد سے انٹرویو کے ذریعے معلومات اکٹھی کرتا ہے۔
2- اساتذہ اور سکول انتظامیہ کو بچوں کی ضروریات اور نفسیات سے آگاہ کرتا ہے۔
3- بچے، والدین، اساتذہ اور انتظامیہ میں رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔اور اس کے علاوہ اُن کے باہمی تعلقات بھی خوشگوار بنانے کی کوشش کرتا ہے۔
4- سکول انتظامیہ کو سکول کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔
5- بچوں کو سکول کے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیتا ہے۔
6- بچوں، اساتذہ اور والدین کے رویوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ مشاہدہ بھی کرتا ہے۔
7- مسائل کی وجوہات معلوم کرنے کے بعد مناسب حل تلاش کرتا ہے۔اور اس حل کے لئے مناسب طریقہ کار وضع کرتا ہے۔
8- بچے کی شخصیت اور اُس کے خاندانی پس منظر کا جائزہ لیتا ہے تاکہ مسائل کے اسباب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی نشاندہی کی جا سکے۔

9- بچوں کے گھریلو ماحول کو بہتر اور خوشگوار بنانے کے لئے والدین کو درپیش مسائل کے حل میں راہنمائی اور معاونت کرتا ہے۔

10- سماجی بہبود کے دوسرے اداروں کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اور بوقت ضرورت اُن کی خدمات حاصل کر کے بچوں کو فراہم کرتا ہے۔

11- بچوں کو اُن کی ذمہ دایوں اور فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔

12- بچوں کے تمام مسائل جو کہ گھریلو، معاشرتی، معاشی یا ذاتی ہوں حل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے علاوہ بچوں کو حالات سے مطابقت پیدا کرنے اور مسائل کو حل کرنے اور محنت کرنے اور مستقبل روشن کرنے اور بہتر زندگی گزارنے اور عزت وتکریم کرنے اور کروانے کے قابل بناتا ہے۔

# طبی سماجی بہبود

”طبی سماجی بہبود سے مراد ان خدمات کی فراہمی ہے جو طبی سماجی کارکن، سوشل ورک کے طریقہ کار، اصول اور فلسفہ کی حدود میں رہتے ہوئے ہسپتال کے اندر مریضوں کو مہیا کرتا ہے۔ تا کہ وہ ہسپتال کی طرف سے فراہم کردہ علاج کی سہولتوں سے بہتر طور پر مستفید ہو سکیں۔“

”طبی سماجی بہبود میں مریض کو ایسے عوامل سے نجات دلانے کی کوشش کی جاتی ہے جو اس کی بیماری کے دوران ہسپتال میں زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے درپیش ہوتے ہیں۔ مثلاً سماجی حالت، ذہنی کشمکش، مایوس کن گھریلو صورتحال، معاشی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔“

”طبی سماجی بہبود نہ صرف طریقہ علاج ہے بلکہ انسدادی طریقہ کار کے طور پر بھی بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ طبی سماجی بہبود متعلقہ مریض کو نقصان دہ صورتحال سے بچاتا ہے تا کہ وہ دوبارہ بیماری کا شکار نہ ہو۔“

”طبی سماجی بہبود سوشل کیس ورک کی ایک شاخ ہے جس کا مقصد مریضوں کے سماجی و معاشی پس منظر کی روشنی میں ان کی مدد کرتا ہے تا کہ وہ فراہم کردہ طبی سہولیات سے فائدہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اُٹھا کر جلد صحت یاب ہوں۔''

''طبی سماجی بہبود ان خدمات کی فراہمی کا نام ہے جو میڈیکل سوشل ورکر، سوشل کیس ورک کے طریقہ کار کو اپنا کر ایک شفا خانے میں مریضوں کو بہم پہنچاتا ہے تاکہ مریض ہسپتال یا شفا خانے کی طرف سے فراہم کردہ علاج کی سہولتوں سے بہتر طور پر استفادہ حاصل کر سکیں۔''

''یہ سماجی بہبود کا سب سے اہم اور فعال میدان عمل ہے۔ اس میدان میں تمام بڑے ہسپتالوں میں مریضوں کے انفرادی مسائل اور ضروریات کی تسکین کی تکمیل کے لئے مختلف پروگرام اور سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ میڈیکل سوشل ورکر بحیثیت کیس ورکر مختلف فرائض کی بجا آوری کرتا ہے تاکہ مریضوں کے مختلف مسائل کا ادراک کر سکے۔ ان کی صحت یابی کے عمل کو تیز کیا جا سکے۔ اس شعبہ میں مریضوں کو ادویات، فلاح کی دیگر سہولتیں جن میں قیام، طعام کی فراہمی شامل ہے جو مختلف رضا کار افراد اور تنظیموں کے توسط سے بہم پہنچائی جاتی ہیں اس کے علاوہ بے روزگار افرد کو مکمل صحت یابی اور روزگار کے مواقع کی فراہمی شامل ہے۔ لاوارث اور بے سہارا مریضوں کی بحالی، علاج اور آبادکاری کے سلسلے میں بھی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ کس ورکر مریضوں کی تفریح کے علاوہ فنی تعلیم وتربیت کے حصول کے لئے بھی سرگرم عمل ہے۔

## طبی سماجی بہبود کی اہمیت

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بیماریوں کے پیدا ہونے کی جہاں وجہ جسمانی کمزوریاں اور خامیاں وغیرہ ہیں وہاں مختلف بیماریاں ذہنی اُلجھنوں کی وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریضوں کے علاج کے لئے ماہرینِ نفسیات اور سوشل ویلفیئر آفیسر وغیرہ کا تقرر ہسپتالوں میں کیا جا رہا ہے جو فرد کا علاج اپنے اپنے طریقہ کار سے کرتے نظر آتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ڈاکٹر مریض کو ایک مریض کی حیثیت سے دیکھتا ہے وہ اس کے جسمانی نظام اور مختلف اعضاء تک محدود ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ڈاکٹر صرف امراض کے پہلوؤں پر غور کرتا ہے لیکن طبی سماجی بہبود کے تحت ایک سوشل ورکر مریض کو انسان کے روپ میں بھی دیکھتا ہے وہ اس کے جذبات، احساسات، خیالات اور ذہنی عوامل کا بھی ادراک کر کے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بہتری کی کوشش کرتا ہے۔

مشہور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر ایلکس کیرل نے بڑے خوبصورت انداز میں انسان کی شخصیت کو سمجھنے کیلئے اپنی رائے دی ہے۔ وہ کہتے ہیں

''کہ انسان صرف گوشت پوست کا ٹکڑا نہیں۔ وہ جذبات، احساسات اور خواہشات کا مالک بھی ہوتا ہے اور ان تمام چیزوں کو نظر انداز کر کے اس کی شخصیت کو سمجھا نہیں جا سکتا۔''

چونکہ طبیب یا ڈاکٹر عام طور پر ان پہلوؤں سے بے تعلق ہوتا ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے لئے طبی سماجی کارکن موجود ہونا چاہیے جو طبی سماجی بہبود کے لئے اپنا کردار ادا کر سکے۔

# طبی سماج کارکن کے وضائف

عام طور پر طبی سماجی کارکن مندرجہ ذیل کردار ادا کرتا ہے۔

## مریضوں سے متعلقہ کردار

### علاج سے پہلے

1- علاج سے پہلے خود مریض سے طبی سماجی کارکن مریض کی کیس ہسٹری تحریر کرتا ہے جس میں نفسیاتی کیفیات، سماجی معاشی حالات کا تجزیہ اور مشاہدہ کے ساتھ ساتھ اس بیماری کے متعلق اس کے احساسات کا جائزہ بھی لینا شامل ہے۔ رشتہ داروں کے مریض کے متعلق جذبات بھی جاننے کی کوشش کرتا ہے۔

2- مریض کے رشتہ داروں، دوست، احباب اور دیگر متعلقہ افراد سے گفتگو کے ذریعے ان کے خیالات اور جذبات سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔

3- ہسپتال کی ضروریات اور مختلف شعبہ جات کے بارے میں مریض اور لواحقین کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

4- معالج سے مریض کے حالات اور کیفیات کے بارے میں تبادلہ خیال کرتا ہے تا کہ بہتر علاج تجویز ہو سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



5- ہسپتال میں داخلے کے سلسلے میں پیش آنے والی رکاوٹوں کا ازالہ کرتا ہے۔

6- باہمی میل جول کے ذریعے مریض کے خدشات دور کرتا ہے۔

## دوران علاج

1- مریض کو ذہنی سکون پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔اسے بیماری کے متعلق رائے اور خیالات کو بدلنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

2- ہسپتال کی فراہم کردہ سہولتوں سے استفادہ کرنے میں رہنمائی کرتا ہے۔

3- رشتہ داروں اور دوست احباب کے ساتھ رابطہ پیدا کرتا ہے اور اُن کو مریض کی دلجوئی کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔

4- مفت علاج اور قیام وطعام کا بندوبست کرتا ہے۔

5- ضرورت مند مریضوں کے لئے مفت خون اور ادویات کا انتظام کرتا ہے۔

6- معذوروں کے لئے مصنوعی اعضاء کی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

7- لمبے عرصے کے مریضوں کے لئے تفریح کا انتظام کرتا ہے۔

8- مریضوں کے لئے فنی تربیت کے انتظامات کرتا ہے تاکہ وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر روزگار کا انتظام کرسکیں۔

9- دوران علاج پیش آنے والی مشکلات کا ازالہ کرتا ہے۔

10- مریض اور معالج میں رابطے کا کام کرتا ہے۔

11- ملازمت پیشہ مریض کو متعلقہ پریشانیوں سے نجات دلاتا ہے۔

12- لاوارث مریضوں اور بچوں کو ضرورت کی مناسبت سے دوسرے فلاحی اداروں میں بھیجتا ہے۔

13- لاوارث افراد کی وفات کے بعد تجہیز وتکفین کا بندوبست کرتا ہے۔

14- مریض کی دوران علاج ہمت افزائی کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## علاج کے بعد

1- ہسپتال سے فراغت کے بعد مریض اور اہل خانہ سے رابطہ قائم رکھتا ہے۔

2- معاشرے میں پیش آنے والی مشکلات کا ازالہ کرتا ہے۔

3- مریض کو معاشرے میں بحال کرنے کے لئے پروگرام بناتا ہے اور ضرورت مند مریض کو مناسب ملازمت دلوانے کی کوشش کرتا ہے۔

# معاشرے کی صحت اور تعلیم وتربیت سے متعلقہ کردار

طبی سماجی کارکن صرف ہسپتال کے اندر ہی مریضوں کی بہتری کے لئے اقدامات نہیں کرتا بلکہ معاشرے کی صحت اور تعلیم وتربیت کے لئے بھی فرائض انجام دیتا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

1- معاشرتی حالات ومسائل سے متعلق تحقیق کرتا ہے۔ اور معاشرہ کو صحت کے مسائل وجوہات اور مختلف بیماریوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

2- تعلیم الصحت کے لئے مختلف پروگرام مرتب کرتا ہے۔ بچوں نوجوانوں اور عورتوں کو حفظانِ صحت کے اصولوں سے آگاہ کرتا ہے۔

3- منشیات کے استعمال کے نقصانات سے آگاہ کرتا ہے اور علاج کے لئے ضروری تدابیر کی طرف مائل کرتا ہے۔

4- معذوری کے اسباب کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر سے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے۔

5- سماجی بہبود کے پروگراموں کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کرتا ہے۔

6- سماجی تحقیق میں مدد لیتا ہے۔ بیماری کے سماجی معاشی اور ثقافتی عوامل جاننے کی کوششیں کرتا ہے۔

## 3- ہسپتال کے متعلق انتظامی کردار

1- ہسپتال کی انتظامیہ اور سماجی بہبود کے شعبے میں رابطہ کے فرائض انجام دیتا ہے۔

2- ہسپتال کی انتظامیہ کو ہسپتال کا نظام اور سہولتیں بہتر بنانے کے لئے تجاویز دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

3- ہسپتال کی پالیسی بنانے اور منصوبہ بندی کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
4- مختلف سماجی بہبود کے اداروں کے درمیان رابطہ اور تعاون پیدا کرتا ہے۔
5- مریضوں کے کیس ریکارڈ کرتا اور بوقت ضرورت دوسرے اداروں کو فراہم کرتا ہے۔
6- اپنے ادارے سے متعلقہ بجٹ اور پروگراموں کا حساب اور ریکارڈ مرتب کرتا ہے۔
7- مختلف ادویات کی کمپنیوں، اداروں اور رضا کاروں کو منظّم کرتا ہے تا کہ بوقت ضرورت خدمات حاصل کی جاسکیں۔
8- طبی سماجی کارکن کا یہ فرض ہے کہ وہ مریض کے تمام تر حالات زندگی سے مکمل واقفیت حاصل کر کے طبیب کو اس سے آگاہ کرے۔
9- اگر مریض کو نفسیاتی علاج کی ضرورت ہوتی ہے تو کارکن اسکا بندوبست بھی کرتا ہے۔ سماجی کارکن ہر طرح سے مریض کو ذہنی سکون پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً وہ مریض اور اسکے رشتے داروں میں رابطہ قائم کرتا ہے تا کہ مریض ان سے مل کر خوش ہو ساتھ ساتھ خود بھی مریض کی حوصلہ افزائی کرتا رہتا ہے، تا کہ وہ آنے والے حالات کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جائے اور موجودہ حالات سے دلبراشتہ نہ ہو۔
10- کارکن دوران علاج مریض کو تفریح کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم بھی دیتا ہے تا کہ مریض اچھا ہونے کے بعد مالی پریشانیوں میں مبتلا نہ ہو جائے اور مصروفیت کے باعث ذہنی خلفشار سے بچا رہے۔
11- ادارہ یا اسپتال کی پالیسی، پروگرام اور منصوبہ بندی میں شریک ہو کر ضروری تجاویز پیش کرنا اور واقفیت حاصل کرنا۔
12- اجتماعی ترقی کے کاموں میں شریک ہو کر طبی سماجی بہبود کو فروغ دینا۔
13- جماعت کے تعلیمی پروگراموں میں شرکت کر کے حفظانِ صحت کے اصولوں سے طلباء کو واقف کرانا۔
14- سماجی تحقیق میں مدد دینا۔
15- ضرورت مند افراد کی رہنمائی کرنا اور مشورہ دینا۔
16- سماجی بہبود کے اداروں اور اسپتالوں میں رابطہ قائم کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



17- کیس ریکارڈ رکھنا اور دوسرے اداروں کو فراہم کرنا۔

پاکستان میں طبی سماجی بہبود کے شعبے نے بہت ترقی کی ہے۔ تحصیل کی سطح پر ہسپتال میں کم از کم دو طبی کارکنوں کا تقرر کیا جاتا ہے۔ تمام صوبوں کے ہسپتالوں میں طبی بہبود کے Project بنائے گئے ہیں۔ صرف صوبہ پنجاب میں 94 طبی مراکز کام کر رہے ہیں۔ جبکہ 5 عدد منشیات کنٹرول سنٹرز مختلف Hospitals میں چلائے جا رہے ہیں۔

مزید یہ کہ

☆ طبی سماجی کی توجہ کا مرکز امراض کے سماجی پہلو، علاج اور مریض کی بحالی ہے۔ طبی سماجی کارکن ہسپتال کے ہر مریض کے ساتھ کام نہیں کرتا بلکہ صرف ان مریضوں کے طرف توجہ دیتا ہے جن کو طبی و سماجی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ گریس وائٹ کے الفاظ ہیں'' طبی سماجی کارکن کی توجہ کا مرکز مریض کی شخصیت پر اس کے طبی اور سماجی مسائل کے اثرات ہوتے ہیں۔''

# اجتماعی ترقی

اجتماعی ترقی سے مراد وہ عوامی جدوجہد ہے جس میں علاقے کے لوگ باہمی اشتراک عمل سے مقامی وسائل کو بروئے کار لا کر اپنی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ ایک بہتر اور صحت مند زندگی گزار سکیں۔ دوسرے لفظوں میں'' عوامی سطح پر بہتر زندگی کی تحریک ہے جو افراد اور گروہوں کے اشتراک پر مبنی ہو۔''

اجتماعی ترقی کا فلسفہ ایک تعلیمی اور عملی پروگرام پر ہے جس میں نچلی سطح پر محلوں اور قصبات میں عوام اپنی ضروریات کو تبادلہ خیالات کے ذریعے اپنی مدد آپ کے تحت پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

'' اجتماعی ترقی ایک تحریک ہے جس کا مقصد تمام علاقے کا اس کے تعاون اور اشتراک سے معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ اگر ممکن ہو تو اس جماعت کے افراد کے اصرار پر لیکن اگر ان کا اصرار نہ ہو تو مختلف تکنیکوں کے ذریعہ اس جماعت میں کام کرنے کے جذبہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دلچسپی پیدا کرے تاکہ تحریک میں ان کی پرزور معاونت وشرکت حاصل کی جاسکے۔''

اقوام متحدہ کے ادارے نے اجتماعی ترقی کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

''لفظ اجتماعی ترقی جو اب ایک بین الاقوامی مفہوم ہے ان عملیات کی ترجمانی کرتا ہے جن کے ذریعہ عوام کی کوششوں کو حکومت کے ساتھ متحد کر کے جماعتوں کے معاشی، سماجی و ثقافتی حالات کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کو قومی زندگی سے مطابقت پیدا کرنے میں مدد دے کر اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ قومی ترقی میں براہ راست شرکت کرسکیں۔''

## اجتماعی ترقی کے مقاصد

(i) اس کا مقصد مقامی کیمونٹی کے لوگوں کے بنیادی مسائل خود ان کی شرکت، باہمی تعاون اور ان کے وسائل (داخلی اور خارجی) کو استعمال کر کے حل کرنا ہے تاکہ ان کا معیار زندگی بلند ہو سکے اور افراد جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ملک وقوم کی ترقی میں برابر شریک ہوسکیں۔

(ii) عوام میں جذبہ قیادت، پیش قدمی وتعاون پیدا کرنا۔

(iii) معاشرے سے سماجی مسائل اور برائیوں کا خاتمہ۔

(iv) حکومت اور عوامی کاوشوں کے اشتراکِ عمل سے معاشرتی ترقی۔

(v) کیمونٹی کے افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانا اور اس مقصد کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرنا۔

(vi) کیمونٹی کو رسمی اور غیر رسمی انجمنوں کے ذریعے منظّم کرنا۔

(vii) کیمونٹی کے افراد میں سیاسی اور سماجی شعور بیدار کرنا۔

(viii) کیمونٹی کے افراد میں اپنی مدد آپ کا جذبہ بیدار کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(ix) کیمونٹی کے افراد کی ذہنی اور جسمانی نشو ونما کا انتظام کرنا۔

(x) کیمونٹی کے افراد کو مختلف مذہبی اور دیگر گروہ بندیوں سے نجات دلانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بہبودی اطفال

آج کا بچہ کل کا باپ ہوتا ہے۔آج کی بچی کل کی ماں ہوتی ہے۔اس حقیقت سے بچوں کی اہمیت کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اُن اقوام کو عظمت، عزت اور بڑائی ملی جنھوں نے اپنے بچوں کی پرورش پر بھرپور توجہ دی اور ان اقوام کا مستقبل درخشاں ہو جاتا ہے جو اپنے بچوں کی بہبود کے لئے خاص اقدامات اُٹھاتی ہیں۔

## بچوں کی بہبود کا مفہوم

''بچوں کی بہبود سے مراد بچوں کو وہ تمام سہولتیں فراہم کرنا ہیں جن سے ان کی پوشیدہ صلاحیتیں اُجاگر ہو جائیں اور وہ بڑے ہو کر ملک وقوم کیلئے قیمتی سرمایہ ثابت ہوں۔''

''بہبود اطفال سے مراد طفل معاشرہ کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو استعمال کر کے اپنے آپکو مستقبل کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنا سکیں۔''

جو معاشرہ اپنے بچوں کی ضروریات کی کفالت سے چشم پوشی کرتا ہے تو اس معاشرہ کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔کیونکہ بچے قومی سرمایہ ہیں جن کی اگر مناسب دیکھ بھال اور نشوونما نہ کی جائے گی تو مستقبل کے لئے ہونہار و محنتی انسانی وسائل کا حصول ناممکن ہو جائے گا اور یہی حقیقت بہبودی اطفال کی اہمیت کی نشاندہی کرتی ہے کیونکہ یہ شعبہ بچوں کو درپیش مسائل کا ازالہ کرتا اور ان کی فلاح کے اقدامات کرتا ہے جو بچوں کی نشوونما کے لئے ضروری متصور ہوتے ہیں۔

تمام ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ فرد کی وہ عمر جب وہ اپنی نشوونما اور ضروریات کے حصول کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔اور خاندان اور معاشرہ اس کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔وہ بچہ کہلاتا ہے۔اس عمر میں بچے کی شخصیت کی نشوونما بھی مکمل نہیں ہوئی ہوتی اور وہ زندگی گزارنے کے بنیادی اصول سیکھ رہا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## کیا ضرورت ہوتی ہے

ایک بچے کو اپنی نشوونما اور معاشرتی ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل بننے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ بچے کی جسمانی، ذہنی اور شعور کی نشوونما ہو سکے۔ بچے کی شخصیت و کردار کو بنانے میں والدین گھر کا ماحول اور دیگر معاشی و معاشرتی عوامل بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

## بہتر تربیت

کسی بھی معاشرے میں امن وسکون اور ترقی کی رفتار اس کے بچوں کی تربیت و نشوونما پر منحصر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی جدید ریاستیں اپنے بچوں کو سنوارنے اور تربیت کے بہترین مواقع فراہم کرنے میں کوشاں نظر آتی ہیں اور سماجی بہبود میں بہبود اطفال کی ضرورت واہمیت بھی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

بہبودی اطفال سماجی بہبود کا وہ مخصوص میدان عمل ہے۔ جس کا مقصد بچوں کو ایسی خدمات اور سہولتیں بہم پہنچانا ہے جن سے استفادہ کر کے وہ اپنی صلاحیتیں نکھار سکیں اور ان کی نشوونما کر سکیں اور اپنی معاشرتی اقدار کی حدود میں رہتے ہوئے مستقبل میں ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل ہو جائیں۔

## ضروریات کی فراہمی

بہبودی اطفال، سماجی بہبود کا وہ شعبہ ہے جو ان بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی ادارے اور پروگرام منظّم کرتا ہے جن کی ضروریات ان کا خاندان اور معاشرہ پوری کرنے سے قاصر ہو جائے۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بہبود اطفال کے تحت معذور، لاوارث، بے سہارا، یتیم، بیمار اور بے راہ رو بچوں کے لئے مختلف سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ تاکہ ایسے تمام بچوں کی جسمانی، معاشی، نفسیاتی و سماجی ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کے لئے ایک ایسا مخصوص ماحول مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو ان کی بہتر نشوونما کر سکے۔ اور انہیں مستقبل میں ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل بنا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بچوں کے عمومی مسائل

## 1- تعلیمی مسائل

ہمارے ملک میں بچوں کے تعلیمی ادارے نا صرف کم ہیں بلکہ ان کی ذہنی صلاحیتوں کے لحاظ سے تعلیم کے مواقعوں سے فائدہ اُٹھانے کی سہولتیں بھی کم ہیں۔خصوصی بچے جن میں ذہنی جسمانی وسماجی معذور بچے شامل ہیں ان کی تعلیمی استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم تعلیمی ادارے بنائے گئے ہیں اوران کی تعداد بھی بڑے بڑے شہروں تک محدود ہے۔اس کے علاوہ عام بچوں کیلئے تعلیم بہت مہنگی ہے۔سکولوں کی تعداد بھی کم ہے۔ سکول گھر سے بہت دور ہیں۔دوہرے نصاب کے علاوہ اساتذہ کم پڑھے لکھے ہیں۔اس کے علاوہ غیرضروری نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

## 2- صحت کے مسائل

ہمارے ہاں بچوں کے لئے طبی سہولیات کا فقدان ہے۔اور دوسری طرف پاکستان میں بچوں کی صحت اورغذا کی طرف خاص توجہ نہیں دیجاتی۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں بچوں کی بیماریاں عام ہیں۔اس کے علاوہ خوراک کی عدم فراہمی کے ساتھ ساتھ ناقص اورملاوٹ شدہ خوراک دستیاب ہے۔اس سے بچوں کی صحت معیاری نہیں رہتی۔

## 3- معاشی مسائل

والدین کا معاشی لحاظ سے کمزور ہونا بھی بچوں کے لئے بہت سے مسائل پیدا کرتا ہے۔ان معاشی مسائل کی وجہ سے والدین بھی بچوں سے بھیک منگوانا شروع کر دیتے ہیں۔جس کی وجہ سے مزید مسائل بڑھتے ہیں۔

## 4- والدین کا منفی طرزعمل

بچوں کی شخصیت وکردار کو بنانے میں والدین کا رویہ بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مگر پاکستان میں والدین کی زیادہ تر تعداد ان پڑھ ہونے کی وجہ سے بچوں کی نفسیات و ضروریات سے واقفیت نہیں رکھتی۔ دوسری طرف طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح اور خاندانی نظام کا منتشر ہونا بھی بچوں کے نفسیاتی مسائل میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔

## 5- بے راہ روی

بے روزگاری اور میڈیا کے وجہ سے بچے مختلف صورتحال کو آئیڈ لائز کر لیتے ہیں اس کے علاوہ غیر معیاری فلمیں بچوں کا ناقص ادب اور ہیرو کا بھڑکیلا تصور ان کے معصوم ذہنوں کی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔

## 6- بچوں کی مشقت

غربت کی وجہ سے بچوں کی مزدوری کروائی جاتی ہے جہاں زیادہ مشقت اور مالکوں کے برے رویے کی وجہ سے اُن کی شخصیت متاثر ہوتی ہے۔

## 7- اچھے ساتذہ کی کمی

کم علم اساتذہ بچوں کی نفسیات سے واقفیت نہیں رکھتے اور بچوں کی اہلیت کو جانچے بغیر ایک جیسا رویہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ تشدد اور مار پیٹ سے بھی کام لیتے ہیں۔

## 8- تفریحی مواقع کی عدم موجودگی

عام سرکاری تعلیمی ادارے تفریح کو ضروری نہیں سمجھتے لہٰذا بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما رُک جاتی ہے۔

## 9- چھوٹی عمر کی شادیاں

لاعلمی، جہالت اور دیگر عوامل کی وجہ سے گاؤں میں چھوٹی عمر میں بچوں کی شادیاں کردی جاتی ہیں۔ جس سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بچوں کی بہبود کے لئے مختلف تجاویز

## 1-والدین کی تربیت کے ادارے کھولنا

ماں بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔اچھی اور تربیت یافتہ ماں ہی بچے کو اچھا شہری بنا سکتی ہے۔لہٰذا سماجی بہبود نے ماؤں کی تربیت پر خاص زور دیا اور سفارش کی ہے کہ والدین کی تربیت کے لئے خصوصی ادارے کھولے جائیں۔

## 2-تحصیل و ضلع کی سطح پر اداروں کا اجراء

ملک میں بچوں کی بہبود سے متعلق زیادہ سے زیادہ ادارے تحصیل اور ضلع کی سطح پر کھولے جائیں اور یہ ادارے صرف اسی شعبے میں کام کریں۔

## 3-بہبود اطفال کا بیورو

وفاقی وزارت معاشرتی بہبود کے تحت بہبودی اطفال کا بیورو قائم کیا جائے اور ایسے ہی ادارے صوبائی حکومتیں بھی قائم کریں تاکہ بچوں کی بہبود کی طرف زیادہ توجہ دی جا سکے۔

## 4-زچہ بچہ مراکز کا کھولنا

ہر پانچ ہزار کی آبادی پر ایک زچہ بچہ مرکز قائم ہونا چاہیے۔جو لوکل باڈیز اور صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہو۔ان مراکز میں تربیت یافتہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور دائیوں کی خدمات حاصل کی جائیں۔موجودہ غیر تربیت یافتہ دائیوں کی لازمی تربیت کا بندوبست کیا جائے۔لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی تربیت کیلئے مزید ادارے قائم کئے جائیں۔

## 5-ڈے کیئر سنٹرز کا اجراء

ملازمت پیشہ خواتین کے بچوں کیلئے مزید دیکھ بھال کے سنٹر قائم کیے جائیں۔تاکہ خواتین ملازمت سے متعلق اپنی ذمہ داری یکسوئی کے ساتھ پوری کرسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 6- باقاعدہ تدریس سے قبل تربیت کے ادارے کھولنا

سکول جانے کی عمر سے پہلے تربیت کے لئے ادارے موجود نہیں رضا کار سماجی تنظیمیں قبلِ تدریس مراکز قائم کریں۔

## 7- کھیل کے میدانوں میں اضافہ کرنا

بچوں کے لئے کھیل کے میدان بڑھائے جائیں اور جو جگہیں بچوں کے کھیل کے میدان کے لئے مختص ہیں۔ انہیں کسی حالت میں بھی دوسرے مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ چھوٹے بچوں کی تفریح اور کھیل کے لئے علیٰحدہ کھیل کے میدان اور تفریح گاہیں بنائی جائیں۔

## 8- بستے کا بوجھ کم کرنا

سکول میں خاص طور پر پرائمری حصہ میں نصابی کتابوں کی بھرمار ہے۔ بچہ اس عمر میں اتنی کتابوں کے بوجھ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس امر کی سفارش کیجاتی ہے کہ نصابی کتب کی تعداد کم کی جائے۔ اتفاق رائے سے یہ بھی طے پایا جائے کہ حکومت کو سکولوں میں تعطیلات کی تعداد میں کمی کی جائے اور نصاب تعلیم ازسرنو مرتب کیا جائے۔ ریڈیو اور ٹی وی پروگراموں کے ذریعے والدین اور بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے خصوصی پروگرام پیش کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے ٹی وی پروگراموں کے اوقات مناسب طور پر بڑھائے جائیں۔ دیہی اور شہری اجتماعی ترقیاتی مراکز میں اسی قسم کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔

## 9- تربیت یافتہ کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کرنا

بہبودی اطفال کے تربیت یافتہ کارکنوں کی تعداد بڑھائی جائے اور انہیں حکومت کے طے کردہ اسکیل کے مطابق تنخواہ دی جائے۔

بچوں کی بہبود اور نگہداشت کے متعلق مرکزی اور صوبائی حکومتیں قوانین مرتب کریں اور ان کو عملی طور پر موثر بنائیں اور یہ کہ چلڈرن ایکٹ کو جامع اور جدید تقاضوں سے ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آہنگ کیا جائے۔بچوں کے اغواء اوران کے خلاف دوسرے جرائم کرنے والوں کو عبرتناک سزادی جائے۔

## 10- بیگار کیمپوں کا خاتمہ

بچوں کے بیگار کیمپوں کا موثر سدّ باب کیا جائے اوران کے خلاف مناسب کاروائی کی جائے۔

## 11- نوعمر خطا کاروں کیلئے عدالتوں کا قیام

ملک میں نوعمر خطا کاروں کیلئے عدالتوں کیلئے قیام اوران سے متعلق قوانین وضع کئے جائیں۔ان عدالتوں میں خواتین بھی شامل ہوں۔اس ضمن میں تمام تر ذمہ داری محکمہ سماجی بہبود کو دی جائے۔

## 12- قومی سطح پر کمیٹی کا قیام

قومی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی جائے جوان سفارشات کو نافذ اور رائج کرنے کے لئے حکومت کو متوجہ کراتی رہے۔

# پاکستان میں بہبودی اطفال کے ادارے

پاکستان میں بہبودی اطفال کے بہت سے ادارے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کام کررہے ہیں۔سرکاری سطح پر چلائے جانے والے اداروں کے بارے میں تفصیل حسب ذیل ہیں۔

## 1- یتیم خانے

پاکستان میں یتیم، بے سہارا اور لاوارث بچوں کی کفالت کیلئے بہت سے یتیم خانے بنائے گئے ہیں۔پرانی طرز کے ان اداروں میں بچوں کو تعلیمی، مذہبی، فنی اور تفریحی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں مگر ان سہولتوں میں بہت سے نقائص ہونے کی وجہ سے اب حکومت آہستہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

آہستہ ان کی بہتری کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔بعض علاقوں میں انہیں ''اپنا گھر'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ پورے پنجاب میں پرانی طرز کے صرف دو یتیم خانے حکومت کی سربراہی میں چل رہے ہیں۔ باقی تمام مختلف رضا کار تنظیمیں چلا رہی ہیں۔

## 2-ایس۔او۔ایس ویلج

پرانے یتیم خانوں کی خامیوں کے ازالے کے لئے اب جدید طرز کے یہ گاؤں بسائے جا رہے ہیں۔ پنجاب میں ان کی تعداد چھ تک پہنچ گئی ہے۔ یہاں چھوٹے چھوٹے صاف ستھرے رہائشی مکان بنائے جاتے ہیں۔ جہاں پانچ / چھ بچوں کو گھریلو ماحول میں ایک ماں کی نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔ جو خود بھی بے سہارا ہوتی ہے۔اس طرح اس عورت کو بھی سہارا مل جاتا ہے اور بچوں کو بھی گھریلو ماحول میسر آ جاتا ہے۔ان اداروں کے اندر تفریحی، تعلیمی اور مذہبی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ بڑے ہونے پر بچوں کو پڑھنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹی میں بھی بھیجا جاتا ہے اور بچیوں کی مناسب جگہ شادی کروا دی جاتی ہے۔ یہ ادارے اب خودمختار اداروں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

## 3- گہوارہ

اس ادارہ میں بھی لاوارث بچوں کو رہائشی ، تعلیمی، تفریحی و مذہبی تعلیم کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ پنجاب میں یہ صرف راولپنڈی اور لاہور میں قائم کئے گئے ہیں۔

## 4- نگہبان

اس ادارے میں گم شدہ، اغوا شدہ اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کو رکھا جاتا ہے اور انہیں والدین یا سرپرست افراد تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پنجاب بھر میں ایسے ادارے بڑے بڑے اضلاع میں کام کر رہے ہیں۔

## 5- ڈے کیئر سینٹرز

ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل کے پیش نظر محکمہ سماجی بہبود نے سماجی حکومت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرف سے 5 عدد جبکہ ویمن ڈویژن کے تحت 107 ایسے ڈے کیئر سینٹرز قائم کیے ہیں جہاں پر ملازمت پیشہ والدین اپنے بچوں کو صبح چھوڑتے اور کام سے واپسی پر ساتھ لے جاتے ہیں۔

## 6- چمن یا چنبیلی

ذہنی طور پر پسماندہ بچوں کی بہتری و فلاح کے لئے یہ ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ تا کہ ایسے بچے بھی اپنے روزمرہ کے کام خود کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ذہنی معذور لڑکوں کے ادارے کا نام چمن ہے اور ذہنی معذور لڑکیوں کے ادارے کو چنبیلی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بہر حال یہ ابھی پنجاب میں صرف لاہور اور راولپنڈی میں قائم کیے گئے ہیں۔

## 7- خصوصی تعلیم کے ادارے

پاکستان میں 1983ء میں خصوصی تعلیم کا علیحدہ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا جس کے تحت وفاقی، صوبائی حکومتوں، سماجی بہبود کی صوبائی وزارتوں اور غیر سرکاری تنظیموں نے معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف سہولتیں فراہم کرنا شروع کریں۔ 5-1994ء میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن اسلام آباد کی رپورٹ کے مطابق پورے پاکستان میں مجموعی طور پر 286 ادارے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

## 8- بورسٹل جیل

خامکار بچوں کو بڑے مجرموں سے الگ رکھنے کے لئے بہاولپور میں اس جیل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہاں پر انہیں فنی اور دینی زیورِ تعلیم سے آراستہ کر کے شخصیت و کردار میں تعمیری تبدیلیاں لانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

## 9- ریمانڈ ہوم

بے راہ اور خامکار بچوں کو مقدمہ کی کاروائی کے دوران اس ادارے میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی ان کی شخصیت کو سنوارنے کے لئے مختلف سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بہبودئ نوجوانان

نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔نوجوانوں کی بہبود کا مطلب قوم کے معماروں کی بہبود ہے لہٰذا ان کی ذہنی، جسمانی، تعلیمی، تفریحی اور سماجی تربیت کا انتظام بہت ضروری ہے۔اقوام متحدہ کی تعریف کے مطابق 12 سے 25 سال کی درمیانی عمر کے حامل افراد نوجوان کہلاتے ہیں۔مگر ہر ملک میں اس کا تعین مختلف ہوتا ہے اور وہ قانونی اور ثقافتی ماحول کی مناسبت سے افراد کو بالغ اور نوجوان سمجھتے ہیں۔

بہر حال ایک فرد کی وہ مخصوص عمر جس میں وہ توانا تعمیراتی سوچ کا مالک ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ذہنی طور پر ناپختہ اور زمانے کے حالات کے بارے میں ناپختہ ہوتا ہے۔ نوجوان کہلاتا ہے۔ کیونکہ نوجوان کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس لئے ان کی بہبود پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ یہ طبقہ ملک کی ترقی میں اپنا کردار جانفشانی، ایمانداری اور لگن کے ساتھ ادا کر سکے۔اگر نوجوانوں کی توانائیوں اور جذبوں کو تعمیری مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے تو یہ ان میں معاشرے کو نقصان پہنچانے اور تخریبی کاروائیوں کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔نوجوان والدین اور اساتذہ کی رہنمائی کے فقدان اور فرصت کے لمحات میں تعمیری سرگرمیوں کے عدم انعقاد کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں کی نشوونما میں ناکام ہو رہے ہوتے ہیں۔بہبودی نوجوانان انہیں تعمیری سوچ اور مواقع فراہم کرتی ہے اس کے علاوہ توانائیوں کو منظّم کر کے ان میں مثبت تبدیلیاں لاتی ہے۔یہ سماجی بہبود کا ایسا میدان عمل ہے جو نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں فرصت کے لمحات گزارنے اور فنی تربیت کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

## بہبودی نوجوانوں کے مقاصد حسب ذیل ہیں

(1) انہیں ایسے مواقع فراہم کرنا جوان کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔

2- نوجوانوں، والدین اور اساتذہ کے تعلقات کو بہتر بنانا تاکہ ان میں ذہنی ہم آہنگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پیدا ہوسکے۔

3- تعمیری تفریحی سرگرمیوں کو منظّم کرنا تا کہ وہ اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرسکیں۔

4- نوجوانوں میں تخریبی سرگرمیوں اور سماجی برائیوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنا۔

5- نوجوانوں میں محنت کی عظمت کا شعور، خدمت خلق کا جذبہ، اتحاد و تعاون اور وقت کی قدر و منزلت کو اُجاگر کرنا۔

6- نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنا اور انہیں معاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کے لئے تیار کرنا۔

# نوجوانوں کے مسائل

## 1- تعلیمی اداروں کا فقدان

پاکستان میں نا صرف تعلیمی ادارے کم ہیں بلکہ ان میں طلبا کو بہت سی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں۔ جن میں رہائش اور ٹرانسپورٹ کے علاوہ لائبریری اساتذہ کی عدم دستیابی کلاس میں فرنیچر کی کمی وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی ادارے شہروں اور قصبوں تک محدود ہونے کی وجہ سے دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے طلبہ ان سے مستفید ہونے سے قاصر ہوتے ہیں۔ دیگر نصاب کا پرانا اور فرسودہ نصابِ تعلیم کی خامیاں، ناقص نظام، عدم دلچسپی، ایسے عوامل نوجوانوں کے مسائل میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں۔

## 2- تعمیری تفریحی سرگرمیوں کا فقدان

سکولوں میں تعمیری، تعلیمی، تفریحی سرگرمیوں کا فقدان انہیں غیر اخلاقی ادب اور Cinema گھروں کی غیر معیاری فلمیں دیکھنے کی طرف راغب کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی کھیلوں اور تفریح کو باقاعدہ طور پر نہ تو منظّم کیا ہے اور نہ نوجوانوں کے پیشِ نظر عام طبقے کے لئے سہولتیں مہیا کی جارہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 3- بے روزگاری

فرسودہ نظامِ تعلیم کے باعث نوجوانوں کی اکثریت بے روزگاری کا شکار ہے۔ معاشرہ میں رشوت اور سفارش عام ہے۔ جس نے اہل نوجوانوں کو مزید ذہنی اذیت اور Depression کا شکار کردیا ہے۔ یہ دلبرداشتہ نوجوان معاشرہ کی سنگدلی کا نشانہ بننے کے بعد اس کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات خاندان کو مزید مسائل سے دوچار کردیتے ہیں۔

## 4- بے راہ روی

غیر معیاری ادب، فحش فلمیں، بے راہ روی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ انتشار کا شکار ہو رہا ہے۔ زوال پذیر سماجی روایات، اربابِ اقتدار کی بے حسی جرائم پیشہ افراد کا معاشرہ اور حکومت پر دباؤ نوجوانوں میں جرائم اور اخلاقی گراوٹ کا سبب بن رہا ہے۔

## 5- معاشرتی عدم مطابقت

نوجوانوں میں والدین اور اساتذہ سے دوری معاشرتی عدم مطابقت اور بغاوت کے جذبے کو فروغ دے رہی ہے۔ والدین بچوں کے مسائل اور ضروریات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مضامین کا انتخاب ہو یا پیشہ کا یا پھر شادی کا فیصلہ نوجوانوں کی رائے کو ناتجربہ کاری اور عاقبت نااندیشی سمجھ کر ردّ کردیا جاتا ہے۔ یہ رویہ نوجوانوں کی اپنے ماحول میں عدم مطابقت کا سبب بھی بن رہا ہے۔

## 6- منشیات کا استعمال

زیادہ تر نوجوانوں کی نفسیاتی اور سماجی ضروریات اور خواہشات پوری نہیں ہو پاتی ہیں۔ مایوس اور محروم نوجوان سکون آور ادویات اور منشیات کا استعمال شروع کردیتے ہیں جوان کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی توانائیاں ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# نوجوانوں کے مسائل کا حل

## 1- فنی تعلیم کے ادارے

نوجوانوں کے لئے عام تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تربیت کے ادارے قائم کئے جائیں اور نظام تعلیم اس طرز پر بنایا جائے کہ وہ اپنی ذہنی استعداد اور انجام کی مناسبت سے سفینے کا انتخاب کر سکیں۔

## 2- بے روزگاری کا خاتمہ

بے روزگاری ختم کرنے کے لئے آزادانہ کاروبار اور روزگار کے لئے سہولتیں مہیا کی جائیں جس میں قرض کی فراہمی اور دیگر کاروباری معلومات فراہم کرنا شامل ہے۔

## 3- صحت مند تفریحی سرگرمیاں

تعلیمی اداروں میں صحت مند تفریحی سرگرمیوں اور جسمانی کھیلوں کا انعقاد تسلسل سے کیا جائے۔

## 4- سیاحت کو فروغ

حکومت سیاحت و تفریح کے فروغ کے لئے جامع پالیسی بنائے۔ تفریحی مقامات تک جانے کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ چلائی جائے اور نوجوانوں کے لئے Youth Hostles بنائے جائیں۔

## 5- جسمانی کھیلوں کا فروغ

حکومتی سطح پر جسمانی کھیلوں کو منظّم کیا جائے اور تمام افراد کی ان تک رسائی ہو۔

## 6- ذرائع ابلاغ پر کنٹرول

ذرائع ابلاغ، ادب اور فلموں پر سنسر شپ کی پالیسی سخت کی جائے تاکہ جرائم کو روکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جا سکے۔

## 7- والدین اور اساتذہ کی تربیت

والدین اور استاد کے لئے تربیتی کلاسں کا انعقاد کیا جائے تاکہ جدید دور کی ضروریات کے مطابق ان کے خیالات اور رویوں میں مثبت تبدیلیاں لائی جاسکیں۔

## 8- فلاحی اداروں کا قیام

فلاحی ادارے قائم کئے جائیں تاکہ سماجی کارکن نوجوانوں کے لئے منظّم فلاحی سرگرمیوں کا انعقاد کرسکیں۔

## 9- غیر نصابی سرگرمیوں کا فروغ

تعلیمی اداروں میں N.C.C اور Scouting کے پروگراموں کا اجراح منظّم طریقے سے کیا جائے۔ جن میں طالبعلموں کی دلچسپی کو برقرار رکھا جائے تاکہ ان کی شخصیت کی بہتر نشو ونما ہوسکے۔

## 10- کرپشن کا خاتمہ

انتظامیہ عدلیہ اور مقنّنہ میں قابل اور ایماندار افراد بھرتی کئے جائیں تاکہ جرائم کی حوصلہ شکنی ہوسکے۔ رشوت جیسی خامیوں کو دور کرنے کے لئے قوانین بنائے جائیں تاکہ نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو روکا جاسکے۔

## پاکستان میں نوجوانوں کی بہبود کیلئے رضا کار سماجی ادارے

(i) اسلامی جمعیت طلبہ
(ii) مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن
(iii) انجمن طلباء اسلام
(iv) قائداعظم سٹوڈنٹس فیڈریشن
(v) استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(vi) اپوا۔ یوتھ ونگ

(vii) ینگ من کرسچن ایسوسی ایشن

(viii) یوتھ فرنٹ

(ix) ینگ مسلم ایسوسی ایشن

(x) پاکستان کریسنٹ یوتھ آرگنائزیشن وغیرہ وغیرہ

# بہبودی نسواں / عورتوں کی بہبود

بہبودی نسواں سے مراد عورتوں کو وہ تمام مواقع اور سہولتیں بہم پہنچانا ہے جو ان کی صلاحیتوں کی نشو ونما اور متوازن شخصیت کی تعمیر کیلئے ضروری ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد اپنی معاشرتی ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل بنانا اور معاشرہ میں ان کی عزت و وقار اور مساوی حیثیت کو تسلیم کروانا اور برقرار رکھنا ہے۔

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی اکثریت بہت سے سماجی، معاشی اور قانونی مسائل کا شکار ہے۔ کم پیداواری صلاحیت، معیار صحت، جہالت، معاشی انحصار اور معاشرتی اقدار وروایات ان کی حالت کو خراب سے خراب تر کر رہی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں آبادی کا 50% سے زیادہ حصہ ہونے کے باوجود ملکی ترقی میں اُن کے کردار کی نفی کر کے ان کی انفرادی، صلاحیتوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ عورت کو جسے بچے کی ابتدائی پرورش اور خاندان کی عزت اور خوشحالی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اور وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے سلسلے میں اپنی جسمانی، ذہنی صلاحیتوں کی نشو ونما کے لئے خاص توجہ کی مستحق ہے۔ خواتین کے اہم کردار کے پیش یہ نظر ضروری ہو جاتا ہے کہ ان کے بڑھتے ہوئے مسائل کا فوری ازالہ کیا جائے۔

بہر حال بہبودی نسواں کا مقصد عورتوں کے مسائل کے ازالہ کے لئے اقدامات کرنا، ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کی نشو ونما کرنا اور انہیں ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنانا ہے تا کہ ہماری یہ نصف آبادی بھی اپنی بہترین پیداواری صلاحیتیں استعمال کر کے ملک کی ترقی کی راہیں استوار کرنے میں اپنا حصہ ڈال سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عورتوں کو درپیش مسائل

## 1- جنس میں فرق

پاکستان میں عورتوں کو دوسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا ہے جہاں وہ دن میں 18 گھنٹے مصروف رہتی ہیں مگر اس کے باوجود معاشی ترقی میں ان کے کردار کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ معاشرہ میں تمام تر معاشی کردار کے باوجود مرد کی دست نگر ہے۔ اس کے حقوق مختلف رواجوں اور روایات کے نام پر پامال کیے جاتے ہیں اور قوانین اس کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہیں۔

## 2- تعلیمی مسائل

تعلیمی لحاظ سے عورتیں مردوں کے مقابلے میں پیچھے ہیں۔ عام طور پر دلیل دی جاتی ہے کہ عورتوں پر چونکہ معاشی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اس لئے تعلیم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ جبکہ خواتین آبادی کا نصف سے زائد حصہ ہیں۔ اور قومی ترقی میں ان کا اہم کردار ہے اس کے علاوہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی ان کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔

## 3- صحت سے متعلقہ مسائل

پاکستان میں خاص طور پر عورتوں کے لئے صحت کی سہولتیں ناکافی ہیں۔ دیہاتوں میں ہسپتال اور زچہ بچہ کے مراکز کم ہیں۔ غیر متوازن اور ناکافی خوراک، کم عمری میں شادی، گھریلو کاموں کا بوجھ، بچوں کی متواتر پیدائش، دوران حمل ضروری نگہداشت کی کمی، غیر تربیت یافتہ دائیاں اور بعض اوقات گھریلو لاپروائیاں ان کے لئے بہت سے ذہنی وجسمانی مسائل پیدا کرنے کا موجب بن رہی ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر عورتوں کی شرح اموات مردوں کی نسبت خاصی زیادہ ہے۔

## 4- بے روزگاری

پاکستانی قانون عورتوں کو ملازمت کے مساوی حقوق دیتا ہے۔ مگر سماجی نظام اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تعصب انہیں بہت سے شعبوں اور پیشوں کو اختیار کرنے کی راہ میں حائل ہے۔خواتین کی اکثریت ان پڑھ اور غیر تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے غیر فعال ہے جبکہ پڑھی لکھی خواتین بھی بے روزگاری کا شکار ہیں۔ کیونکہ چند مخصوص پیشوں کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ صورتحال ہونے کے باعث وہ معاشی طور پر خودمختار نہیں ہوتیں اور مردوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔جس سے ان کے سماجی مقام میں بھی کمی آتی ہے۔

## 5- عدم تحفظ

اسلامی معاشرہ ہونے کے باوجود پاکستان میں آج بھی عورت عدم تحفظ کا شکار ہے اس کی عزت کہیں بھی محفوظ نہیں۔عدم تحفظ کی شکار عورت ملکی ترقی میں کوئی فعال کردار ادا نہیں کرسکتی ہے۔

## 6- فرسودہ رسم ورواج

ہندوؤں کے ساتھ برس ہا برس رہنے کی وجہ سے ہمارے معاشرے نے بہت سے فرسودہ رسم ورواج بنالئے ہیں عورت پیدا ہوتے ہی والدین پر بوجھ سمجھی جاتی ہے۔ ناکافی خوراک اور والدین کی عدم توجہ کا شکار ہوتی ہیں۔ جوان ہوتے ہی والدین کی عزت اور خوشی پر بھینٹ چڑھادی جاتی ہیں۔اسلام میں عورت سے اجازت لینا واضح احکامات میں شامل ہے۔لیکن ہمارے ہاں عورت وٹہ سٹہ، بے جوڑ شادی اور بچپن کی شادی کے باعث مسائل کی چکی میں پستی ہے۔ بیوہ اور طلاق یافتہ ہونے پر بے سہارا اور لاوارث ہوجاتی ہے جس کو نہ تو دوسری شادی کرنے کا حق دیا جاتا ہےاور نہ ہی کفالت کی ذمہ داری پوری کی جاتی ہے جہیز کی رسم نے پاکستانی مسلمان عورت کو معاشرتی بے حسی کا شکار بنادیا ہے۔

## 7- تفریحی مسائل

پاکستانی عورت تفریحی سہولتوں سے بھی محروم ہے۔ دیہات میں عورت کی تفریح کا تصور بھی موجود نہیں۔عورت کو چادر اور چاردیواری کے تصور کے تحت عام طور پر قید کردیا جاتا ہے۔تفریحی سہولتوں کی کمی ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما اور متوازن شخصیت کی تکمیل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اہم رکاوٹ ہے۔

## 8- جہیز کی رسم

اس رسم کے تحت بھی عورت کا استحصال ہو رہا ہے۔ جہیز نہ ہونے کی وجہ سے لڑکیاں شادی نہیں کر پاتیں یا پھر کم جہیز لے جانے کی وجہ سے ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ عام طور پر زیادہ جہیز کو پائیدار شادی کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ جس سے عورت کی حیثیت ثانوی ہو جاتی ہے۔

## 9- وراثت

اسلامی طریقہ کے مطابق عورت کو جائیداد میں حصہ ملنا چاہیے مگر ہمارے ہاں مختلف بہانوں کی وجہ سے اسے اس حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جس سے مختلف عوتوں کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ والدین کی جائیداد پر بیٹوں کا حق سمجھا جاتا ہے۔ وراثت کی تقسیم میں عدم مساوات اس کی معاشی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

## 10- عصمت فروشی

یہ ایک بہت سنجیدہ مسئلہ ہے جس کے اوپر ضروری توجہ نہیں دی جاتی۔ جنسی عدم تعلیم کی وجہ سے نوجوان تباہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ غلط کاری بڑھ رہی ہے۔ عورتوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ عصمت فروشی میں پھنسا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے معاشرہ میں عورت کو عام طور پر جنسی ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

# عورتوں کو درپیش مسائل کا حل

1- بچیوں کی تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں سکولوں کی تعداد بڑھائی جانی چاہیے۔

2- بچیوں کیلئے خصوصی نصاب مرتب کیا جائے جن میں امور خانہ داری، حفظان صحت اور پرورش اطفال جیسے مضامین شامل کئے جائیں تا کہ مستقبل میں ذمہ داریاں بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طور سے ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

3- والدین کو بچیوں کی تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

4- اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ عورتوں سے متعلقہ حقوق وفرائض سے عام آدمی آگاہ ہو سکے اور اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ سے مدد لی جائے۔

5- عورتوں کے حقوق کے متعلقہ قوانین کی مناسب تشہیر کی جائے اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں۔

6- عورتوں کے لئے تفریحی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تفریحی مقامات اور Cinema گھروں میں عورتوں کے لئے دن اور اوقات مخصوص کئے جاسکتے ہیں۔

7- عورتوں کے لئے فنی تربیت کے ادارے کھولے جائیں اور ان میں گھریلو صنعتیں یا کم وسائل سے چلنے والی صنعتوں کے بارے میں مواقع فراہم کئے جائیں۔

8- جہیز اور شادی کے اخراجات کے سلسلے میں بنائے گئے قوانین پر عمل درآمد کروایا جائے۔

9- بیوہ اور طلاق یافتہ خواتین کی دوسری شادی کیلئے اسلامی تعلیمات کی تشہیر کی جائے۔

10- لاوارث بے سہارا اور معذور خواتین کے لئے فلاحی ادارے کھولے جائیں جوان کی تربیت اور معاشرے میں بحالی کے لئے خدمات انجام دیں۔

11- عورتوں کو معاشی طور پر خود کفیل کرنے کے لئے روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں اور آسان شرائط پر قرضے فراہم کئے جائیں۔

12- خواتین کے لئے تعلیم الصحت سے متعلق تربیتی کورسز کا انعقاد کیا جائے تاکہ وہ اپنے اور گھر والوں کے معیار صحت کو بہتر بنا سکیں۔

13- عورتوں کے لئے طبی مراکز اور زچہ بچہ کے مراکز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور غیر تربیت یافتہ دائیوں کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

# پاکستان میں بہبودی نسواں کے ادارے

پاکستان میں بہبودی نسواں کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



درجہ ذیل ہے۔

1- دارالامان

ایسی خواتین جو گھروں سے بھاگی ہوئی ہوں یا اغواء شدہ ہوں اور عدالت میں ان کے مقدمات زیر سماعت ہوں تو عدالتی کاروائی کے دوران عدالت کی طرف سے بھیجی گئی ایسی تمام خواتین کے لئے بنائے گئے ان اداروں میں ان کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کی تعلیم اور تفریحی سہولتیں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ مقدمے کے فیصلے کے بعد اگر عدالت مناسب سمجھے تو سماجی کارکن ایسی خواتین کی شادی کا بندوبست بھی کرواتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں دارالامان کام کر رہے ہیں۔

2- دارالفلاح

ایسی بیوہ اور بے سہارا خواتین جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں۔ انہیں اس ادارے میں ایک سال تک کے لئے رکھا جاتا ہے اور اس دوران انہیں فنی تربیت دے کر اپنے لئے روزی کمانے کے قابل بنایا جاتا ہے جبکہ ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت، رہائش اور خوراک کا خرچہ بھی حکومت برداشت کرتی ہے۔ عموماً ایک سال کے عرصہ میں یہ عورتیں اپنے بچوں کی کفالت کرنے کے قابل ہو جاتی ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے وہ اس عرصہ میں اپنے لیے روزی کمانے کے قابل نہیں ہوتی تو پھر ادارے کے انتظامی بورڈ کی اجازت کے بعد اس کی رہائش کا عرصہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں ایسے اداروں کی تعداد چھ ہے جو بیوہ اور بے سہار خواتین اور ان کے بچوں کی معاشرہ میں بحالی کے لئے اپنا کردار بہت موثر انداز میں ادا کر رہے ہیں۔

3- کاشانہ

صوبہ پنجاب میں دو ادارے ایسی بے سہارا، ضرورت مند بیوہ عورتوں کے لئے کام کر رہے ہیں جو تنہا ہوتی ہیں۔ ان اداروں میں ان کی تعلیم و تربیت، تفریح اور معاشرہ میں بحالی کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 4- صنعت زار

صوبائی حکومت کے تحت ضلع کی سطح پر 33 صنعت زار بنائے گئے ہیں۔ جو عورتوں کو مختلف شعبوں میں تربیت کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ ان میں غریب عورتوں کو نہ صرف مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں بلکہ ان کو آرڈر پر کام بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

## 5- دستکاری سکول

صوبائی حکومت کے تحت صرف صوبہ پنجاب میں 1050 مقامی دستکاری سکول بنائے گئے ہیں جو عورتوں کو دستکاری کا ہنر سکھاتے اور انہیں گھر بیٹھے روزی کمانے کے قابل بنا رہے ہیں۔

## 6- ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ہوسٹل

صوبائی حکومت کے تحت ملازمت پیشہ خواتین کے لئے آٹھ ہاسٹل قائم ہیں جہاں پر ملازمت پیشہ خواتین کو طعام و قیام کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔

## 7- جہیز فنڈ

حکومتِ پاکستان نے 89-1988ء میں غریب لڑکیوں کی شادی کے لئے جہیز فنڈ قائم کیا تھا۔ پنجاب ڈائریکٹوریٹ آف سوشل ویلفیئر مقامی کمیٹیوں کے ذریعے غریب والدین کو ان کی بیٹیوں کی شادی کے سلسلہ میں مخصوص رقم و اشیاء جہیز کے طور پر مہیا کرتے ہیں۔ 92-1991ء میں اس فنڈ کو بیت المال میں شامل کر دیا گیا تاکہ زکوٰۃ کی رقم سے بھی اس مزید موثر بنایا جا سکے۔ بیت المال اپنے کل فنڈز کا 15% اس مد میں خرچ کر کے ضرورت مند والدین کی مشکلات کا ازالہ کرتا ہے۔

## 8- قرض حسنہ سکیم

حکومتِ پاکستان نے بیت المال کے ذریعے ہنر مند، بے وسیلہ، بیواؤں کے لئے 30,000 روپیہ کا بلا سود قرض دینے کی سکیم کا اجراء 92-1991ء میں کیا۔ اس قرض سے بے سہارا خواتین چھوٹے پیمانے پر کاروبار کر کے اپنے خاندان کی کفیل بن سکتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



30,000 روپیہ ضلعی بیت المال کمیٹی جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے جبکہ اس سے زائد رقم کے لئے سفارشات ضلعی کمیٹی پنجاب بیت المال کونسل کو بھیجتی ہے۔ ہر سال بیت المال اپنے فنڈز کا 25% ان ضرورت منداور بے روزگار بیواؤں کی امداد کے لئے بلاسود قرضہ کی مد میں خرچ کرتا ہے۔

9- رضا کارادارے

عورتوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں رضا کارادارے بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

O ان میں اپوا کا نام سرفہرست ہے جو بیگم رعنا لیاقت علی خان کی سرپرستی میں 1948ء میں قائم ہوا۔ ابتداء میں مہاجر خواتین کے مسائل پر توجہ دینے والے اس ادارے نے اب ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ اس کے تحت 91-1990ء تک 40 پرائمری سکول، 13 ثانوی سکول، 83 دستکاری سنٹر، 170 ٹیکنیکل ادارے، 42 زچہ و بچہ مراکز، 26 کلینک، 39 تعلیم بالغان سنٹر اور 20 ڈے کیئر سنٹر کام کر رہے تھے۔

O فیڈریشن آف بزنس اینڈ پروفیشنل ویمن 1954ء میں قائم ہوئی تھی۔ یہ ادارہ بھی عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے بہت فعال کردار ادا کرتا رہا ہے۔ پریشر گروپ کے طور پر منظّم ہونے والی یہ خواتین اب ملازمت پیشہ خواتین کے ہاسٹل، ڈے کیئر سنٹر، زچہ و بچہ مراکز، فیملی پلاننگ سینٹر اور بہت سے دستکاری سکول چلا رہا ہے۔ پاکستان میں ملازمت پیشہ خواتین کی پہلی تنظیم تھی جس نے معاشی ترقی میں عورتوں کی خدمات کو حکومتی سطح پر تسلیم کروانے کے لئے جدوجہد کی۔

O ان کے علاوہ مقامی سطح پر بہت سے رضا کارادارے عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں وسرگرم عمل ہیں۔

## بہبودی نسواں کیلئے چند تجاویز

(i) تعلیمی سہولتوں میں اضافہ

لڑکیوں کی تعلیم کے لئے موجودہ تعلیمی سہولتوں میں توسیع کی جائے اور لڑکیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سکولوں کی تعداد میں ان کی ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جائے۔ نیز کم از کم ٹڈل تک تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

(ii) مذہبی تعلیم کا انتظام

لڑکیوں کے سکول میں مذہبی تعلیم کا خصوصی انتظام کیا جائے۔ نیز خواتین کو گھروں میں بھی دینی تعلیم پر توجہ دینے پر آمادہ کیا جائے۔

(iii) زچہ و بچہ کی بہبود کے مراکز میں اضافہ

زچہ و بچہ کی نگہداشت اور طبی امداد کے مراکز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ خواتین کو اپنی صحت وصفائی اور بچے کی پرورش کے لئے ضروری معلومات فراہم کی جائیں۔

(iv) تفریحی مراکز میں اضافہ

خواتین کے لئے تفریحی مراکز کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جانا چاہیے۔ دیہی خواتین کو چونکہ تفریح کے مواقع بالکل نہیں ملتے لہٰذا وہاں دستکاری، عام سکولوں یا دیگر مراکز میں نعت خوانی، محفلِ میلاد اور اسی قسم کے اجتماعات وقتاً فوقتاً منعقد کرائے جانے چاہیں۔

(v) ان ڈور کھیلوں کا انعقاد

خواتین کے لئے سکولوں اور کالجوں میں ان ڈور گیمز کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں حکومت مناسب مالی وسائل کے ذریعے سہولتیں بہم پہنچا سکتی ہے۔

(vi) فرسودہ رسومات کا خاتمہ

سماجی اداروں کے تعاون اور ذرائع ابلاغ کے توسط سے لوگوں کو جہیز پر غیر ضروری صرفہ اور نمائش سے منع کیا جائے۔ جہیز کے سلسلے میں سرکاری اقدامات اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ بچوں کی پیدائش، عقیقہ، سالگرہ، بزرگوں کے حج پر آنے یا جانے اور عمر رسیدہ افراد کی موت پر تقریبات کے انعقاد اور بے جا خرچ کو ممنوع قرار دیا جائے۔ ان رسومات پر روپیہ بہانے کی بجائے خواتین کی تعلیم و تربیت پر خرچ کیا جاتا ہے اس کے علاوہ سماجی برائیوں کے انسداد کی مہم میں فرسودہ رسومات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کے بارے میں لوگوں کے روّیہ کو بدلنے کے لئے خصوصی توجہ دی جائے۔اور محکمہ سماجی بہبود کے کارکنان اس سلسلہ میں مناسب رہنمائی کریں۔نیز تمام ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو،ٹی وی اوراخبارات کے ذریعے ان برائیوں کوختم کرنے کیلئے وسیع پیمانے پرمہم چلائی جائے۔نیشنل سنٹرز کوبھی اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے۔اورجس قدر ممکن ہوسکے لٹریچر تیارکر کے عوام تک پہنچایا جائے۔

## (vii) خصوصی خدمات کی فراہمی

بیوہ خواتین کے نکاح ثانی کے لئے فضا ہموار کی جائے اور بیوگان کیساتھ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سلوک کیا جائے۔مطلقہ خواتین کو قانونی اور سماجی پیچیدگیوں سے چھٹکارا دلانے کے لئے قانونی اورسماجی تحفظ مہیا کیا جائے۔

# بہبودیٔ مزدوراں

صنعت وحرفت قوم کی ترقی میں اہم کرداراداکرتی ہے۔اتنی اہمیت ہونے کے باوجود اس شعبے میں کئی مسائل نظرآتے ہیں۔صنعتی ترقی نے معاشرے کودوحصوں میں تقسیم کردیا ہے۔سرمایہ داراورمزدورطبقہ۔کسی بھی ملک کی ترقی میں مزدوراہم کرداراداکرتے ہیں۔

ضرورت اس امرکی ہے کہ درپیش مسائل کا جائزہ لے کران کودورکیا جائے تا کہ کارکردگی میں اضافہ کی بدولت معاشی ترقی ممکن ہوسکے۔

مزدوروں کی فلاح سے مراد ان سہولیات کو پیدا کرنا ہے جومزدوروں کی کارکردگی اورمعیار زندگی بڑھانے کیلئے ضروری ہیں۔تعریف کے مطابق Labour Welfare سے مراد

''وہ اقدامات ہیں جوحکومت قوانین کی شکل میں مزدوروں کے لئے کرتی ہے۔''

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ Labour میں وہ تمام سہولتیں شامل ہیں جوحکومت اور صنعتکارمزدوروں کی فلاح وبہبود کے لئے مہیا کریں۔یہ تمام سہولتیں مزدوران کے خاندان کی خوش حالی کے لئے ضروری ہیں۔ان کا مزدوروں کی کارکردگی پرخوشگواراثرپڑتا ہے۔ اورساتھ ہی کام کرنے کی لگن پیدا ہوجاتی ہے۔جومزدوراورصنعتکاردونوں کے مفاد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ جب مزدور صحت مند ہوں گے تو ان کی کارکردگی بڑھ جائے گی جس سے صنعتکاروں کو فائدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ باہمی تنازعات ختم ہو جائیں گے۔ خوشگوار ماحول، قومی پیداوار کے لئے ضروری ہے۔ اس سے ملک کو بھی فائدہ ہوگا۔ ہماری قومی آمدنی بڑھ جائے گی اور بے روزگاری کم ہو جائے گی۔

# پاکستان میں مزدوروں کے مسائل

## 1- کم اجرت

پاکستان میں مزدوروں کو معاوضہ کم ملتا ہے۔ زیادہ کام کے باوجود کم اجرت ملتی ہے۔

## 2- سماجی عدم تحفظ

مزدوروں کے بے کار، بیمار یا حادثہ کی صورت میں سماجی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اس کے علاوہ معاشی تحفظ نہیں دیا جاتا۔ تنخواہ قلیل دیتے ہیں یا روک لیتے ہیں۔

## 3- استعدار کار کی کمی

مزدوروں میں صحت سے متعلق اور زندگی کے دیگر مسائل کی وجہ سے، خوراک کی کمی اور طبی سہولتوں کے فقدان اس کے علاوہ تفریحی مواقع کی کمی کی وجہ سے استعداد کار کم ہو جاتی ہے۔

## 4- تربیت کی کمی

مزدور جدید فنی اور تکنیکی علوم کی کمی کی وجہ سے جدید مشینیں استعمال نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے مزدوروں کو جسمانی مشقت زیادہ کرنا پڑتی ہے۔

## 5- ماحولیاتی آلودگی

کیمیکل بنانے والی اور دیگر فیکٹریاں جہاں پر کیمیکل خام مال کی صورت میں استعمال ہوتا ہے وہاں پر مزدوروں کو ماحولیاتی آلودگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حفاظتی تدابیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جیسے ماسک وغیرہ استعمال نہیں کی جاتیں جس سے مزدوروں کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔

### 6- مختلف حادثات

حفاظتی تدابیر کے بغیر کام کرنے کی وجہ سے مزدور مختلف معذوریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

### 7- شرائط ملازمت

مزدوروں کی تنخواہیں کم ہیں۔شرائط ملازمت مزدور کے حق میں نہیں ہیں۔ ملازمتیں نہیں ملتی اگر ملتی ہیں تو وہ مستقل نہیں ہوتیں۔ مالک جب چاہے نکال دیتے ہیں۔ بڑی فیکٹریوں میں مزدور انجمنوں کی غیر تسلی بخش کارکردگی اور اتحاد کی کمی کی وجہ سے لیڈر بک جاتے ہیں۔اس کے علاوہ مالک بھی سخت رویہ رکھتے ہیں۔

### 9- ٹرانسپورٹ کا مسئلہ

مزدور دور دراز سے آتے آتے تھک جاتے ہیں۔کرائیوں کا مسئلہ ہے جس سے مالی بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

### 10- اوقات کار

مالک مزدوروں سے 8 گھنٹے سے زیادہ کام کرواتے ہیں۔دفتری اوقات کے بعد نجی کام لئے جاتے ہیں لیکن معاشی مجبوریوں کی وجہ سے آواز بلند نہیں کر سکتے۔

## مسائل کا حل

☆ مزدوروں کی زندگی کی بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنا چاہیے۔

☆ کارخانوں میں Labour Worker کا تقرر ہونا چاہیے جو مزدوروں کی راہنمائی کرے۔

☆ مزدوروں کی خوراک، رہائش اور ٹرانسپورٹ مخصوص ہونی چاہیے جس سے مزدوروں اور صنعتکاروں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم ہو سکتے ہیں۔

☆ کام کرنے والی جگہوں کے نزدیک رہائش کا بندوبست ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ مزدوروں کی لائف انشورنس کا بندوبست ہونا چاہیے۔

☆ سوشل سیکورٹی کے طریقہ کار کو آسان بنانا چاہیے۔

☆ ماحولیاتی آلودگی کم کر کے مزدوروں کی صحت بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

☆ حادثات میں کمی کے لئے مناسب حفاظتی تدابیر اختیار کی جانی چاہیں۔

## بہبودئ جسمانی معذوراں

بہبودی جسمانی معذرواں سے مراد ایسی تمام خدمات اور سہولتیں ہیں جو ایسے افراد کو مہیا کی جاتی ہیں جو کسی جسمانی نقص کی وجہ سے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے سے قاصر ہوں۔ان کے ذریعے انہیں اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہیں کہ وہ اپنے روزمرہ کے کام خود کرنے کے قابل ہوسکیں اور معاشرہ اور خاندان پر بوجھ بننے کی بجائے اپنی روزی خود کما کر اپنی ذمہ داری خود اٹھانے کے قابل بھی بن جائیں۔

## جسمانی معذوروں کے مسائل

### 1- تعلیمی مسائل

پاکستان میں جسمانی معذور افراد کے لئے تعلیمی ادارے نہ صرف قلیل ہیں بلکہ صرف بڑے شہروں تک محدود ہیں جبکہ اکثریت دیہات میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے ایسے اداروں سے مستفید ہونے سے قاصر ہے۔جہالت کی وجہ سے لوگ ان بچوں کے لئے تعلیم وتربیت کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہیں۔اس لئے والدین کی اکثریت معذور بچوں کو ایسے محنت طلب کام پر لگوا کر معاشی فائدہ اُٹھاتی ہے مگر ان کی تعلیم سے غفلت برت کر ان کے مستقبل کو تاریک بنا رہے ہیں۔

### 2- طبی مسائل

معاشرے میں متعدی امراض کی بہتات،طبی سہولتوں کا فقدان،فضائی آلودگی، غیر معیاری اورجعلی ادویات،عطائیوں،غیر تربیت یافتہ دائیوں کے ساتھ ڈاکٹروں کی غفلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور لا پرواہی معذوری کے مسئلے کو سنگین بنا رہی ہے۔طبی سہولتوں میں کمی کی وجہ سے معذور افراد کی مقدار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

## 3- روزگار کا مسئلہ

پاکستان میں روزگار کا مسئلہ خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ایسی صورت میں جبکہ تندرست اور نارمل افرد کم تنخواہ پر کام کرنے کے لئے با آسانی مل سکتے ہیں جسمانی معذور افراد پر بہت سی ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں اور قابلیتوں پر اعتبار نہیں کیا جاتا یہی وجہ ہے کہ جسمانی معذوروں کی اکثریت بے روزگاری کا شکار ہے۔1981ء کے Ordinance کے تحت ایک فیصد کوٹہ رکھا گیا تھا لیکن اس پر پوری طرح عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔

## 4- ٹرانسپورٹ کا مسئلہ

ہمارے ہاں ٹرانسپورٹ کے نظام میں بہت سی خرابیوں کی وجہ سے معذور افراد کو دشواریوں کا سامنا ہے۔

## 5- عدم تحفظ

ہمارے معاشرے میں زوال پذیر معاشرتی اقدار میں جسمانی معذور افراد میں بھی عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔خاص طور پر معذور بچیاں گھر سے باہر نکلنے اور ملازمت کرتے ہوئے خوف کا شکار ہیں۔دہشت گردی کے واقعات بڑھنے سے والدین اپنے معذور بچوں کو اداروں میں تربیت کے لئے بھیجنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔

## 6- فنی تربیت کا مسئلہ

ہر شعبے اور پیشے کی مخصوص تربیت کے لئے حامی افراد درکار ہوتے ہیں کیونکہ جسمانی معذور افراد کو چند پرانے شعبوں میں ہی تربیت فراہم کی جاتی ہے جن میں سے اکثر کی تعلیم و تربیت اب کم ہوگئی ہے۔مشینوں اور کمپیوٹر کی آمد نے روزگار کی نوعیت بدل دی ہے۔فنی تربیت کے مخصوص ذرائع اور کم سہولتیں ان میں عدم تحفظ پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### 7- تفریح کا مسئلہ

نارمل افراد کی نسبت جسمانی معذور افراد کے لئے تفریح کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ تفریح ان کے تفکرات اور احساس کمتری کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں ان افراد کے لئے سیر و تفریح کا کوئی معقول انتظام موجود نہیں۔

### 8- شادی کا مسئلہ

جسمانی معذور افراد سے بالخصوص خواتین سے کوئی بھی شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس کے باعث جذباتی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا رہتی ہیں یہ پریشانیاں انہیں نارمل زندگی گزارنے سے دور رکھتی ہیں۔

### 9- رہائش کا مسئلہ

معذور افراد کو بعض حالات میں والدین بھی بوجھ سمجھنے لگتے ہیں ایسے افراد کے لئے معقول رہائش موجود نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ ہوٹل، شاپنگ پلازہ اور مختلف بڑی عمارتوں میں ان لوگوں کے لئے آنے جانے کے علیحدہ راستے نہیں ہوتے جس سے ان کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

### 10- معاشرتی رویے

جسمانی معذور افراد دوسروں کے رویوں کے آئینے میں اپنی شخصیت کو دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے اردگرد رہنے والے افراد کے رویے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں معذوروں کے ساتھ افراد کے رویے منفی ہونے کی وجہ سے وہ احساس کمتری اور خود اعتمادی کی کمی کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہیں یا تو نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یا ہمدردی کی نظر سے، یہ چیزیں انہیں اصلیت پسند اور بے چارگی کا شکار بنا دیتی ہیں۔

## معذوری کی وجوہات

بحالی کے لئے اقدامات کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم معذوری کی وجوہات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جانیں اوراس کی روشنی میں انسدادی تدابیراورعلاج وبحالی کی تدابیراختیارکرسکتے ہیں۔

## وجوہات

1- معذوری کے بارے میں بنیادی علم کی کمی کی وجہ سے اس کے خلاف شعور پیدا نہیں ہوتا۔
2- حفاظتی ٹیکوں کے نہ لگوانے کی وجہ سے بچے معذوری کا شکار ہوجاتے ہیں۔
3- مہنگی ادویات کی وجہ سے والدین بچوں کا علاج نہیں کرواتے۔
4- حفظان صحت کے اصولوں سے بے خبری بھی ایک وجہ ہے۔
5- ٹریفک قوانین پرعمل درآمد نہ کرنے کی وجہ سے مختلف حادثات میں افراد معذور ہو جاتے ہیں۔
6- حاملہ خواتین کی کم علمی کی وجہ سے معذور بچے پیدا ہوتے ہیں۔
7- منشیات کا استعمال بھی معذوری میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔
8- طبی سہولتوں کی کمی بھی ایک بڑی وجہ ہے۔
9- مصنوعی اعضاء کی عدم دستیابی کی وجہ سے اوران کے مہنگے ہونے کی وجہ سے معذوری کو کم نہیں کیا جاسکتا۔
10- معذورافراد کی تعلیم وتربیت کا فقدان بھی وجوہات میں شامل ہے۔
11- روزمرہ کے معمولات کی ترتیب نہ دینے کی وجہ سے معذوری کا شکار رہتے ہیں۔
12- فیکٹریوں میں حفاظتی تدابیر کی کمی کی وجہ سے مختلف حادثات بھی معذوری کی وجہ بنتے ہیں۔
13- بحیثیت مسلمان ہمارے برے اعمال بھی اس کی وجہ بنتے ہیں۔
14- وراثتی طور پر بھی معذوری اگلی نسل کو منتقل ہوتی ہے۔
15- غیرتربیت یافتہ دائیاں بھی معذوری کی وجوہات میں شامل ہیں۔

## بحالی کی تدابیر

1- عوام کو معذوری کی وجوہات اورنوعیت بتانے کے ساتھ ساتھ معذوری سے بچنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لئے بھی تربیت فراہم کی جائے۔ اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2- معذوری کی روک تھام کے لئے حفاظتی ٹیکوں کے لئے ملک گیر مہم چلائی جائے۔

3- ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے اس کے علاوہ جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت تدابیر اختیار کی جائیں۔

4- لوگوں کو حفظان صحت کے اصولوں کے ساتھ ساتھ اردگرد کی صفائی کی اہمیت کے بارے میں شعور دیا جائے۔ ملک گیر سطح پر صفائی کی مہم چلائی جائے۔

5- ٹریفک قوانین کو سخت بنایا جائے اور خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزائیں دی جائیں۔

6- والدین کو بچوں کی غذائی ضروریات سے آگاہ کیا جائے۔ حاملہ خواتین کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ دائیوں کی تربیت کیلئے پروگرام شروع کیے جائے اور زیادہ سے زیادہ زچہ بچہ مراکز کھولے جائے۔

7- منشیات کی پیداوار اور فروخت کرنے کے علاوہ اس کاروبار سے منسلک افراد کے لئے سخت اقدامات کیے جائیں۔

8- طبی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے اور جسمانی معذوری میں کمی کے لئے مختلف طریقہ کار اپنائے جائیں۔

9- معذور افراد کیلئے مصنوعی اعضاء کی کم قیمت پر فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔

10- معذور افراد کی تعلیم و تربیت کے لئے فلاحی ادارے ملک بھر میں قائم کیے جائیں جہاں انہیں جدید فنی تربیت کے مواقع بھی فراہم کیے جائیں۔

11- جسمانی معذور بچوں اور افراد کو روزمرہ کے کام کرنے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی بھی تربیت دی جائے۔

12- معذور افراد کے لئے تفریحی سہولتیں منظّم کی جائیں۔

13- معذور افراد کی معاشرے میں بحالی کے لئے ضروری ہے کہ علاج کے بعد بھی ان سے رابطہ کیا جائے۔ اور ان سے متعلقہ افراد کے رویوں کو بدلنے کی کوشش کی جائے۔

14- معذور افراد کے لئے ہر سکول و کالج اور یونیورسٹی میں داخلے کے لئے اور مختلف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سرکاری محکموں میں ملازمت کے لئے کوٹہ مقرر ہونا چاہیے۔ اوران پر سختی سے عمل درآمد کروانا چاہیے۔

-15 معذور افراد کی آمدورفت کے لئے کرایہ میں معقول رعائت کی جائے اور خصوصی شعبوں کا انتظام کیا جائے۔

-16 معذوروں کے بارے میں تحقیق اور سروے کروانا چاہیے تاکہ جسمانی معذوروں کی تعداد ضروریات اور مسائل کا صحیح ادراک ممکن ہو سکے۔ ان اعداد و شمار کی روشنی میں مہیا کی جانے والی خدمات زیادہ سودمند رہیں گی۔

## پاکستان میں جسمانی معذوروں کی بہبود کے چند ادارے

### (i) نشیمن

بالغ جسمانی معذور لڑکے اور لڑکیوں کے لئے یہ ادارے چند بڑے بڑے شہروں میں کام کررہے ہیں۔ اس میں ان افراد کو تعلیمی، تفریحی اور فنی تربیت کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

### (ii) خصوصی تعلیم کے ادارے

مختلف جسمانی معذوریوں کی اقسام کے حوالے سے پاکستان میں مختلف قسم کے ادارے خدمات فراہم کررہے ہیں۔

پاکستان میں ایسے اداروں کی مجموعی تعداد 247 ہیں جن میں 62 ادارے ایسے ہیں جو کثیر المعذور قسم کے بچوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مجموعی 247 اداروں میں سے 41 ادارے وفاقی حکومت 89 ادارے صوبائی حکومت اور 117 ادارے غیر سرکاری تنظیموں کے تحت تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جبکہ ان اداروں میں سے متاثرہ سماعت معذور بچوں کے لئے 79 متاثرہ بصارت بچوں کے لئے 64 اور جسمانی معذور بچوں کے لئے 42 ادارے تمام صوبوں اور شمالی علاقہ جات و آزاد کشمیر میں کام کررہے ہیں۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تمام اداروں میں ان معذور بچوں کی صلاحیتوں کی مناسبت سے جدید آلات ونصاب کے مطابق تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم اور تفریح کے ذریعے بھی ان افراد کی صلاحیتوں کی نشوونما کر کے ان کی معاشرتی کارکردگی کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ افراد اپنی محرومیوں پر قابو پا کر بہترین انسان اور فعال شہری بن سکیں۔

## (iii) ادارہ برائے بحالی معذوراں

بحالی معذوراں کے ادارے صرف لاہور اور کراچی میں ہی مصروفِ عمل ہیں۔ ان اداروں میں جسمانی معذور افراد کے علاج کے لئے ہسپتال، مصنوعی اعضاء بنانے والی ورکشاپ، دستکاری یونٹ اور مختلف ہنر سکھانے والی ورکشاپ شامل ہیں۔ ان اداروں میں معذور افراد کی تمام ضرورتوں، علاج، تعلیم وتربیت اور بحالی کی سہولتیں فراہم ہیں۔

## (iv) نابینا افراد کے ادارے

پاکستان انجمن برائے نابینا افراد 1960ء میں قائم ہوئی۔ اور اب اس کی شاخیں چاروں صوبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اس انجمن نے نابینا افراد کی سرکاری ملازمت سے متعلق میڈیکل فٹنس کے قانون میں ترمیم کروانے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم وتربیت کے میدان میں بھی کافی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ جن میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کے تعاون سے بریل اور ٹاکنگ بکس کی فراہمی، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح پر ایسے تمام نابینا افراد کو تعلیم کی سہولتوں کی فراہمی اور ان کے روزگار سے متعلق مختلف مراعات کا حصول شامل ہے اس کے علاوہ تمام بڑے شہروں میں نابینا افراد کی بحالی کے لئے مراکز چلائے جارہے ہیں۔ جہاں ان افراد کو تمام بنیادی سہولتیں فراہم کر کے معاشرہ کا کار آمد رکن بنایا جارہا ہے۔

# بہبودئ ذہنی معذوراں

ذہنی معذوری سے مراد ایسے افراد ہیں جو پیدائشی طور پر یا کسی اور وجہ سے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے ہوں یا کسی دماغی مرض کا شکار ہو کر نارمل زندگی گزارنے اور روزمرہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معمولات انجام دینے سے قاصر ہوں۔ سائنسی ایجادات اور تیز رفتار سماجی تغیر انسانوں میں دماغی امراض میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں۔ شدید نوعیت کے دماغی امراض کے علاوہ شراب، جنوں وافسردگی اور مختلف اقسام کے خوف کے شکار انسانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے تمام افراد اور بچوں کو ان کی ذہنی استعداد کی مناسبت سے تربیت فراہم کی جاسکتی ہے تاکہ وہ والدین اور دوسرے افراد پر بوجھ بننے کی بجائے اپنے روزمرہ کے معمولات خود انجام دے سکیں۔

''بہبودی ذہنی معذوراں سے مراد وہ خدمات ہیں جو افراد کی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے تربیت کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ تعلیم علاج اور بحالی کے پروگراموں کے ذریعے ذہنی معذور افراد کی استعداد کار کو بڑھاتی اور نارمل زندگی سے قریب تر کرنے میں معاون راہنمائی کرتی ہیں۔''

## ذہنی معذوری کی وجوہات

1- والدین یا خاندان میں دماغی امراض کی موجودگی اگلی نسل میں بھی منتقل ہو جاتی ہے۔

2- غیر تربیت یافتہ دائیوں کی غفلت کا سبب دماغی چوٹ نوزائدہ بچے کو دماغی امراض میں مبتلا کر دیتی ہے۔

3- حادثات اور شدید صدمات انسان کے دماغی نظام کو متاثر کرتے ہیں۔

4- موجودہ معاشرے میں صنعتی ترقی، منتشر خاندانی نظام، مادہ پرستی اور بدلتے ہوئے سیاسی، ومعاشی حالات، کام کا دباؤ، غیر ضروری خواہشات انسانی ذہن پر گہرہ اثر مرتب کرتی ہیں۔

5- خاندان میں ہی لگاتار شادیوں کے سبب ذہنی معذور بچوں کی پیدائش کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

6- منشیات اور تیز ادویات کا استعمال انسانی ذہن کو متاثر کرتا ہے۔

7- والدین کی بے جا مار پیٹ بچہ کو ذہنی طور پر کم تر بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ خاوندوں کا بیویوں پر تشدد انہیں ذہنی الجھنوں کا شکار بناتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



8- مسلسل نا کامیاں اور ایک ہی قسم کے حالات سے بار بار گزرنا بھی انسان کو ذہنی دباؤ کا شکار بنا دیتا ہے۔

# ذہنی معذوروں کے ادارے

## (i) فاؤنٹین ہاؤس

یہ ادارہ خود مختار حیثیت سے صرف لاہور میں شیزوفرینیا (Schizophrenia) کے مریضوں کی تربیت اور بحالی کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس ادارے میں بچوں، عورتوں اور معمر افراد کیلئے الگ الگ یونٹ بنائے گئے ہیں۔ مسجد، ہال، کینٹین، کھیل کے میدان اور ڈسپلے سینٹر کے علاوہ مختلف ہنر سیکھنے کے یونٹ بھی کام کر رہے ہیں۔ جن میں وڈ ورک، پینٹنگ، ٹائپنگ، شارٹ ہینڈ، سلائی کڑھائی، کھلونا سازی اور میوزک کلاس شامل ہے اس کے علاوہ ایگروتھیرپی سینٹر فاروق آباد میں قائم کیا گیا ہے۔ ذہنی معذور افراد کو زرعی شعبے سے متعلق مختلف کام سکھائے جاتے ہیں۔ ان میں مرغیاں و جانور پالنا، فش فارم، کھیتی باڑی اور دیگر ہنر شامل ہیں۔ مذہبی تھیرپی کے تحت تمام مرد معذور افراد کو باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد اور چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے سکول بھی چلایا جا رہا ہے۔ ماہانہ اور سالانہ مذہبی، ثقافتی اور میوزیکل پروگراموں کے ذریعے ان معذور افراد کی صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے اس کے علاوہ ان میں ادبی ذوق وشوق کے پیش نظر ایک رسالہ بھی نکالا جاتا ہے جس میں یہ افراد اپنی ذہنی صلاحیتوں کی مناسبت سے مضمون، کہانیاں اور شعروشاعری شائع کرتے ہیں۔ اس ادارے میں ان افراد کی معاشرہ میں واپسی اور بحالی کے لئے جامع منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور بہت سے ممبران کو تندرست ہونے کے بعد اسی ادارے میں ملازمت دی جاتی ہے جبکہ بعض کے لئے ادارے سے باہر ملازمت کا انتظام کیا جاتا ہے۔

## (ii) خصوصی تعلیم کے ادارے

ذہنی پسماندہ افراد کے لئے خصوصی تعلیم کے تحت 39 ادارے پورے پاکستان میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 12 ادارے وفاقی حکومت کے تحت جبکہ 4 ادارے صوبائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حکومت اور 23 ادارے غیر سرکاری تنظیمیں چلا رہی ہیں۔ ان اداروں میں ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق بنیادی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ روزمرہ معمولات کی ادائیگی کے آسان طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں تاکہ یہ تمام افراد اپنی ذہنی پسماندگیوں کے باوجود اپنا بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہو جائیں۔

### (iii) دارالسکون

محکمہ سماجی بہبود کے تحت خفیف نوعیت کے بالغ ذہنی معذور افراد کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے اس ادارے میں انہیں طعام و قیام کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق فنی تربیت کے مواقع بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں ان کی واپسی اور بحالی کے انتظامات بھی کئے جاتے ہیں تاکہ یہ افراد دوبارہ اپنے کنبہ اور خاندان کے افراد کے ساتھ مل جل کر مطمئن زندگی گزار سکیں۔ انہی سہولتوں کی نوعیت کے اعتبار سے اس ادارے کو (Half Way Home) کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

### (iv) چمن یا چنبیلی

چھوٹی عمر کے ذہنی معذور بچوں کے لئے یہ ادارہ محکمہ سماجی بہبود کی زیر نگرانی ہر صوبے میں کام کر رہا ہے۔ ان اداروں میں ذہنی معذور بچوں کو ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے، روزمرہ کے کام کرنے کا سلیقہ بھی سکھایا جاتا ہے تاکہ یہ بچے والدین اور معاشرہ پر بوجھ بننے کی بجائے اپنے مخصوص کام خود کرنے کے قابل ہو جائیں۔

### (v) مینٹل ہسپتال

حکومتِ پاکستان نے ہر ضلع کی سطح پر ایک ذہنی معذوری سے متعلق ادارے قائم کیے ہیں۔ اس کے علاوہ چند ایک شہروں میں مینٹل ہسپتال بھی ہیں جن میں نہ صرف شدید نوعیت کے ذہنی معذور افراد کو رکھا جاتا ہے بلکہ خفیف نوعیت کے ذہنی معذور افراد اور منشیات کے عادی افراد کے لئے الگ الگ یونٹ بھی بنائے گئے ہیں۔ ان مختلف یونٹوں میں انہیں کھڈی پر کپڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بننے، سلائی کڑھائی، پینٹنگ، میوزک، ٹائپنگ اور دیگر شعبوں میں تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر مینٹل ہسپتال میں محکمہ سماجی بہبود کے توسط سے ذہنی معذور افراد کی بحالی کے مراکز قائم کئے گئے ہیں جس کے میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسرز کیس ورک اور گروپ ورک کے طریقہ کار کو استعمال میں لا کر ان افراد کی معاشرہ میں بحالی کے پروگرام بناتے ہیں۔

## بہبودیٔ سماجی معذوراں

سماجی معذوری سے مراد وہ معذوری اور مجبوری ہے جس کے پیش نظر افراد معاشرے میں اپنا کردار صحیح طریقے سے انجام نہیں دے سکتے۔ ایسے افراد جن کو ہم سماجی معذور کہتے ہیں اور وہ سماجی معذوری کا شکار بھی ہوتے ہیں اور وہ معاشرے کی بے حسی اور عدم توجہ کے باعث ایک متوازن اور خوشگوار زندگی گزارنے سے محروم بھی ہوتے ہیں۔ ان میں عام طور پر بوڑھے، یتیم، بیوہ اور بے سہارا مرد و خواتین شامل ہوتے ہیں۔ معاشرے کا منفی رویہ ان افراد کی استعدادِ کار کو متاثر کرتا ہے اور مسائل میں بے پناہ اضافے کا باعث بنتا ہے۔ سماجی معذور افراد کے لئے اگر مناسب ادارے قائم نہ کیے جائیں اور ان کو اس معذوری سے چھٹکارا نہ دلوایا جائے تو وہ معاشرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ معاشرتی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بھی بنتے ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں ان سماجی معذوروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کی وجہ سے سماجی تبدیلی کا عمل بھی سست ہے۔ پاکستان میں چند ایک ادارے جو سماجی معذوری کے خاتمے میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ درجہ ذیل میں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

### (i) بے سہارا خواتین کے لئے

ایسی خواتین جو بیوہ اور بے سہارا ہیں حکومتی سطح پر جو ادارے ان کی فلاح کے لئے کام کر رہے ہیں ان میں دارالفلاح، دارالامان اور کاشانہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان اداروں میں بیوہ اور بے سہارا خواتین کی رہائش اور خوراک کے علاوہ بحالی کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(ii) **بزرگ افراد کیلئے**

عافیت کے نام سے پاکستان میں بزرگ افراد کی دیکھ بھال کے لئے ادارے قائم کیئے گئے ہیں۔صوبہ پنجاب میں ان کی تعداددو سے بڑھ گئی ہے۔ان اداروں میں بے سہارا بزرگ افراد کے قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ ساتھ تفریحی اورطبی سہولتیں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ لاوارث بزرگوں کے انتقال کے بعدان کی تجہیز وتدفین کے فرائض بھی ادا کیئے جاتے ہیں۔

(iii) **یتیم بچوں کیلئے**

یتیم بچوں کی کفالت اور بحالی کے سلسلے میں پاکستان میں بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وسیع پیمانے پر ایسے بچوں کی تعلیم وتربیت کے علاوہ ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے بھرپور استعمال کے لئے بہت سے ادارں کی ضرورت ہے۔

# کم سن مجرموں کی بہبود

(نوعمر خطا کاری یا خام کاری)

خام کاری سے مراد ایک ایسا فعل ہے جو کسی بچے سے سرزد ہو گیا ہو اور معاشرے کی روایات کے خلاف قرار دیا ہو اور اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہر معاشرے میں بچے کی تعریف اور جرم کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔بعض ممالک میں بچہ دس سال سے کم اور بعض میں مختلف عمریں رکھی جاتی ہیں۔بعض افعال ایک معاشرے میں جرم ہیں اور دوسرے میں نہیں۔بہر کیف خام کاری کا مفہوم یہ ہے کہ خاص عمر کا شخص خلاف قانون کام کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ خام کاری میں شامل ہوتا ہے۔

پاکستان میں بچے کی عمر کا تعین عدالت کرتی ہے اور عام طور پر بالغ ہونے تک بچوں میں شامل کیا جاتا ہے۔مگر قانون میں کوئی حد عمر مقرر نہیں ہیں۔البتہ جرائم کو فہرست کے لحاظ سے رکھا گیا اور حد سزا متعین کی گئی ہے۔یہ جرائم ایسے ہو سکتے ہیں مثلاً سگریٹ نوشی، چوری، ممنوعہ اور بری شہرت رکھنے والے علاقے میں جانا، بدکردار لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، بلاوجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور بغیر اجازت گھروں میں گھسنا، سکول سے بھاگ جانا، فحش مواد پڑھنا، گندی تصویریں دیکھنا، گالی دینا، بغیر ٹکٹ سفر کرنا، آوارہ گردی کرنا اور وقت پر گھر نہ پہنچنا، قبل از وقت جنسی سرگرمیوں میں ملوث ہونا وغیرہ۔ اسی طرح کے کم سن مجرمان جن جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان میں چوری، ڈاکہ، مار پیٹ، قتل دہشت گردی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

## تعریف

لغت عمرانیات کی رو سے

''وہ تمام افعال جو سماجی قوانین کے خلاف ہیں جرم کہلائے جاسکتے ہیں۔

مین حائن Man Haen کے مطابق

''وہ تمام افعال جو معاشرے کے لئے نقصان دہ ہیں۔ جرائم ہیں۔ چاہے ان کی خلاف ورزی قانوناً جرم نہ ہو۔''

ہیلسپری کے خیال میں

''جرم ایک فعل یا کوتاہی ہے جس کی حکومت ممانعت کرے اور کوتاہی کا مرتکب قانوناً سزا کا مستحق ہوتا ہے۔''

خام کاری یا جرائم ایک ہی نام کے دو پہلو ہیں وہی کام خاص عمر سے قبل کرنا خام کاری اور بعد از مخصوص عمر جرم ہیں۔ پاکستان میں یہ عمر بچے کی صحت اور فعل کی نوعیت دیکھ کر کی جاتی ہے۔

## بہبودی خام کار مجرمان

اس سے مراد جیلوں کے اندر سزا یافتہ خام کاروں اور مجرموں کی اصلاح وفلاح کے لئے ایسے تمام تعمیری اقدامات کرنا ہے جن کے ذریعے ان افراد کی شخصیت و کردار میں مثبت تبدیلی پیدا ہو اور وہ باقی زندگی شرافت سے گزاریں اور اپنی معاشی ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل بن جائیں۔

پرانے وقتوں میں ایسے افراد کے ساتھ سخت سلوک کیا جاتا تھا۔ تا کہ عبرت کا باعث بن سکیں اور معاشرے میں جرائم کی تعداد کم ہو مگر اب تمام فلاحی ریاستیں اس حقیقت کو تسلیم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہی ہیں کہ سزا کے ساتھ ساتھ اصلاح اور فلاح کے اصولوں کو مدنظر رکھنے سے جرائم کی شدت میں کمی کی جا سکتی ہے تاکہ ایسے افراد اپنی باقی زندگی تعمیری اور مثبت انداز سے گزار سکیں۔

## وجوہات

### 1- مذہب سے دوری

جرائم اکثر مذہبی تعلیمات سے بے گانگی، کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات نظریہ حیات اور روایات سے روگردانی، گمراہی کا سبب ہے۔ یہ نیکی، بدی کے شعور کو مٹاتی اور برائی کی طرف مائل کرتی ہے۔ افراد کو جزا اور سزا کا خوف باقی نہیں رہتا اور ڈر محسوس نہیں کرتے۔

### 2- والدین کی لاپرواہی

بعض والدین زیادہ بچوں کی وجہ سے بچوں کو توجہ نہیں دے پاتے جس سے بچے بگڑ جاتے ہیں اور خام کاری کی جانب رخ کرتے ہیں۔ ان میں والدین کا مصروف رہنا، گھریلو ناچاقی، بدکردار ہونا، باہمی کشمکش کی وجہ سے طلاق یا علیحدگی اختیار کرنا بچوں پر برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ سوتیلے رشتوں کی بھی غلط راستوں پر دھکیل دیتی ہے۔

### 3- خراب گھریلو ماحول

اگر اہل خانہ بُرے جرائم میں ملوث ہوں تو بچوں کا راغب ہو جانا بڑی حد تک ممکن ہے۔ گھر ہی سے وہ جرائم کے طریقے اور سزا سے بچنے کے داؤ پیچ سیکھ جاتے ہیں۔

### 4- تفریحی سہولتوں کی کمی

بچوں کو فارغ وقت گزارنے میں مشکل پیش آتی ہے تو بُرے افعال کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہیں جو بعد ازاں جرائم کی صورت میں جاری رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 5- فرسودہ نظام تعلیم

تعلیم بنیادی مقاصد یعنی سیرت وکردار کی تعمیر وتشکیل سے قاصر ہے اس لئے ہمارے ہاں رشوت،سفارش،جعل سازی، دھوکہ دہی، چوری اور ڈکیتی جیسے جرائم تعلیم یافتہ طبقے میں زیادہ تیزی سے پھیل رہے ہیں۔

## 6- سکول کا نامناسب ماحول

بعض بچے سکول کے ماحول سے تنگ آ کر جی چراتے ہیں۔سکول نہیں پہنچتے۔یا چوری چھپے راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں اور حوصلہ پانے پر جرائم میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔

## 7- بری صحبت

بری صحبت کے زیر اثر بعض بچے حوصلہ پاتے ہیں اور ان لوگوں کو Hero سمجھتے ہیں اور آخر کار خود بھی مشکل میں پھنس جاتے ہیں۔پہلی دفعہ جیل جانے کے بعد غلط ماحول کی بناء پر بڑے مجرم بن کر نکلتے ہیں۔

## 8- ذرائع ابلاغ کا منفی اثر

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت مسلمہ ہے یہ ادارے بچوں کو بگاڑنے اور بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔فلمی گانے، تصاویر، غیر معیاری فلمیں سنسنی خیز انداز میں اخبارات میں جرائم کی خبریں اور غلط Adds ،اس کے علاوہ جرائم پر مبنی کتابیں ان تمام سے سنسنی خیزی اور ہیجان انگیز کیفیت پیدا ہوتی ہے جو جرائم کی راہ ہموار کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

1- سوشل ورک کے میدان عمل میں سکول سوشل ورک، طبی سماجی بہبود، اجتماعی ترقی کی وضاحت کریں؟

2- بہبودیٔ اطفال اور بہبودیٔ نوجوانان سے کیا مراد ہے؟

3- بہبودیٔ خواتین سے کیا مراد ہے، پاکستانی معاشرہ میں خواتین کو درپیش مسائل اور اُن کا حل بیان کریں؟

4- ذہنی اور جسمانی معذوروں کی ضروریات اور مسائل بیان کریں؟

5- پاکستان میں سماجی معذوروں کی فلاح و بہبود پر روشنی ڈالیں؟

6- پاکستان میں جرائم کی وجوہات بیان کریں نیز کم سن مجرموں کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات تجویز کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 9

# سماجی فلاحی ادارہ یا ایجنسی

-1 سماجی فلاحی ادارہ کی تعریف اور تشریح

-2 سماجی فلاحی اداروں کی اقسام جیسے

سرکاری، نیم سرکاری، رضا کارانہ یا این جی اوز

-3 رضا کار سماجی فلاحی اداروں کا سماجی اور اقتصادی ترقی میں کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب نمبر 9

## سماجی فلاحی ادارہ یا ایجنسی

سماجی بہبود کے ادارے بیان کرنے سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ ادارے سے کیا مراد ہے؟ یوں تو ادارے کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(i) ادارے سے مراد ایسی جگہ یا بلڈنگ ہے جہاں افراد کو رکھا جاتا ہے اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے جیسے: دارالامان کی عمارت، نگہبان وغیرہ۔

(ii) ایسی رسم یا عادات جو کسی معاشرہ میں کافی عرصہ سے موجود ہو وہ بھی اس معاشرہ کا ادارہ کہلاتی ہے۔ ان میں زیادہ تر ہمارے مذہبی ادارے ہوتے ہیں جیسے زکوٰۃ، صدقات کی ادائیگی دیگر رسومات جیسے عیدالضحیٰ، عیدالفطر وغیرہ۔

(iii) ایسی بہت بڑی تنظیم جو کسی خاص مقصد کے لئے معرض وجود میں آئی ہو ادارہ کہلاتی ہے۔ جیسے مالیاتی ادارے، دفاع کے ادارے، تعلیمی ادارے، امن و امان کے ادارے وغیرہ۔

(iv) ایسی انجمن یا سوسائٹی جو علاقائی سطح پر کسی فلاحی، علمی، تفریحی یا دیگر کسی مقصد کے لئے معرض وجود میں آئی ہو اُسے بھی فلاحی ادارہ کہتے ہیں۔ جیسے انجمن بہبودی مریضاں، اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن وغیرہ۔

سماجی فلاحی ادارے سے مراد ایسی تنظیم ہے جس کے تحت رضاکارانہ اور پیشہ وارانہ خدمات بھی انجام دی جاسکتی ہیں۔ جبکہ فلاحی ایجنسی سے مراد ایسا ادارہ ہے جو خود کسی بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ادارے کے توسط سے سماجی خدمات فراہم کر رہا ہو۔ عام طور پر ہمارے ذہن میں موٹر سائیکل کی ایجنسی، سیمنٹ کی ایجنسی، C.I.A، F.I.A وغیرہ وغیرہ ہوتی ہیں۔ یہ تمام ایجنسیاں جو بھی خدمات فراہم کرتی ہیں وہ کسی بڑے ادارے یا حکومت کی طرف سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا سوشل ویلفیئر ایجنسی یا سماجی فلاحی ادارہ، سماجی بہبود کے ادارے یا سماجی بہبود کی وزارت کے توسط سے خدمات فراہم کرتا ہے۔ ان اداروں میں رضا کار سماجی ادارے بھی ہوتے ہیں اور پیشہ وارانہ سماجی ادارے بھی۔ رضا کارانہ طور پر سماجی خدمات کی فراہمی کے لئے بھی سرکاری طور پر محکمہ سماجی بہبود کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ رضا کارانہ سماجی خدمات فراہم کرنے والی ایجنسیوں کو این جی اوز کہا جاتا ہے۔ این جی او سے مراد Non-Governmental Organization ہے۔

## سماجی فلاحی ادارہ

''سماجی فلاحی ادارے سے مراد وہ تنظیم ہے جو سماجی بہبود کی حدود اور دائرہ کار میں رہتے ہوئے افراد اور معاشرے کی بہتری اور فلاح کے لئے مختلف سہولتیں اور خدمات مہیا کرتی ہیں۔''

ہر ملک میں امورِ سلطنت کو فلاحی بنیادوں پر چلانے کے لئے بہت سے سماجی بہبود کے ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ خدمات کے لحاظ سے انہیں دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (1) پرائمری ادارے (2) ثانوی ادرے

## 1- پرائمری ادارے

اس سے مراد ایسے ادارے ہیں جو براہ راست عوام کی بہتری اور فلاح و بہبود کیلئے خدمات مہیا کرتے ہیں ان میں بہبودی اطفال کے ادارے، عورتوں، نوجوانوں، بزرگوں اور معذوروں کی فلاح و بہبود کے ادارے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام ادارے اس میں شامل ہیں جن کا بنیادی مقصد عوام کی ضرورتوں کی کفالت کرنا ہے۔ چاہے وہ تعلیمی ادارے ہوں یا ہسپتال سب عوام کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 2- ثانوی ادارے

(i) سرکاری ادارے (ii) غیر سرکاری ادارے (iii) نیم سرکاری ادارے

### (i) سرکاری ادارے

سرکاری فلاحی اداروں سے مراد ایسے ادارے ہیں جو حکومت کی سرپرستی میں کام کرتے ہیں۔ ان کا تمام تنظیمی ڈھانچہ حکومتی اور ریاستی قوائد وضوابط کے تحت تقسیم شدہ ہوتا ہے۔ تنخواہ، چھٹیاں، فرائض وریٹائرمنٹ سے متعلق تمام امور حکومتی سطح پر انجام دیے جاتے ہیں۔ ان اداروں کے بجٹ، پالیسی پروگرام کی منصوبہ بندی بھی حکومت کرتی ہے اس میں عملہ بھی چونکہ تربیت یافتہ اور سرکاری ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے تمام فرائض اور ذمہ داریوں کے لئے حکومت کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے اور حکومتی وسائل کے استعمال کے لئے قوانین کی پابندی کی جاتی ہے۔ اس میں نگرانی اور ریکارڈنگ کے اصول خاص توجہ سے ادا کیے جاتے ہیں۔ اور مخصوص اوقات کے بعد تمام فلاحی سرکاری اداروں کو کارکردگی کا جائزہ اور تجزیہ پیش کرنا ہوتا ہے۔

### (ii) غیر سرکاری ادارے

غیر سرکاری ادارے سے مراد ایسے فلاحی ادارے ہیں جو مقامی لوگ اپنی ضروریات یا مسائل کے پیش نظر اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خود تشکیل دیتے ہیں۔ ان اداروں کا تنظیمی ڈھانچہ ان کے مقاصد اور وسائل کے پیش نظر بنایا جاتا ہے۔ اداروں کا انتظام چونکہ مقامی لوگوں کے پاس ہوتا ہے اس لئے انکا بجٹ پالیسی اور نگرانی کے فرائض خود انجام دیتے ہیں پروگراموں کی نوعیت اور طریقہ کار کا انحصار افراد کی قابلیت، اہلیت، پسند اور وسائل کی دستیابی پر ہوتا ہے۔

ایسے تمام فلاحی اداروں کا دائرہ کار محدود ہونے کے علاوہ اس میں لوگوں کی مدد، عطیات اور چندے کی دستیابی کے معیار کا تعین ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا تنظیمی بورڈ حکومت کے سامنے جواب دہ نہیں ہوتا۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود ایسے تمام رضا کار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فلاحی اداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملکی قوانین کے تحت اپنے اداروں کی رجسٹریشن کروائیں تاکہ عوام کو دھوکہ دہی اور بدگمانی سے بچایا جاسکے اور دوسری طرف ایسے اداروں کی کارکردگی پر بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

(iii) نیم سرکاری ادارے

ان سے مراد فلاحی ادارے ہیں جو حکومت اور عوام کے اشترک سے منظّم کئے جاتے ہیں۔ ایسے فلاحی اداروں کے انتظامی امور زیادہ تر عوام انجام دیتے ہیں مگر ان کے انتظامی بورڈ میں سرکاری ملازم بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو حکومت سے تنخواہ وصول کرتے ہیں اور ان فلاحی اداروں کو فنی اور انتظامی راہنمائی مہیا کرتے ہیں ادارے کے وسائل، چندے اور عطیات کی وصولی سے دستیاب ہوتے ہیں مگر ان کے علاوہ حکومت ایسے اداروں کو گرانٹ دیتی ہے ان کی پالیسی اور پروگراموں کی منصوبہ بندی حکومت اور عوام دونوں کی مشترکہ رضامندی سے کی جاتی ہے۔ جبکہ سالانہ کارکردگی کا جائزہ حکومت لیتی ہے تاکہ اداروں کے معیار کو برقرار رکھا جاسکے۔

## سماجی بہبود کے ادارے کے اغراض ومقاصد

(i) عوام الناس میں شعور پیدا کرنا کہ اپنی ضروریات اور مسائل کا تعین کریں اور بھرپور شرکت کے ذریعے ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں۔

(ii) مقامی سطح پر مادی اور غیر مادی ذرائع کی تلاش ان کا استعمال اور ترقی کی موثر کوشش کرنا۔ تاکہ لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی سے ہمکنار ہو کیا جاسکے۔

(iii) رضا کار سماجی انجمنوں کی مالی اور پیشہ وارانہ معاونت کرنا تاکہ وہ معاشرہ میں سائنسی بنیادوں پر اور بہتر حالات کار کے تحت کام کرسکیں۔

(iv) لوگوں کو مختلف طریقوں سے فلاحی کاموں میں شرکت کی ترغیب دلانا تاکہ وہ ان امور میں دلچسپی لیں اور اپنائیت کے جذبہ کے تحت دل و جان سے فلاح معاشرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

(v) کیونکہ مقامی لوگ فلاحی کاموں میں معاونت کرتے ہیں۔لہٰذا ان کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں آگے بڑھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔اس لئے مقامی قیادت کے اُبھارنے پر ڈائریکٹوریٹ خصوصی توجہ دیتا ہے بلکہ ترجیحی بنیادوں پر بھی مقامی قیادت کو آگے لانے کی سعی کرتا ہے۔

(vi) اس کا کام رضا کار فلاحی تنظیموں کی رجسٹریشن، نگرانی ورراہنمائی کرنا ہوتا ہے۔وہ انہیں وقتاً فوقتاً ضروری ہدایات اور معلومات فراہم کرتا ہے اور صحیح سمت میں کام کرنے کی راہنمائی کرتا ہے۔

(vii) سماجی بہبود کے لئے قواعد وضوابط کی ضرورت مسلمہ ہے۔یہ ذمہ داری بھی اسی کی ہے کہ ضرورت کیمطابق سماجی قوانین Social Legislation مرتب کرے۔ وضاحت کرے اوران پر عملدرآمد کو موثر بنائے جن میں (سوشل ویلفیئر ایجنسیز رجسٹریشن اینڈ کنٹرول ایکٹ 1961ء) جیسے قوانین وغیرہ شامل ہیں۔

(viii) جدید خطوط پر منصوبہ بندی کے لئے ضروری کوائف اور معلومات جمع کرنے کیلئے سروے ریسرچ اور جاری منصوبوں کے تجزیہ کی اہمیت سے انکار نہیں یہ اہم ذمہ داری بھی ادارہ ادا کرتا ہے۔

(ix) مختلف فلاحی انجمنیں ایک یا ایک سے زیادہ پروگرام شروع کرتی ہیں ان انجمنوں کے مابین مناسب رابطہ بہت ضروری ہے یہ کام بھی اس کا ہے تاکہ خدمات جو کسی ایک علاقہ میں جاری ہیں مختلف تنظیموں میں رابطے کے فقدان کی بنا پر دوہری نہ ہونی چاہیں۔

(x) سب ڈائریکٹوریٹ اپنی ذمہ داری گردانتے ہیں کہ حادثاتی صورت حال میں عوام الناس کو بہتری کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

(xi) لوگوں کی معاشی حال بھی سدھارنا جس کے بغیر سیاسی اور سماجی حالت سدھارنا مشکل ہے اس کی اہم ذمہ داری ہے۔

(xii) عام لوگوں کے علاوہ مخصوص گروہ بھی خاص توجہ کے مرکز ہیں اور یہ ادارہ ان کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



معاونت کرنا اپنا مقصد سمجھتا ہے۔

(xiii) اپنی اور اپنے سٹاف کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اندرونِ ملک اور بیرون ملک تربیت کا بندوبست کرتا ہے۔

(xiv) ادارہ اپنے دائرہ کار میں سماجی مسائل کے خاتمہ کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے اس سلسلہ میں سیمینار اور ورکشاپ وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔

(xv) لوگوں میں کام کرنے کی لگن پیدا کرتے ہیں۔

(xvi) سماجی شعور پیدا کرتے ہیں۔

(xvii) لوگوں کو مصروف کار ہونے کا بندوبست کرتے ہیں۔

(xiii) سب سے بڑھ کر لوگوں میں لیڈر شپ پیدا کرتے ہیں۔

(xix) لوگوں کو اپنی مدد آپ کا احساس دلاتے ہیں۔ انہیں ان کی اہمیت کا یقین دلاتے ہیں اور انہیں حالات کا مقابلہ کرنے کا درس دیتے ہیں۔

ادارے نے مختلف پروگرام شروع کئے ہیں تاکہ عوام ان میں شرکت کر کے بہتر حالات کی تلاش کر سکیں۔ سماجی کارکن لوگوں کی مدد کرتا ہے اس فلسفہ کی بنیاد ڈائریکٹوریٹ پروگرام تشکیل دیتا ہے جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) جماعتی ترقی

(2) قیام دارالامان

(3) طبی سماجی امور

(4) سکول برائے نابینا افراد

(5) جسمانی معذوروں کا ادارہ

(6) گداگر ہاؤس

(7) مصنوعی اعضاء کی بناوٹ وترسیل

(8) پیشہ وارانہ خواتین کے لئے قیام گاہ

(9) مرکز زچہ وبچہ

(10) اپنا گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(11) نگہبان

(12) مجبور بے کس خواتین کا ادارہ

(13) انڈسٹریل ہوم

(14) تعلیمِ بالغاں

(15) لائبریری

(16) ڈسپنسری

## سماجی بہبود کے ادارے کا انتظامی ڈھانچہ

صوبائی سطح پر جو وزارت محکمہ بہبود کو کنٹرول کرتی ہے اُس کا نام محکمہ سماجی بہبود، خواتین کی ترقی اور بیت المال ہے۔

Soical Welfare, Women Development and Bait-ul-Mall

صوبائی سطح پر وزیر کی بعد سب سے بڑا عہدیدار محکمہ کا سیکرٹری ہوتا ہے۔اس کے بعد ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر کا عہدہ ہے۔اس کے ساتھ تین ڈائریکٹر ہیں جو محکمہ کے مختلف افعال کے تحت خدمات ادا کرتے ہیں۔ ان میں ڈائریکٹر ایڈمن، ڈائریکٹر پلاننگ اور ڈائریکٹر پروگرام شامل ہیں اس کے بعد تین ڈپٹی ڈائریکٹرز آتے ہیں۔جس میں ڈپٹی ڈائریکٹرعمل درآمد یا(Implimentation) ڈپٹی ڈائریکٹر N.G.Os اور ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریل ہوم شامل ہیں۔ان کے بعد ضلع کی سطح پر E.D.O ہیں جو پانچ مختلف امور کی نگرانی کرتے ہیں۔جس میں ثقافت، کھیل، سماجی بہبود، امداد باہمی اور لیبر شامل ہیں۔ سماجی بہبود کے تحت تقریباً ہر ضلع میں کم ازکم چار ادارے مختلف حیثیتوں میں سماجی خدمات فراہم کررہے ہیں۔جن میں صنعت زار، نگہبان، دارالمان اور ہاسٹل برائے کارکن خواتین شامل ہیں اس کی علاوہ بعض اضلاع میں عافیت، چمن، غنچہ، دارالفلاح، ڈے کیئرسنٹر کے ناموں سے خواتین، بزرگ حضرات اور بچوں کی بہبود کے ادارے کام کررہے ہیں۔ان اداروں کے سربراہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں۔ جو اداروں کو چلانے کے ساتھ ساتھ D.O کی معاونت کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں ان میں سے بیشتر ادارے بہت اچھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کسی حد تک معاشرہ سے مسائل اور برائیوں کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ خاص طور پر قیدیوں کی بہبود کے ادارہ کا ذکر انتہائی ضروری ہے۔ جو کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں قیدیوں کی بہبود کے حوالے سے سارے پاکستان میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں جو ادارہ قیدی خواتین کی بہبود کے فرائض انجام دے رہا ہے اس کا نام یہ ہے:

Socio - Economic & Rehabilitation Centre for Women Prisoners in Central Jail, Gujranwala

یہاں پر سوشل ویلفیئر آفیسر انتہائی جانفشانی سے قید مرد و خواتین کی بحالی اور بہبود کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔

**Administrative Structure of Social Welfare Deptt.**

Department of

Social Welfare, Women Development & Bait-ul-Mall

Minister

Secretary

Director General

| | | |
|---|---|---|
| Dir. Planning | Dir. Admin | Dir.Programme |
| D.D. Implimentation | D.D. N.G.Os | D.D. Ind. Home |

E.D.O

D.O.

Deputy D.O

(Social Welfare Officer)

سرکاری سطح پر جو ادارے گوجرانوالہ میں سماجی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان میں دارالامان، صنعت زار، نگہبان اور ہاسٹل برائے کارکن خواتین شامل ہیں۔ ان کے وظائف کے متعلق مختصر طور پر جائزہ لیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## صنعت زار (District Industrial Home)

ضلع کی سطح پر سماجی بہبود کے ادارے سے بہت سی خواتین استفادہ حاصل کر رہی ہیں۔ خاص طور پر گوجرانوالہ کے صنعت زار میں خواتین کو ایسے ہنر سکھائے جا رہے ہیں جو اُن کو عملی زندگی میں روزگار بھی فراہم کر رہے ہیں۔ ان اداروں کا اصل مقصد خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے تاکہ وہ کوئی ہنر سیکھ کر اپنا اور اپنے خاندان کا پیٹ پال سکیں۔ اس کے علاوہ اس ادارے میں ایسی خواتین بھی آتی ہیں جو امیر گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان تمام خواتین کو جو ہنر سکھائے جاتے ہیں ان میں سلائی کڑھائی، کھانا پکانے کے طریقے، پینٹنگ، کمپیوٹر کی تعلیم، ڈرائیونگ، جوڈو کراتے، گلاس پینٹنگ، میک اپ وغیرہ شامل ہیں۔ جس جانفشانی سے ادارے کی سربراہ اس ادارے کو چلا رہی ہیں، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ محدود وسائل کے ساتھ بہترین نتائج کی فراہمی بھی سماجی بہبود کے محکمے کا امتیاز ہے۔ خاص طور پر ایسے اداروں میں وسائل کا بالکل ضیاع نہیں ہوتا۔ گوجرانوالہ کا صنعت زار حکومت کے مالی وسائل میں اضافہ کا باعث بھی بن رہا ہے۔

## دارالامان

اس ادارے میں عام طور پر اُن خواتین کو رکھا جاتا ہے اور اُنکی بحالی کی ساتھ ساتھ دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے، جن خواتین پر مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہوتے ہیں اور اُن مقدمات کی نوعیت سنگین نہیں ہوتی۔ عدالت ایسی خواتین کو جیل کے خراب ماحول سے دور رکھتے ہوئے دارالامان میں بھیج دیتی ہے۔ مقدمے کے فیصلے تک وہ خواتین اسی جگہ رہتی ہیں۔ دارالامان کو سب جیل کا درجہ بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ یہاں مختلف ذرائع سے پہنچائی گئی وہ خواتین بھی ہوتی ہیں جو مختلف وجوہات کی بنا پر گھر سے بھاگ گئی ہوں۔ ان خواتین کے حالات کا مکمل جائزہ لے کر اور مکمل تفتیش کر کے اُن کے گھروں میں واپسی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اکثر خواتین واپس اپنے گھروں میں نہیں جانا چاہتیں۔ پیشہ ور سماجی کارکن اُن کو کیس ورک کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے قائل کرتا ہے اور اکثر وہ اپنی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوشش میں کامیاب رہتا ہے۔

## نگہبان

یہ ادارہ اُن بچوں کے لئے قائم کیا گیا ہے جو گھر سے بھاگ جاتے ہیں، اغوا ہو جاتے ہیں یا گم ہو جاتے ہیں۔ ایسے تمام بچے مختلف ذرائع سے اس ادارے میں لائے جاتے ہیں اور یہاں پر سوشل ورکر اُن کے کیس کی الگ الگ صورت حال کو مدنظر رکھ کر خدمات انجام دیتا ہے۔ سوشل کیس ورک کے اصولوں اور طریقہ کار کی مدد سے بچوں کو واپس اُن کے گھروں تک پہنچانے کا بندوبست کرتا ہے۔ بعض بچے یہاں سے بھی بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سوشل ورکر اپنے علم اور تربیت کی وجہ سے اُن کے منفی رجحانات کو مثبت رجحان میں بدل دیتا ہے اور وہ ہنسی خوشی اپنے گھروں میں واپس جانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

## ہاسٹل برائے کارکن خواتین

ضلع کی سطح پر ان اداروں کا مقصد اُن خواتین کی رہائش کا بندوبست کرنا ہے جو دوسرے شہر میں ملازمت کی وجہ سے موجود ہوں اور اُن کے پاس رہائش کا معقول بندوست نہ ہو۔ ان خواتین کو یہاں پر گھر کا ماحول فراہم ہوتا ہے۔ ٹی وی، فون، خوراک کی سہولتوں کے ساتھ ساتھ ان خواتین کو مکمل تحفظ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

## رضا کار سماجی ادارے

ہمارے ملک میں بہت سے رضا کار سماجی ادارے اپنی خدمات براہ راست عوام تک پہنچا رہے ہیں، شوکت خانم ہسپتال (لاہور)، فاؤنٹین ہاؤس (لاہور)، منشی ہسپتال (لاہور)، الراعی ہسپتال (گوجرانوالہ)، جناح ہسپتال (گوجرانوالہ)، انجمن بہبودئ مریضاں (گوجرانوالہ)، اپوا (لاہور)، انجمن حمایت اسلام (لاہور)، ریمانڈ ہوم (کراچی)، معزور بچوں کی بحالی کی انجمن (کراچی)، ایدھی ویلفیئر (پاکستان)، انجمن بحالی معذوراں (لاہور)، پاکستان انجمن برائے نابینا افراد (لاہور) وغیرہ ان کی بہترین مثالیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً 228 این جی اووز مختلف پراجیکٹس پر کام کر رہی ہیں۔ دوسرے اضلاع میں بھی اسی طرح مختلف این جی اووز اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

............

مزید چند سرکاری اور غیر سرکاری سماجی فلاحی اداروں کا جائزہ مندرجہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

# ریمانڈ ہوم اور اصلاحی سکول

## 1- سرکاری ادارہ

یہ ادارہ ۱۹۳۷ء میں معرض وجود میں آیا جب کراچی بمبئی کا ایک حصہ تھا۔ اس وقت اس ادارے میں سولہ سے اٹھارہ سال تک کے بچے اصلاح کے لئے رکھے جاتے تھے اور فیصلہ ہونے پر اگر سزا ہو جاتی تو بچوں کو سرٹیفائیڈ اسکول (جو ایک مستقل ادارہ ہے) میں ان کی اصلاح اور نشو ونما کے لئے بھیج دیا جاتا تھا۔ ۱۹۶۱ء تک اس ادارے میں لڑکیاں بھی رکھی جاتی تھیں لیکن بعد میں ایک ادارہ نشیمن کے نام سے کھولا گیا جس میں لڑکیوں کو منتقل کر دیا گیا۔

اس وقت یہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے۔ جو کراچی چلڈرن ویلفیئر سوسائٹی کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کو ۲ فروری ۱۹۶۰ء میں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ جون ۱۹۶۱ء کو صوبائی حکومت کے حوالے کر دیا اور اس کے لئے باقاعدہ ایک بجٹ منظور کیا گیا اور اسٹاف مقرر کیا گیا جس میں ایک سپرنٹنڈنٹ، تین انسٹرکٹرز، دو ہیڈ چوکیدار اور دس چوکیداروں کا عملہ شامل تھا۔ اس کے علاوہ ایک باورچی بھی تھا اور بچوں کو ان کے راشن کے مطابق صبح کا ناشتہ دوپہر اور شام کا کھانا اور شام کی چائے دی جاتی تھی۔ اب اس ادارے کا سٹاف بڑھا دیا گیا ہے۔

اس ادارہ میں بچوں کی نشو ونما پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ فلاسفر کا قول ہے کہ بچوں کی آٹھ سے سولہ سال تک کی عمر پلاسٹک اتیج ہوتی ہے۔ اس وقفہ میں بچوں کی جیسی نشو ونما کی جائے وہ اسی طرح ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سترہ سے چھبیس سال تک کی عمر بلوغت کی ہوتی ہے جبکہ ان کے عمل کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت ان میں سرکشی اور خودداری کا جذبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کارفرما ہوجاتا ہے۔بمبئی چلڈرن ایکٹ کے تحت ایسے بے راہ رو بچوں کو تنبیہہ کر کے چھوڑ دیا جاتا تھا۔اس سلسلے میں خاص اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو حاصل تھے جوان کے حق میں مناسب فیصلے کر دیا کرتے تھے۔

کراچی میں اب یہی اختیارات ایک لیڈی مجسٹریٹ کو حاصل ہیں باقاعدہ بچوں کی ایک عدالت قائم ہے جن میں ایک پولیس افسر مجرم بچوں اور گواہ پیش کئے جاتے ہیں۔اس ادارے کے سپرنٹنڈنٹ بھی کورٹ میں موجود ہوتے ہیں اور اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ یہ رپورٹ پولیس افسر کی رپورٹ سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ پولیس افسر تو صرف قانون کیخلاف ورزی کی تفصیل بیان کرتا ہے مگر اس کے برعکس پروبیشن آفیسر بچوں کے معاشی و سماجی پس منظر کو سامنے رکھ کر اس کے جرائم کی وجوہات معلوم کر کے اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے جس پر مجسٹریٹ صاحبہ اپنا حکم صادر فرماتی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بچوں کے وارثوں میں سے اگر اس کی ماں بقید حیات ہوتی ہے تو ضرور پیش کی جاتی ہے اور اس سے مختلف قسم کے سوالات پوچھے جاتے ہیں جن کا بچوں کے کردار سے تعلق ہوتا ہے۔

فیصلے کے بعد ان بچوں کی باقاعدگی سے تربیت شروع ہوجاتی ہے اور ان کے رجحان کو دیکھتے ہوئے انہیں تعلیم دی جاتی ہے۔اس ادارہ میں بچوں کو پڑھانے اور دوسرے فنی کاموں کی ٹریننگ کا اچھا خاصہ انتظام ہے اس کے علاوہ بچوں کی تفریح کیلئے کھیلوں کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ان کی مرضی کے مطابق انہیں سامان فراہم کر دیا جاتا ہے۔جس میں وہ مشغول ہوجاتے ہیں۔اس کے علاوہ انہیں ہفتہ میں تین بار سینما شو بھی دکھائے جاتے ہیں۔اس ادارے کا اولین مقصد یہ ہے کہ ان نونہالانِ قوم کی جو سماج دشمن عناصر کے زیر اثر جرائم کی طرف راغب ہوجاتے ہیں اصلاح کی جائے۔

## اپوا (غیر سرکاری ادارہ)

تقسیم ہند کے بعد مہاجرین کی آمد سے پاکستان کے سماجی اور معاشی مسائل بہت بڑھ گئے تھے۔ پاکستان کچھ ایسے حالات میں بنا تھا جس کی وجہ سے نظم ونسق برقرار رکھنا بہت مشکل ہوگیا تھا۔ پاکستان کی حکومت ان داخلی معاملوں میں ناتجربہ کار تھی اور پڑھے لکھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آدمیوں کی کمی تھی۔۱۹۴۷ء میں آزادی کے وقت پاکستان میں مختلف شہروں میں سماجی بہبود کے اداروں کا فقدان تھا۔کراچی میں کچھ ادارے کام کر رہے تھے لیکن وقت کی ضروریات کے پیش نظر وہ ناکافی تھے۔ان نامساعد حالات کی وجہ سے کچھ فلاحی ادارے وجود میں آئے جن میں سے اپوا ایک ہے۔اپوا (APWA) سے مراد All Pakistan Women Assoication ہے۔

یہ ایک غیر سرکاری ادارہ ہے جو بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ۱۹۴۸ء میں قائم کیا تھا تاکہ عورتوں کی بحالی کے سلسلے میں حکومت کی مدد کی جا سکے۔فسادات کی وجہ سے بہت سی عورتیں بیوہ اور بے گھر ہوگئی تھیں اور بچے لاوارث ہو گئے تھے ایسے ماحول میں ان کی بحالی کا مسئلہ بہت اہم تھا جو حکومت تنہا حل نہیں کر سکتی تھی۔اپوا نے سب سے پہلے عورتوں کی بحالی کی طرف قدم اُٹھایا اوران کی فلاح کے لئے کچھ اقدامات کئے۔

عورتوں کی بحالی میں سب سے زیادہ دشواریاں جہالت اور غربت کی وجہ سے تھیں۔ اب تک عورتوں کی تعلیم نامناسب اور معیوب سمجھی جاتی تھی۔عورتیں گھر پر ہی رہتی تھیں۔اس جہالت کی وجہ سے عورتوں میں اور بہت سی برائیاں پیدا ہوگئیں تھیں۔ان حالات میں سب سے اہم قدم عورتوں کی تعلیم تھی۔اپوا نے اس لئے کچھ تعلیمی ادارے قائم کئے جہاں لڑکیوں اور عورتوں کو جدید تعلیم دی جانے لگی۔اس کے ساتھ ساتھ اپوا نے کوشش کی کہ عورتیں ملک کی سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔تعلیمی اداروں کے علاوہ اپوا نے زچہ خانے اور ہسپتال وغیرہ قائم کئے ہیں جہاں عورتوں کو طبی امدا مفت فراہم کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اپوا نے عورتوں کی ٹریننگ کے لئے کئی تربیت مراکز قائم کئے تاکہ عورتیں فرصت کے لمحات میں دستکاری سیکھ کر اپنی روزی خود کمانا سیکھیں اور اپنے خاندان کی آمدنی میں اضافہ کریں۔اپوا نے کچھ شوروم بھی قائم کئے جہاں عورتوں کے بنائے سامان فروخت ہوتے ہیں اس طرح اپوا عورتوں کو تعلیم و دستکاری کے ہنر کے ساتھ ساتھ ان کے بنائے ہوئے سامان کی فروخت میں بھی مدد دیتی ہے تاکہ ہنر مند خواتین زیادہ سے زیادہ سامان بنائیں اور اپنی آمدنی بڑھائیں۔اپوا غریب عورتوں میں کپڑا، غذا اور دیگر اشیاء مفت تقسیم کرتی ہے اور بعض اوقات گھر کے ازدواجی معاملات حل کرتی ہے اور ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پڑنے پر سماجی و قانونی چارہ جوئی بھی کرتی ہے تا کہ جہالت اور غربت کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ ناانصافی نہ کی جا سکے۔

# عافیت (سرکاری ادارہ)

## ویلفیئر ہوم برائے بے سہارا اور عمر رسیدہ افراد، لاہور

نظامت سماجی بہبود حکومت پنجاب نے عمر رسیدہ اور بے سہارا افراد کی مجبوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے 1975ء میں اس ادارے کی بنیاد ڈالی اور اس طرح عافیت کا قیام عمل میں آیا۔ شروع میں اس ادارے میں پچاس افراد کے رہنے کی گنجائش تھی اور ادارے کی عمارت آٹھ کمروں پر مشتمل تھی۔ اب صورت حال بہت بہتر ہے۔ ادارے کا ماحول خاصا صاف ستھرا ہے۔ عافیت میں سوشل ویلفیئر آفیسر کے علاوہ ڈاکٹر، ہاؤس کیپر اور نرسیز کا عملہ شامل ہے۔ اس ادارے میں صرف وہ افراد جن کی عمریں پچاس برس سے زائد ہوں اور بے سہارا ہوں داخل کر لیا جاتا ہے اور ایسے افراد کو ادارے کی طرف سے طعام و قیام اور علاج کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں تا کہ یہ بے سہارا اور عمر رسیدہ افراد اپنی زندگی کے باقی ایام عزت اور سکون سے گزار سکیں۔

چونکہ یہ ایک سرکاری ادارہ ہے اس لئے اس کے تمام مالی اخراجات مثلاً اسٹاف کی تنخواہ، عمارت کا کرایہ اور دوسرے اخراجات حکومت پنجاب ادا کرتی ہے یہ ادارہ پورے پنجاب کے عمر رسیدہ اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کا کام انجام دے رہا ہے۔ اس ادارے میں داخلے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط رکھی گئی ہیں۔

(i) بے سہارا ہوں (ii) عمر پچاس سال سے کم نہ ہو اور (iii) کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔

اس ادارے میں سماجی کارکن ایک اہم کردار ادا کرتا ہے وہ مقیم لوگوں کو احساس کمتری کا شکار نہیں ہونے دیتا اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں ان کی ہر طرح سے معاونت کرتا ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ اس قسم کے زیادہ سے زیادہ ادارے قائم کرے تا کہ ملک کے بے سہارا اور عمر رسیدہ افراد کسی کے محتاج نہ رہیں اور نہ بھکاری بن کر معاشرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں ذلیل وخوار ہوں۔اس طرح ہمارا قومی وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

# انجمن پاکستان بحالی معذوراں، لاہور

## غیر سرکاری ادارہ

پاکستان میں اپاہج اور معذروں کی اکثریت بیکاری کا شکار ہے۔معذور افرد کی بحالی کی غرض سے یہ ادارہ لاہور میں 1975ء میں قائم کیا گیا۔اس ادارے میں ہر قسم کے معذور افراد کا علاج اوران کی تربیت کی جاتی ہے۔مثلاً ان کو مختلف دستکاریاں سکھائی جاتی ہیں تاکہ یہ معذور لوگ اس قابل ہو جائیں کہ وہ خود اپنی محنت سے اپنی روزی کما سکیں۔ یہ معذور بھیک مانگنے کی لعنت سے بچ سکیں اور احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور معاشرے میں بہتر شہری کی حیثیت سے رہ سکیں۔

اس ادارے میں معذوروں کو مصنوعی جسمانی اعضاء لگوا کر ان کے جسم کے معذور حصوں کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ ایک صحت مند فرد کی طرح اپنا کام انجام دے سکیں اور اس کے علاوہ معذوروں کے ناکارہ اعضاء کو ادویات اور فزیو تھراپی کے ذریعے کارآمد بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس ادارے میں معذور افراد کے علاج کے علاوہ معذوروں کی باقاعدہ کلاسز بھی ہوتی ہیں جن میں معذوروں کو مختلف قسم کی دستکاریاں بھی سکھائی جاتی ہیں۔اس ادارے کی سب سے قبل ذِکر چیز ورکشاپ ہے جو چمڑے،لوہے اور لکڑی کے شعبوں پر مشتمل ہے۔ان تینوں شعبوں میں معذوروں کے لئے مصنوعی اعضاء بنائے جاتے ہیں۔

یہ ایک غیر سرکاری ادارہ ہے۔اس لئے حکومت اس ادارے کی مالی امداد نہیں کرتی ہے اور جو لوگ یہاں علاج کراتے ہیں۔ان سے علاج کی فیس لی جاتی ہے جو زیرِ علاج افراد کی آمدنی کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

اس ادارے میں معذور افراد کی رہائش کا کوئی بندوبست نہیں ہے اور ڈاکٹر کی ہدایت پر ان معذوروں کو بار بار یہاں آنا پڑتا ہے۔اس لئے دور دراز علاقوں کے معذور افراد اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

# غنچہ

## (ڈے کیئر سینٹر برائے بچگان، لاہور)

### سرکاری ادارہ

یہ فلاحی ادارہ نظامت سماجی بہبود حکومت پنجاب کے زیر نگراں کام کر رہا ہے اور لاہور میں واقع ہے اس ادرے کا مقصد ملازمت کرنے والے والدین کے بچوں کو ان (والدین) کی گھر سے غیر موجودگی میں نگہداشت کرنا ہے۔

نظامت سماجی بہبود حکومت پنجاب نے ملازمت پیشہ والدین کی مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں اس ادارے کو غنچے کے نام سے موسوم کیا۔ اس کے بعد اس قسم کا ایک اور ادارہ راولپنڈی میں قائم کیا گیا۔ اس ادارے کی عمارت کئی کمروں پر مشتمل ہے اور عمارت کے احاطے میں بچوں کے کھیلنے کے لئے باغیچہ اور جھولے نصب کئے ہوئے ہیں۔ غنچہ تین ماہ سے ۳ سال تک بچوں کو رکھتا ہے ایک سال، دو سال اور تین سال کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ کمروں پر رکھا جاتا ہے۔ اس ادارے میں حکومت اور ادارے کی طرف سے تربیت یافتہ اسٹاف بھی رکھا گیا ہے جن میں سوشل ویلفیئر آفیسر اور چائلڈ کیئر ورکرز بھی شامل ہیں۔

اس ادارے میں والدین اپنے بچوں کو باقاعدہ سکول کی طرح داخل کرواتے ہیں۔ یہاں روزانہ بچوں کی حاضری لی جاتی ہے۔ چائلڈ کیئر ورکرز کے فرائض میں بچوں کی دیکھ بھال کرنا، کھیل کھلانا، اچھی تربیت دینا، بچوں کو نظمیں یاد کروانا، ابتدائی تعلیم اور وقت پر غذا مہیا کرنا ہے۔

غنچہ میں والدین اپنے بچوں کو صبح سات بجے پہنچاتے ہیں اور سہ پہر تین بجے تک واپس لے جاتے ہیں۔ اس دوران ادارے میں کام کرنے والے چائلڈ کیئر ورکرز بچوں کو گھریلو ماحول مہیا کرتے ہیں اور اپنے مشفقانہ سلوک سے ان کا دل بہلاتے ہیں۔ اس ادارے کا اصول یہ ہے کہ چھٹی کے وقت ادارے سے صرف بچوں کو ان کے والدین لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جاسکتے ہیں۔ یا وہ شخص جس کو والدین نے سپرنٹنڈنٹ کے سامنے بچے کو ادارے سے لے جانے کی اجازت دے رکھی ہو۔

# پاکستان انجمن برائے نابینا افراد

غیر سرکاری ادارہ

یہ انجمن 1960ء میں ڈاکٹر فاطمہ شاہ کی زیر قیادت کراچی میں قائم کی گئی تاکہ پاکستان میں نابینا افراد کے مسائل حل کیے جاسکیں اور ان کو معاشرہ میں باعزت مقام دلایا جاسکے۔ یہ انجمن نابینا افراد کی واحد قومی تحریک ہے جس کا مقصد پاکستان میں نابینا افراد کو متحد اور منظّم کرنا ہے اور معاشرہ کو یہ باور کرانا ہے کہ دوسرے افراد کی طرح نابینا بھی نارمل افراد ہوتے ہیں اور ان میں اپنے مسائل خود سے حل کرنے کی پوری صلاحیتیں موجود ہیں انجمن کی ممبر شپ صرف نابینا افراد پر مشتمل ہے اور اس کی شاخیں ملک کے ہر صوبے میں موجود ہیں جو اپنے علاقوں کے نابینا افراد کی سماجی و معاشی بحالی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

# فاؤنٹین ہاؤس، لاہور

غیر سرکاری ادارہ

ذہنی امراض کے مریضوں کے علاج اور بحالی کے لئے یہ ادارہ لاہور میں سرگرم عمل ہے۔ یہ ادارا امریکہ کے عظیم سوشل (Re-hebilitaion) سروسز، نیویارک کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا اور اس کے انتظام کی ساری ذمہ داری ادارہ کی مجلس انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ ادارہ کی افادیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک تقریباً کئی سو افراد صحت مند ہو کر اپنی زندگی سرگرمیوں کا دوبارہ آغاز کر چکے ہیں اس ادارے میں فی الوقت 200 سے زیادہ مریض مقیم ہیں جن کی رہائش، لباس، خوراک اور اخراجات سب ادارہ برداشت کرتا ہے۔

اس ادارہ میں مقیم افراد کو مختلف قسم کے ہنر سکھائے جاتے ہیں جن میں کاغذ کے پھول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بنانا، پلاسٹر آف پیرس سے ماڈل تیار کرنا، تصویریں بنانا، لکڑی کا کام ٹائپ سیکھنا اور جلد سازی شامل ہیں۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ جب اس ادارے سے مریض صحت یاب ہو کر باہر جائیں تو وہ اپنی روزی باعزت طریقے سے کما سکیں۔

اس ادارہ میں مقیم مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ماہر ڈاکٹر تربیت یافتہ فلاحی کارکن انتظامیہ عملہ اور ماہرین نفسیات مامور ہیں۔ اس ادارہ کا سالانہ بجٹ پچاس لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے۔ ادارہ میں گھریلو ماحول فراہم کیا گیا ہے اور ہر کام مریضوں کی رائے و تعاون سے کیا جاتا ہے۔ ان کی صبح درس قرآن شریف سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد باغبانی کا کام کیا جاتا ہے۔ پھر موسیقی کی ترتیب دی جاتی ہے۔ مختلف فنی کاموں کے لئے ٹولیاں بٹ جاتی ہیں اور ہر فرد فنی کام میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے بعد گروہی مباحثے اور دوسرے کام کاج ہوتے ہیں۔ شام کو کھیلوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔

صبح سویرے ناشتہ دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد دوائیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دوپہر کو سب لوگ ڈائننگ ہال میں کھانا کھاتے ہیں۔ پھر آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ سہ پہر کی چائے کے بعد کھیلوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور رات کو پھر ڈائننگ ہال میں اجتماعی طور پر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ادویات تقسیم کی جاتی ہیں اور ہاؤس کے تمام اراکین سو جاتے ہیں۔ فاؤنٹین ہاؤس دراصل ذہنی امراض سے شفا پانیوالے افراد کا اعتراف ہے اور یہاں اس وقت تک ان کو رکھا جاتا ہے جب تک وہ زندگی کی مکمل ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ ملک میں اس طرز کے مزید ادارے قائم کئے جائیں تاکہ ذہنی امراض میں مبتلا افراد کو نارمل انسان بنا کر ان کی اور معاشرے کی خدمت کی جا سکے۔

# سماجی فلاحی اداروں کے مسائل

ان اداروں کو کچھ مسائل درپیش ہیں جو ان کی کارکردگی پر اثر انداز ہو رہے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(i) رضا کارانہ اداروں کو مالی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ عوام بھرپور انداز میں امداد فراہم نہیں کرتے یا تو وہ غریب ہوتے ہیں یا انہیں شعور نہیں ہوتا۔

(ii) اداروں میں تربیت یافتہ عملہ کی کمی ہوتی ہے جو ادارہ کی کامیابی کے لئے اشد ضرورت ہے۔

(iii) اداروں کو مطلوبہ قانونی تحفظ بھی میسر نہیں ہوتا اور وہ دیگر اداروں کے دستِ نگر ہو جاتے ہیں۔

(iv) لوگوں میں تعاون کا جذبہ معدوم ہے جو ترقی پذیر ممالک میں فلاحی امور کے لئے ضروری ہے۔

حکومت نے کچھ کوشش کی ہے کہ ان مسائل کو بطریق احسن حل کرلیا جائے۔ مثلاً مختلف سطحوں پر ویلفیئر کونسلیں تشکیل دی ہیں۔ حکومت سالانہ امدادی گرانٹ دیتی ہے۔ رجسٹریشن اور کنٹرول کا ایکٹ بنایا ہے پھر بھی وہ مطلوبہ معیار حاصل نہیں ہوسکا جس کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ان اداروں کے لئے ضروری ہے کہ ان اداروں کو

(i) معقول مالی وسائل میسر ہوں۔

(ii) تربیت یافتہ عملہ متعین ہو۔

(iii) مکمل قانونی تحفظ اور کامل اختیارات حاصل ہوں۔

(iv) عملہ کو سہولتیں میسر ہوں۔

(v) تخلیقی اور تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی ہو۔

(vi) عملہ کی دورانِ ملازمت تربیت اور اعلیٰ تعلیم کا بندوبست ہو۔

(vii) اداروں کی ترقی کے لئے نشر و اشاعت کا انتظام جس سے اداروں کی تنظیم، امور و مقاصد اور وسائل کا عام چرچا ہونا چاہیے تاکہ عوام الناس کو ان کے بارے میں علم ہوسکے۔

# این جی او رجسٹر کروانے کا طریقہ کار

طلباء کی سہولت کے لئے یہاں پر N.G.O محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹر کروانے کا طریقہ کار بھی درج کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



این جی او رجسٹر کروانے کے لئے جو ضروری دستاویزات مختلف شکلوں میں درکار ہوتی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

1- ادارے کے آئین کی کاپی
2- بنیادی ممبران کی لسٹ
3- عام ممبران کی لسٹ
4- مجلس عاملہ کی لسٹ
5- عہدیداران کی لسٹ
6- ممبرشپ کا طریقہ کار
7- چندہ وصولی کی رسید
8- ادارہ کے مقاصد
9- سابقہ اجلاس کی کاروائی رپورٹ
10- بنک رسید
11- تصدیق نامہ
12- حلفیہ بیان
13- صدر، جنرل سیکرٹری اور فنانس سیکرٹری کی مہریں وغیرہ

مندرجہ بالا دستاویزات ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر کے پاس جمع کروائی جاتی ہیں اور ڈسٹرکٹ آفیسر ادارے کا دورہ کر کے ان تمام دستاویزات اور خدمات کی تصدیق کر کے محکمہ سماجی بہبود کو اجازت نامہ کے لئے سفارش کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اہم سوالات

-1 سماجی فلاحی اداروں سے کیا مراد (تعریف اور تشریح) نیز سماجی فلاحی اداروں کی اقسام بیان کریں (سرکاری،نیم سرکاری،این جی اووز)؟

-2 رضا کارانہ سماجی فلاحی اداروں کے معاشرتی کردار پر روشنی ڈالیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# سماجی اداروں کے مطالعاتی دورے (Visit) کے دوران درکار معلومات

1- ادارے کا نام
2- ادارے کا ایڈریس
3- ادارے کی نوعیت (سرکاری یا غیر سرکاری)
4- غیر سرکاری ہونے کی صورت میں رجسٹریشن نمبر
5- ادارے کے قیام کی تاریخ
6- ادارے کے قیام کا پس منظر
7- ادارے کے قیام کے مقاصد
8- ادارے کی فراہم کردہ خدمات
9- ادارے کے مستقبل کے منصوبے
10- ادارے کو درپیش مشکلات
11- ادارے کے سربراہ کا تعارف
12- ادارے کا سٹاف یا عملہ
13- ادارے کی مجلس عاملہ کے ارکان
14- ادارے کی ممبر شپ کا طریقہ کار
15- ادارے میں داخلے اور رخصت کا طریقہ کار
16- ادارے کے ذرائع آمدن واخراجات
17- ادارے سے استفادہ حاصل کرنے والوں کی تعداد
18- ادارے کے سربراہ کی ذاتی رائے
19- ادارے کے بارے میں طالب علم کی ذاتی رائے
20- تجاویز اور سفارشات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پریکٹیکل کے دوران پوچھے جانے والے عمومی سوالات

## (نصاب کے متعلق)

1- معاشرہ کی تعریف کریں؟
2- پاکستانی معاشرہ کی چند خصوصیات بتائیں؟
3- دیہی اور شہری معاشرہ میں فرق کی وضاحت کریں؟
4- سماجی ترقی سے کیا مراد ہے؟
5- سماجی ترقی کے عمل کو تیز کیسے کیا جا سکتا ہے؟
6- پاکستان میں سماجی ترقی کی رفتار کیا ہے؟
7- سماجی ترقی کی راہ میں حائل چند ایک رکاوٹوں کا ذکر کریں؟
8- ثقافت کی تعریف کریں؟
9- پاکستان ثقافت کی چند خصوصیات بیان کریں؟
10- غیر ملکی ثقافتوں کے پاکستانی ثقافت پر چند ایک اثرات بیان کریں؟
11- ثقافتی خلیج سے کیا مراد ہے؟
12- سماجی رویے یا Social Norms سے کیا مراد ہے؟
13- سماجی اقدار یا Social Values سے کیا مراد ہے؟
14- پاکستانی معاشرے کی چند ایک Norms & Values بیان کریں؟
15- معاشرت، سماجیانہ یا سماجی تربیت (Socialization) سے کیا مراد ہے؟
16- سماجی تربیت کے چند اہم اداروں کا نام بتائیں؟
17- ذرائع ابلاغ معاشرہ پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟
18- سماجی ادارے سے کیا مراد ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



-19 سماجی اداروں کی اقسام کونسی ہیں؟

-20 پاکستانی معاشرے میں سیاسی اداروں کی کارکردگی کیسی ہے؟

-21 مذہبی اداروں کا پاکستانی معاشرہ میں کیا کردار ہے؟

-22 تعلیمی ادارے کہاں تک پاکستانی معاشرے میں تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے رہے ہیں؟

-23 فرد کی زندگی میں سماجی اداروں کی کیا اہمیت ہے؟

-24 سماجی تبدیلی سے کیا مراد ہے؟

-25 پاکستان میں سماجی تبدیلی کی رفتار کیا ہے؟

-26 پاکستانی معاشرہ میں اگر سماجی تبدیلی کا عمل سست ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

-27 سماجی تبدیلی کے عمل کو کیسے تیز کیا جا سکتا ہے؟

-28 پاکستانی معاشرہ میں اب تک ہونے والی چند سماجی تبدیلیوں کا ذکر کریں؟

-29 زرعی ترقی سے کیا مراد ہے؟

-30 زرعی ترقی کی پاکستانی معاشرہ میں کیا اہمیت ہے؟

-31 زرعی ترقی کی راہ میں کون سی رکاوٹیں حائل ہیں؟

-32 زرعی ترقی کے عمل کو کیسے تیز کیا جا سکتا ہے؟

-33 صنعتی ترقی سے کیا مراد ہے؟

-34 پاکستان میں صنعتی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیں؟

-35 پاکستان میں صنعتی ترقی کی راہ میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں؟

-36 پاکستان میں صنعتی ترقی کے عمل کو کیسے تیز کیا جا سکتا ہے؟

-37 آبادی کی منتقلی (Urbanization) سے کیا مراد ہے؟

-38 آبادی کی منتقلی کی وجوہات بیان کریں؟

-39 آبادی کی منتقلی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کون سے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



40- آبادی کی منتقلی کو کیسے روکا جاسکتا ہے؟
41- تعلیم سے کیا مراد ہے؟
42- تعلیم کو کیوں حاصل کیا جاتا ہے؟
43- پاکستان میں معیار تعلیم کیسا ہے؟
44- پاکستان میں اگر معیارِ تعلیم پست ہے تو اُسی کی وجوہات بیان کریں؟
45- معیارِ تعلیم کو کیسے بلند کیا جاسکتا ہے؟
46- پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی کارکردگی کیسی ہے؟
47- راہنمائی اور مشاورت سے کیا مراد ہے؟
48- تعلیمی اداروں میں راہنمائی اور مشاورت کی کیا اہمیت ہے؟
49- تعلیم بالغاں سے کیا مراد ہے؟
50- تعلیم بالغاں کیوں ضروری ہے؟
51- تعلیم بالغاں کی راہ میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں؟
52- قومی ترقی میں تعلیم کی کیا اہمیت ہے؟
53- پاکستان میں معیارِ صحت کیسا ہے؟
54- تعلیم الصحت (ہیلتھ ایجوکیشن) سے کیا مراد ہے؟
55- پاکستان میں تعلیم الصحت کی اہمیت وضرورت کیا ہے؟
56- قومی ترقی میں صحت کا کردار کیا ہے؟
57- معذوری سے کیا مراد ہے؟
58- معذوری کی کتنی اقسام ہیں؟
59- جسمانی معذوری میں کون کون سے افراد شامل ہیں؟
60- ذہنی معذوری سے کیا مراد ہے؟
61- ذہنی معذوروں کی اقسام بیان کریں؟
62- سماجی معذوری سے کیا مراد ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



63- سماجی معذوروں میں کون کون سے افراد شامل ہیں؟

64- پاکستان میں معذوروں سے متعلقہ اداروں کے نام بتائیں؟

65- معذوروں کو درپیش مسائل کون کون سے ہیں؟

66- معذوروں کے مسائل کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟

67- مسئلہ سے کیا مراد ہے؟

68- برائی کسے کہتے ہیں؟

69- سماجی مسئلہ اور سماجی برائی سے کیا مراد ہے؟

70- پاکستان کے بڑے بڑے سماجی مسائل اور برائیاں کون کون سی ہیں؟

71- افراطِ آبادی سے کیا مراد ہے؟

72- افراطِ آبادی کی وجوہات کیا ہیں؟

73- افراطِ آبادی پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے؟

74- ناخواندگی اور جہالت سے کیا مراد ہے؟

75- پاکستان میں خواندگی کی شرح کیا ہے؟

76- ناخواندگی کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

77- غربت کیا ہے اور اس کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

78- جرم سے کیا مراد ہے؟

79- جرم کی عمومی وجوہات کیا ہیں؟

80- کم سنی کے جرم سے کیا مراد ہے؟

81- کم سن مجرم کون ہوتا ہے؟

82- کم سن کیسے مجرم بنتا ہے؟

83- جرم کو کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟

84- پاکستان میں موجود بڑے بڑے جرائم کون سے ہیں؟

85- سوشل ورک کی تعریف کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



86- سوشل ورک اور سوشل ویلفیئر میں کیا فرق ہے؟

87- جدید سوشل ورک کا آغاز کیسے ہوا؟

88- سوشل ورک کے بنیادی اصول کونسے ہیں؟

89- سوشل ورک کے بنیادی طریقہ کار کونسے ہیں؟

90- سوشل ورک کے ثانوی طریقہ کار کونسے ہیں؟

91- پیشہ ورانہ اور رضا کارانہ سوشل ورک میں کیا فرق ہے؟

92- سماجی بہبود کے متعلق اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

93- فرد کی عظمت اور بڑائی کو اسلام میں کیا اہمیت دی گئی ہے؟

94- اسلامی معاشرے میں فرد کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟

95- اسلام میں سماجی تعلقات کے کون کون سے ادارے ہیں؟

96- اسلام میں خاندان کے سماجی ادارے کی کیا اہمیت ہے؟

97- اسلام ہمسائیگی کو کس حد تک اہم خیال کرتا ہے؟

98- اسلام میں مساجد کی کیا اہمیت اور کردار ہے؟

99- سوشل کیس ورک کی تعریف کریں؟

100- سوشل کیس ورک کی خصوصیات کیا ہیں؟

101- سوشل کیس ورک کے مقاصد کیا ہیں؟

102- سوشل کیس ورک کے اجزاء کون سے ہیں؟

103- سوشل کیس ورک کے اصول کیا ہیں؟

104- سوشل کیس ورک کے مراحل بیان کریں؟

105- سوشل کیس ورک کا میدان عمل کیا ہے؟

106- سوشل کیس ورک میں ورکر کیا کردار ادا کرتا ہے؟

107- گروہ سے کیا مراد ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



108- سماجی گروہ سے کیا مراد ہے؟

109- سماجی گروہ کتنی قسموں کے ہوتے ہیں؟

110- بنیادی گروہوں کی فرد کی زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

111- سوشل گروپ ورک کی تعریف کریں؟

112- سوشل گروپ ورک کے مقاصد کیا ہیں؟

113- سوشل گروپ ورک کے اجزاء کونسے ہیں؟

114- سوشل گروپ ورک کے اصول بتائیں؟

115- سوشل گروپ ورک کا میدان عمل کیا ہے؟

116- سوشل گروپ ورک میں گروپ ورکر کا کردار کیا ہے؟

117- جماعت، آبادی یا کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟

118- اجتماعی ترقی سے کیا مراد ہے؟

119- پاکستان میں اجتماعی ترقی کی کیا اہمیت ہے؟

120- اجتماعی ترقی کے مقاصد کیا ہیں؟

121- اجتماعی ترقی کے مراحل بیان کریں؟

122- اجتماعی ترقی کے اصول بتائیں؟

123- اجتماعی ترقی میں ورکر کا کردار بیان کریں؟

124- تحقیق سے کیا مراد ہے؟

125- سماجی تحقیق کی تعریف بیان کریں؟

126- سماجی تحقیق کی پاکستان میں اہمیت بیان کریں؟

127- سماجی تحقیق اور سروے میں کیا فرق ہے؟

128- سماجی تحقیق کے مراحل بیان کریں؟

129- سماجی تحقیق میں معلومات اکٹھی کرنے کے ذرائع کونسے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



130- سوشل ورک میں سماجی تحقیق کی اہمیت کیا ہے؟

131- سماجی فلاحی انصرام کی تعریف کریں؟

132- سماجی بہبود میں سماجی فلاحی انصرام کی کیا اہمیت ہے؟

133- سوشل ورک کا میدان عمل کیا ہے؟

134- سکول سوشل ورک سے کیا مراد ہے؟

135- سکول سوشل ورک کی سماجی بہبود میں کیا اہمیت ہے؟

136- سکول سوشل ورک میں ورکر کا کردار کیا ہے؟

137- طبی سماجی بہبود یا میڈیکل سوشل ورک سے کیا مراد ہے؟

138- طبی سماجی بہبود کی پاکستانی معاشرے میں کیا اہمیت ہے؟

139- طبی سماجی بہبود میں ورکر کا کردار کیا ہے؟

140- بہبودئ نوجوانان سے کیا مراد ہے؟

141- پاکستان معاشرہ میں بہبودئ نوجوانان کیوں ضروری ہے؟

142- بہبودئ اطفال سے کیا مراد ہے؟

143- پاکستانی معاشرہ میں بچوں کی بہبود کے کونسے ادارے کام کر رہے ہیں؟

144- بہبودئ خواتین سے کیا مراد ہے؟

145- پاکستان میں خواتین کی سماجی حیثیت کیا ہے؟

146- پاکستان میں خواتین کی بہبود کے کونسے ادارے کام کر رہے ہیں؟

147- سماجی فلاحی اداروں سے کیا مراد ہے؟

148- سماجی فلاحی ادارے اور ایجنسی میں کیا فرق ہے؟

149- سماجی فلاحی اداروں کی اقسام بیان کریں؟

150- این جی او سے کیا مراد ہے؟

151- پاکستان میں این جی اوز کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پریکٹیکل کے دوران پوچھے جانے والے عمومی سوالات

## (اداروں سے متعلق)

1- آپ نے کتنے ادارے وزٹ کیے؟
2- اگر کوئی ادارہ نہیں دیکھا تو کیوں؟
3- کون سا ادارہ سب سے اچھا لگا اور کیوں؟
4- کون سے ادارے سرکاری تھے اور کون سے غیر سرکاری؟
5- کیس ورک کا کون سا ادارہ وزٹ کیا؟
6- گروپ ورک کا کون سا ادارہ وزٹ کیا؟
7- اجتماعی ترقی کا کونسا ادارہ وزٹ کیا؟
8- فلاں ادارہ کہاں واقع ہے؟
9- فلاں ادارہ کے سربراہ کا نام کیا ہے؟
10- فلاں ادارے کی مجلس عامہ کے ارکان کتنے ہیں؟
11- فلاں ادارہ کے عہدیداروں کے نام بتائیں؟
12- فلاں ادارہ فنڈز کیسے اکٹھا کرتا ہے؟
13- فلاں ادارے کی ممبرشپ کی فیس اور شرائط کیا ہیں؟
14- فلاں ادارے کو حکومت کی طرف سے کیا امداد ملتی ہے؟
15- فلاں ادارے کی فراہم کردہ خدمات کون سی ہیں؟
16- فلاں ادارے کو درپیش مشکلات کیا کیا ہیں؟
17- فلاں ادارے میں اگر آپ کو بھیجا جائے تو ادارے کی کارکردگی کیسے بڑھا سکتے ہیں؟
18- کسی ادارے میں تحقیق کا کام ہو رہا ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

19- بچوں کے گھروں سے بھاگنے کی عمومی وجوہات کیا ہیں؟

20- گم شدہ اور اغوا شدہ بچوں کے ادارے میں پہنچنے کے ذرائع کیا ہیں؟

21- گم شدہ اور اغوا شدہ بچوں کو واپس اپنے گھروں تک کیسے پہنچایا جاتا ہے؟

22- سماجی کارکن نگہبان جیسے ادارے میں کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟

23- خواتین کی بہبود کے متعلق کونسا ادارہ دیکھا؟

24- دارالامان میں خواتین کون سے ذرائع سے آتی ہیں؟

25- دارالامان میں موجود خواتین کو میسر سہولتیں کیا کیا ہیں؟

26- دارالامان کی کارکردگی کیسے بہتر بنائی جاسکتی ہے؟

27- فاؤنٹین ہاؤس کہاں واقع ہے؟

28- فاؤنٹین ہاؤس میں رہائش پذیر مریضوں کو کیا نام دیا گیا ہے؟

29- فاؤنٹین ہاؤس میں زیادہ تر مریض کس بیماری کا شکار ہیں؟

30- ڈپریشن کیا ہے؟

31- صنعت زار میں خواتین کو کون کونسے ہنر سیکھا جارہے ہیں؟

32- صنعت زار میں داخلہ کا طریقہ کار کیا ہے؟

□......□

اس کتاب کو
ایک طالب علم پڑھے یا عام قاری،
پڑھنے کے بعد
یقیناً سوشل ورک کے بارے میں
اُس کی رائے تبدیل ہوگی۔
سوشل ورک کے عمومی اور حقیقی تصور میں
فرق پایا جاتا ہے۔
اس کا تو خیر آپ کو
کتاب پڑھنے کے بعد ہی اندازہ ہوگا۔
اس کے علاوہ
کتاب کو عام فہم بنانے کے لئے
انگریزی کا کم سے کم استعمال کیا گیا ہے۔

**پروفیسر سلمان بشیر ناگی**
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ
0333-8118366

**اسٹاکسٹ**

**فضل بک ڈپو**
اردو بازار گوجرانوالہ
فون: 4230645

**شاپنگ سنٹر**
مین مارکیٹ سیٹلائٹ ٹاؤن
گوجرانوالہ فون: 3840735

**علمی بک ہاؤس**
38- اُردو بازار لاہور
فون: 7120118

**سوشل ورک**
بی اے (پارٹ-II)
پروفیسر سلمان بشیر ناگی